

ماہنامہ فیضانِ تدریسیہ (دعوتِ اسلامی) میں ماہِ رمضان المبارک کی مناسبت سے شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ

# رمضان المبارک کے 80 مضامین



For Download Visit:  
[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

پیش کش: مجلس ماہنامہ فیضانِ تدریسیہ (دعوتِ اسلامی)

## پہلے اسے پڑھئے

اسلامی سال کا نواں مہینا رمضان المبارک ہے اس کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ یہ بڑی عظمت و شان والا ہے۔ اس کی ہر گھڑی رحمت بھری ہے، اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رمضان ہی ہو۔ (ابن خزیمہ، 3/190، حدیث: 1886)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سَيِّدُ الشُّهُورِ رَمَضَانُ، وَ سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ یعنی تمام مہینوں کا سردار رمضان ہے اور تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔ (مجموع کبیر، 9/205، حدیث: 9000)

اس مہینے کی خصوصیت ہے کہ مہینوں میں سے صرف رمضان المبارک کا نام قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس مہینے کی عظمت و شان کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم بھی اسی مہینے میں نازل ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان المبارک کی پہلی رات نازل ہوئے۔ تورات شریف رمضان المبارک کی ساتویں، انجیل شریف چودھویں جبکہ قرآن کریم پچیسویں رات نازل ہوا۔ (مسند احمد، 6/44، حدیث: 16981)

زبور شریف رمضان المبارک کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 15/528، حدیث: 30817 ملتظا)

رمضان ”رَمَضٌ“ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں: ”گرمی سے جلنا“۔ قدیم لغت سے جب مہینوں کے نام نقل کئے گئے تو اس وقت جس قسم کا موسم تھا اسی کے مطابق مہینوں کے نام رکھ دیئے گئے اتفاق سے اس وقت رمضان سخت گرمیوں میں آیا تھا اسی لئے اس کا نام ”رمضان“ رکھ دیا گیا۔ (انصاف لابن الاثیر، 2/240) حضرت علامہ سراج الدین عمر بن علی المعروف ابن ملقن شافعی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 804ھ) نقل فرماتے ہیں: رَمَضٌ موسم خَرِيف (خزاں) کی بارش کو کہتے ہیں۔ اس مہینے کو ”رمضان“ کا نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ جسم کو گناہوں سے مکمل طور پر صاف ستھرا اور دل کو خوب پاک کر دیتا ہے۔ (حدائق الاولیاء، 2/596)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ: جس طرح بھٹی گندے لوہے کو صاف کرتی ہے اور صاف لوہے کو پرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو محبوب کے پہننے کے لائق بنا دیتی ہے اسی طرح روزہ گنہگاروں کے گناہ معاف کرتا ہے نیکو کار کے درجے بڑھاتا ہے اور قُربِ الہی زیادہ کرتا ہے اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 3/133 ماخوذ)

ماہِ رَمَضَانَ اور اس کے روزے رب کریم کی وہ عظیم نعمت ہے جس پر ہم اُس کا جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے، یوں تو رب کریم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں، سال کے 12 مہینوں میں اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہگاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگر اس ماہ مبارک کی ابتدا سے انتہا تک مغفرت و رضوان کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، روزہ داروں کی نیکیاں ہر لمحے بڑھتی رہتی ہیں، ان کا ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوتا ہے اور روزہ داروں کی دعائیں رب کریم کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں۔

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی میں پورا مہینا ہی مختلف سلسلوں اور مصروفیات کے ذریعے ماہ رمضان کی اہمیت و فضیلت کا چرچا کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ بھی اپنا حصہ ملاتا ہے اور ہر سال رمضان المبارک کے شمارے میں کئی مضامین قرآن کریم، روزوں کے فضائل و شرعی احکامات، اعتکاف اور دیگر اہم موضوعات پر شامل کئے جاتے



ہیں۔ اس رمضان المبارک 1442ھ کے موقع پر قارئین کے لئے ایک خصوصی تحفہ ”رمضان المبارک کے 80 مضامین“ پیش کیا جا رہا ہے، یہ دراصل گزشتہ شماروں میں رمضان المبارک کی مناسبت سے شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ ہے جسے ﴿حمد و نعت﴾ فضائلِ قرآن، ﴿نیکیاں کمانے کا مہینا﴾ رمضان المبارک کے فضائل و برکات، ﴿مدنی مذاکرے کے سوال و جواب﴾ رمضان المبارک اور شرعی احکام، ﴿اسلامی بہنوں کے لئے شرعی احکامات﴾، ﴿زکوٰۃ اور صدقات و خیرات﴾، ﴿معتکف اور آداب مسجد﴾، ﴿فتح مکہ وغزوہ بدر﴾، ﴿شبِ قدر کے فضائل﴾، ﴿کتب کا تعارف﴾، ﴿روزہ اور میڈیکل مع غذا میں اور احتیاطیں﴾، ﴿تذکرہ صالحین﴾، ﴿تذکرہ صالحات﴾، ﴿اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے﴾، ﴿بچوں کا رمضان﴾، اور ﴿دعوتِ اسلامی اور خدمتِ دین جیسے اہم ابواب کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

اس مجموعہ کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی شیئر کیجئے نیز اسی طرح ہر ماہ بچوں، بڑوں، خواتین، تاجروں اور مختلف طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے مفید اور اہم مضامین پڑھنے کے لئے اور

## اگر آپ جاننا چاہتے ہیں!

﴿ہر مہینے اللہ کے کن کن نیک بندوں کا عرس ہے؟﴾ حالاتِ حاضرہ میں ہمارا کردار کیا ہو؟ ﴿عوام و خواص کے لئے قرآنِ کریم کی تفسیر اور حدیث کی شرح﴾ دینِ اسلام کے بنیادی عقائد و معلومات ﴿رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سیرت﴾، فضائل اور خصائص ﴿علمی، شرعی، اخلاقی، معلوماتی سوالات کے جوابات﴾ ﴿شیخ طریقت، امیر اہل سنت کے اصلاحی پیغامات﴾ ﴿چھوٹی چھوٹی نیکیوں کے بڑے بڑے ثواب﴾ ﴿معاشرے کی دکھتی رگیں اور ان کا علاج﴾ ﴿نوجوانوں، اسٹوڈنٹس، سربراہان خانہ اور والدین کو درپیش چیلنجز اور ان کا حل﴾ ﴿معاشرے کے مختلف کردار ماں، باپ، بہن، بھائی، استاد، شاگرد وغیرہ کو کیسا ہونا چاہئے؟﴾ ﴿اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کے جوابات﴾ ﴿بچوں اور بڑوں سبھی کے لئے اسلامک جنرل نالج﴾ ﴿خواتین کو درپیش گھریلو، ازدواجی، سرکاری اور معاشرتی معاملات میں بہترین دینی راہنمائی اور اس کے علاوہ بہت کچھ

## تو جلدی کیجئے اور آج ہی

40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور 4 زبانوں (اردو، انگلش، ہندی اور گجراتی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔ +92313-1139278

ابوالنور راشد علی عطاری مدنی

نائب مدیر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

29 شعبان المعظم 1442ھ

13 اپریل 2021ء

# فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	حمد و نعت	
03	مرحبا صد مرچا پھر آمد رمضان ہے	.1
	فضائل قرآن	
04	قرآن کیوں نازل ہوا؟	.2
06	قرآن پڑھنا کیسے	.3
07	قرآن پاک کے بارے میں عقائد و معلومات	.4
08	قرآن پاک کے 40 نام	.5
	نیکیاں کمانے کا مہینا	
10	ذوق تلاوت	.6
11	تجارتی مصروفیات یا الہی سے غافل نہ کر دیں	.7
12	نیکیاں کمانے کا مہینا	.8
13	6 آسان نیکیاں	.9
14	افطار کرو ایسے ثواب کمائے	.10
	رمضان المبارک کے فضائل و برکات	
15	رمضان کی تیاری کر لیجئے	.11
17	رمضان کی تیاری	.12
18	جنت سجائی جاتی ہے	.13
20	اللہ یا ک کا مہمان	.14
21	احساس رمضان	.15
22	اسرارِ روزہ اور اس کی باطنی شرائط	.16
24	روزہ پاکیزہ زندگی اپنانے کا نسخہ	.17
25	روزہ چھوڑنے کے بہانے نہ بنائے	.18
26	روزہ اور جھوٹی باتیں	.19
27	رمضان المبارک اور مہنگائی	.20
28	رمضان المبارک کے متعلق اہم معلومات	.21



29	مجھے تراویح کا لفظ دکھاؤ	.22
<b>مدنی مذاکرے کے سوال و جواب</b>		
31	روزے میں فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا	.23
32	روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنا یا سرمہ لگانا کیسا؟	.24
32	روزے کی حالت میں بلڈ ٹیسٹ کروانا کیسا؟	.25
32	روزہ رکھ کر گالیاں دینے کا مسئلہ	.26
32	تراویح ضرور پڑھئے	.27
33	چار چار رکعت کر کے تراویح ادا کرنا کیسا؟	.28
<b>رمضان المبارک اور شرعی احکام</b>		
35	سفر میں روزے کا حکم	.29
35	زکوٰۃ کس مہینے میں ادا کریں؟	.30
36	روزے میں انجیکشن لگوانا کیسا؟	.31
36	جائے نماز میں اعتکاف کرنے کا حکم	.32
37	غلطی سے وقت سے پہلے افطار کرنے کا حکم	.33
38	روزہ ٹوٹنے کے گمان پر کھاپی لیا تو کیا کریں؟	.34
39	روزوں کا فدیہ	.35
41	روزہ اور گیارہ غلط فہمیاں	.36
<b>اسلامی بہنوں کے لئے شرعی احکامات</b>		
45	دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے رمضان کے روزے کا حکم	.37
45	عورت کا غسل کے لئے مسجد بیت سے نکلنا کیسا؟	.38
47	کیا حاملہ عورت پر روزے رکھنا فرض ہے؟	.39
<b>زکوٰۃ اور صدقات و خیرات</b>		
48	آگ کے نکلنے	.40
50	صدقہ و خیرات	.41
<b>معتکف اور آداب مسجد</b>		
51	اعتکاف کے لئے سفر	.42
52	مسجد کا ادب	.43
53	معتکفین وغیرہ کے لئے مسجد کے آداب سے متعلق اہم مدنی پھول	.44

54	مسجدیں صاف رکھئے	.45
55	اعتکاف اور دعوتِ اسلامی	.46
<b>فتح مکہ و غزوہ بدر</b>		
56	فتح مکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم	.47
58	غزوہ بدر	.48
59	غزوہ بدر میں خطبہ رسول	.49
<b>شب قدر کے فضائل</b>		
60	شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر	.50
61	شب قدر	.51
<b>کتب کا تعارف</b>		
62	فیضانِ رمضان	.52
63	شانِ خاتونِ جنت	.53
<b>روزہ اور میڈیکل مع غذائیں اور احتیاطیں</b>		
64	روزہ اور صحت	.54
66	روزہ اور میڈیکل سائنس	.55
68	شوگر کے مریض اور رمضان کے روزے	.56
70	سحری و افطاری کی غذائیں اور احتیاطیں	.57
72	تربوڑ اور بیٹنگن	.58
73	گرمی اور تربوڑ	.59
74	کھجور کے فوائد	.60
75	سحری و افطاری کی تیاری	.61
<b>تذکرہ صالحین</b>		
76	امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	.62
78	حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی گھریلو زندگی	.63
80	مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ذریعہ معاش	.64
81	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشورے	.65
83	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے حیرت انگیز فیصلے	.66
85	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کارنامے	.67

87	مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز	.68
89	راکب دوش مصطفیٰ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ	.69
91	تذکرہ ابن جوزی	.70
92	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ	.71
<b>تذکرہ صالحات</b>		
94	مدنی آقا کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہزادیاں	.72
95	خاتون جنت کی عادات مبارکہ	.73
96	خاتون جنت اور پردے کا اہتمام	.74
97	نواسی مصطفیٰ حضرت سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ عنہا	.75
98	ازواج مطہرات کے امت پر احسانات	.76
100	ام المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	.77
101	مفتیہ اسلام حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	.78
102	ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شوق عبادت	.79
103	ام المؤمنین حضرت سیدتنا سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	.80
<b>اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے</b>		
104	وہ بزرگان دین جن کا عرس یا وصال رمضان المبارک میں ہے	.81
<b>بچوں کا رمضان</b>		
113	بچے رمضان کیسے گزاریں؟	.82
114	عمر کا پہلا روزہ	.83
115	چھٹیاں کیسے گزاریں؟	.84
116	چھٹیوں میں قرآن پاک مکمل کر لیا	.85
<b>دعوتِ اسلامی اور خدمتِ دین</b>		
117	دعوتِ اسلامی اور خدمتِ قرآن	.86
120	کیا آپ دعوتِ اسلامی کے بارے میں جاننا چاہیں گے؟	.87
121	دعوتِ اسلامی کے چند شعبہ جات ایک نظر میں	.88
122	دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی	.89





## حج / مناجا

درد اپنا دے اس قدر یارب

درد اپنا دے اس قدر یارب  
 نہ پڑے چین غم بھر یارب  
 میری آنکھوں کو دے وہ بینائی  
 تو ہی آئے مجھے نظر یارب  
 ورد میرا ہو تیرا کلہ پاک  
 جبکہ دنیا سے ہو سفر یارب  
 میرے جرم و قصور پر تو نہ جا  
 اپنی رحمت پہ کر نظر یارب  
 اڑ کے پہنچوں میں شہر طیبہ میں  
 میرے لگ جائیں ایسے پڑ یارب  
 زیر ہر دم رہیں تیرے دشمن  
 دین تیرا رہے زبر یارب  
 قادری ہے جمیل اے عفا  
 سب گنہ اس کے عفو کر یارب

قاری بخشش، ص 56

از مآثر العیب محمد جمیل الرحمن قادری علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

## نعت / استغاثہ

شور مہ نوسن کر تجھ تک میں ذواں آیا

شور مہ نوسن کر تجھ تک میں ذواں آیا  
 ساقی میں ترے صدقے دے رمضان آیا  
 جنت کو حرم سمجھا آتے تو یہاں آیا  
 اب تک کے ہر اک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا  
 طیبہ کے سوا سب باغ پامال فنا ہوں گے  
 دیکھو گے چمن والو! جب عہد خزاں آیا  
 سر اور وہ سنگ در آنکھ اور وہ بزم نور  
 ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا  
 کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالا ہے  
 سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا  
 نامہ سے رضا کے آب مٹ جاؤ بڑے کامو  
 دیکھو میرے پلہ پر وہ اچھے میاں آیا  
 بدکار رضا خوش ہو بد کام بھلے ہوں گے  
 وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا

حدائق بخشش، ص 48

از امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

## کلام

مرحبا صد مرحبا! پھر آمد رمضان ہے

مرحبا صد مرحبا! پھر آمد رمضان ہے  
 کھل اٹھے مڑجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے  
 یا خدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا احسان ہے  
 زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے  
 تجھ پہ صدقے جاؤں رمضان! تو عظیم الشان ہے  
 تجھ میں نازل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے  
 ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں  
 ماہ رمضان رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے  
 بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں  
 پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے  
 دو جہاں کی نعمتیں ملتیں ہیں روزہ دار کو  
 جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے  
 یا الہی! تو مدینے میں کبھی رمضان دکھا  
 مدتوں سے دل میں یہ عطار کے ارمان ہے

وسائل بخشش، ص 705

از شیخ طریقت امیر اہل سنت و جماعت علامہ محمد تقی عثمانی



# قرآن کیوں نازل ہوا؟

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر مولانا محمد عمران عطاری

خط بھیجے اور اس میں حکم دے کہ فلاں فلاں شہر میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کر دیا جائے اور جب وہ خط اس حکمران تک پہنچے تو وہ اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق محل تعمیر نہ کرے البتہ اس خط کو روزانہ پڑھتا رہے، تو جب بادشاہ وہاں پہنچے گا اور محل نہ پائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ حکمران عتاب (لامت) بلکہ سزا کا مستحق ہو گا کیونکہ اس نے بادشاہ کا حکم پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا تو قرآن بھی اسی خط کی طرح ہے جس میں اللہ پاک نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ دین کے ارکان جیسے نماز اور روزہ وغیرہ کی تعمیر کریں اور اگر بندے فقط قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہیں اور اللہ پاک کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کا صرف قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں۔ (روح البیان، البقرة، تحت الآية: 155/1، 64) خلاصاً یاد رہے! یہ بات قرآنی احکامات پر عمل کی ترغیب کے طور پر ہے البتہ صرف تلاوت کرنے کے بھی بہت فضائل ہیں۔ **قرآن پاک کے احکامات اور ہماری عادات** ہر ایک اس بات پر غور کرے کہ قرآن پاک جن مقاصد کے لئے نازل ہوا کیا وہ ان پر عمل کر رہا ہے؟ اس میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا لیکن آج مسلمانوں کی اکثریت نمازوں سے دور ہے۔ ایک تعداد ہے جو فرض روزے نہ رکھنے کے مختلف حیلے بہانے تراش رہی ہے۔ قرآن پاک میں مسلمانوں کو باطل اور ناجائز طریقے سے کسی کا مال کھانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن آج مال بٹورنے کا کون سا ایسا ناجائز طریقہ ہے جو مسلمانوں میں کسی نہ کسی طرح رائج نہ ہو۔ اس میں مسلمان عورتوں کو گھروں میں رہنے اور پردہ

قرآن کریم اس ربِّ عظیم کا بے مثل کلام ہے جو اکیلا معبود، تنہا خالق اور ساری کائنات کا حقیقی مالک ہے، قرآن کریم کے نازل ہونے کی ابتدا رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں ہوئی، جسے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لانے کا شرف روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حاصل ہوا، جبکہ شبِ معراج کچھ آیات بلا واسطہ بھی عطا ہوئیں، اسے کم و بیش 23 سال کے عرصے میں نازل کیا گیا، جہاں اسے دیکھنا، درست پڑھنا اور سننا مسلمان کے لئے ثواب کا باعث ہے وہیں اس کے نازل ہونے کے مقاصد کو پیش نظر رکھنا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ **قرآن کیوں نازل ہوا؟** خود اس مقدس کتاب کے اندر کئی مقامات پر اس بات کا بیان موجود ہے کہ اسے کیوں نازل کیا گیا، مثلاً ”اس مبارک کتاب کو اس لئے نازل کیا گیا تاکہ لوگ اس کے ذریعے اللہ پاک کے عذاب سے ڈریں“ (پ7، الانعام: 92) ”اس کی پیروی کریں اور پرہیز گار بنیں“ (پ8، الانعام: 155) ”کفر، گمراہی اور جہالت کے اندھیروں سے نکلیں“ (پ13، ابرہیم: 1) ”اللہ پاک کے احکام، وعدے اور وعیدیں لوگوں تک پہنچیں“ (پ14، النحل: 44، قلمی، 79/5، تحت الآية: 44) ”لوگ اس پاکیزہ کتاب میں غور و فکر کر کے نصیحت حاصل کریں۔“ (پ23، حق: 29) **کتاب الہیہ کے مقاصد** حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اللہ پاک کی کتابوں سے مقصود ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے نہ کہ فقط زبان سے بالترتیب ان کی تلاوت کرنا۔ (اگرچہ فقط تلاوت کرنے کے بھی بہت فضائل ہیں) البتہ اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کے کسی حکمران کی طرف کوئی



کرنے کا حکم دیا گیا لیکن آج ہمارے معاشرے میں بے پردگی عام ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں ہی کچھ لوگ عورت کے پردہ کرنے کو ذُنیٰ اُیوسی سوچ اور تنگ ذہنیت قرار دے رہے ہیں، اس پاکیزہ کلام میں لوگوں کو بدکاری، شراب نوشی، والدین کی نافرمانی سے منع کیا گیا لیکن آج مسلمانوں کی ایک تعداد ان حرام کاموں میں مصروف ہے۔ **کہاں ہیں وہ مسلمان؟** سوائے مخصوص اور تھوڑی تعداد کے آج وہ مسلمان نہ جانے کہاں ہیں جنہیں قرآن پاک کے حلال و حرام کا علم ہو؟ جنہیں اسلامی اخلاق کا پتا ہو؟ جن کے دل اللہ پاک کی آیات سن کر ڈر جاتے ہوں اور ان کے اعضاء اللہ پاک کے خوف سے کانپ اُٹھتے ہوں؟ جن کے دل و دماغ پر قرآن کریم کے انوار چھائے ہوئے ہوں۔ جب تک مسلمان اس مقدس کتاب کے دستور و قوانین پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شان و شوکت کا ڈنکا بجاتا رہا اور غیروں کے دلوں پر ان کا رعب جما رہا، لیکن جب سے انہوں نے قرآن کریم کے احکامات پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے دنیا میں بظاہر کیسی ہی عزت سہی مگر حقیقت میں ذلت و خواری ان کا مقدر بنی ہوئی ہے۔

درس قرآن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا

یہ زمانہ، نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

وہ مُعزّز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر

اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

اس سے بڑھ کر بد قسمتی یہ کہ اگر کسی غلط بات پر عمل کرنے والے شخص کو سمجھایا جائے تو بسا اوقات اُلٹا جواب سننے کو ملتا ہے۔ بعض تو کہتے ہیں کہ تم نے دو لفظ کیا پڑھ لئے اب ہمیں بھی سمجھانے لگ گئے! **گرد کی شہ** آج کل حال یہ ہے کہ قرآن پاک کے عمدہ سے عمدہ اور نفیس نسخے مسجدوں میں الماریوں کی زینت جبکہ گھروں اور دکانوں میں برکت کے لئے رکھے تو ہیں، ریشمی غلاف بھی ان پر موجود ہیں لیکن

پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی حالت یہ ہے کہ ان الماریوں اور ریشمی غلافوں پر گرد کی تہہ جَم چکی ہے اور حقیقتاً وہ گرد ان غلافوں اور الماریوں پر نہیں بلکہ اس پاکیزہ کلام کے ساتھ ایسا رُوئیہ اختیار کرنے والے مسلمانوں کے دلوں پر جمی ہوئی ہے۔ قرآن کریم کے احکام پر عمل نہ کرنے کا ذُنیٰ اُیوسی نقصان تو اپنی جگہ اُخروی نقصان بھی انتہائی شدید ہے۔ **قرآن پاک پر عمل نہ**

**کرنے کا اُخروی نقصان** نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت مقبول ہے، جس نے (اس کے احکامات پر عمل کر کے) اسے اپنے سامنے رکھا تو یہ اسے پکڑ کر جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے (اس کے احکامات کی خلاف ورزی کر کے) اسے اپنے پیچھے رکھا تو یہ اسے ہانک کر جہنم کی طرف لے جائے گا۔ (مجم کبیر،

198/10، حدیث: 10450، مختصراً)

**اسلامی** فتووں سے بھرے ہوئے اس دور میں اللہ پاک کے کرم سے دعوتِ اسلامی جامعۃ المدینہ (اللبنین، للبنات، آن لائن وغیرہ)، مدرسۃ المدینہ (اللبنین، للبنات، بالغان، بالغات، جُزوقی، رہائشی، آن لائن)، سنتوں بھرے اجتماعات، مدنی قافلوں، مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور دیگر بہت سے ذرائع سے شرعی تقاضوں کے تحت نزولِ قرآن کے مقاصد کو عام کرنے میں مصروف عمل ہے۔ لیکن ہماری منزل ابھی بہت دور ہے لہذا میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ اللہ پاک کے پاکیزہ کلام کی قدر کیجئے، اس کی دُرست تلاوت کیجئے، اس کے درست ترجمے اور تفسیر سے آگاہی حاصل کر کے اس پر عمل بھی کیجئے، بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے، <sup>(1)</sup> اللہ کریم ہمیں حقیقی معنوں میں قرآن کریم کے نزول کے مقاصد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْنِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(1) قرآن کریم کے درست ترجمے اور تفسیر سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صراط الجنان" پڑھیے۔



# فریاد

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران  
مولانا محمد عمران عطاری

## قرآن پڑھنا سیکھئے

سکتے۔ ہاتھوں ہاتھ اسلامی بھائیوں سے مشاورت ہوئی کہ ایسے افراد کو جمع کر کے قرآن کریم کی تعلیم دی جائے۔

درس قرآن اگر ہم نے نہ بچھلایا ہوتا  
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

افسوس! مسلمان اسلامی تعلیمات سے اس قدر دُور ہو گئے ہیں کہ بعض کو دیکھ کر بھی دُست قرآن پڑھنا نہیں آتا حالانکہ قرآن کریم کی تلاوت کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ تین احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے: ① جو شخص کتابِ اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اسے ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا اللہ ایک حرف ہے بلکہ اَلِف ایک حرف، لَام ایک حرف اور مِیْم ایک حرف ہے۔ (ترمذی، 4/417، حدیث: 2919)

② قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔ (مسلم، ص 403، حدیث: 804)

③ حدیثِ قدسی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جسے تلاوت قرآن مجھ سے مانگنے اور سَوال کرنے سے مشغول (روک) رکھے، میں اسے شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرماؤں گا۔ (کنز العمال، 1/273، حدیث: 2437)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اس مقدس مہینے میں عاشقانِ قرآن کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتے اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرتے ہیں، ہم قرآن کریم کی تلاوت سے اس قدر دُور کیوں ہیں؟ کاش! میری یہ فریاد عاشقانِ ماہِ رمضان کے دلوں میں اتر جائے اور وہ دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ قرآن کریم درست پڑھنا سیکھیں، اس کی تلاوت کریں اور اسے سمجھنے کی بھی کوشش کریں۔<sup>(1)</sup>

چند سال پہلے کی بات ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے یو۔ کے اور یورپ کے دیگر ممالک کے سفر پر تھا۔ اس دوران کئی شہروں میں سنتوں بھرے اجتماعات، مدنی مشوروں اور ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ یورپ کے مشہور ملک فرانس کے دار الحکومت پیرس میں سنتوں بھرے اجتماع کے اختتام پر اسلامی بھائیوں کے لئے خیر خواہی (یعنی کھانے) کا بھی اہتمام تھا، شرکائے اجتماع کے ساتھ مل کر کھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے قریب بیٹھنے والوں میں تین یا چار اسلامی بھائی ایسے تھے جن کے آباء و اجداد عربی تھے اور دو تین سو سال پہلے یہاں منتقل ہو گئے تھے اس لئے ان اسلامی بھائیوں کو عربی زبان نہیں آتی تھی، ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم بھی عربی ہیں اور عربیوں کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہلِ عَرَب سے تین وجہ سے محبت کرو: ① میں عربی ہوں ② قرآن مجید عربی میں ہے ③ اہلِ جَنَّت کا کلام عربی میں ہو گا۔ (مسندک، 5/117، حدیث: 7081)

کھانے کے دوران اسلامی معلومات کے بارے میں بات چیت کا سلسلہ رہا، انہوں نے بتایا کہ ہم قرآن کریم دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے۔ مجھے حیرت ہوئی اور کچھ لمحوں کے لئے سکتہ میں آ گیا کہ یہ عَرَبِی النَّسْل ہو کر دیکھ کر بھی قرآنِ پاک نہیں پڑھ سکتے! آہ! صد کروڑ آہ! جب قرآنِ پاک پڑھنے کے بارے میں ان کی یہ حالت ہے تو دیگر اسلامی معلومات کا کیا حال ہو گا؟ اس کے اسباب پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ انہیں فرانس میں ایسا ماحول میسر نہیں تھا کہ وہ قرآنِ پاک پڑھنا سیکھ

① درست قرآن کریم سیکھنے کے لئے اپنی قریبی مسجد میں دعوتِ اسلامی کے تحت لگنے والے مدرسۃ المدینہ برائے باغیان میں داخلہ لیجئے۔



# قرآن پاک کے بارے میں عقائد و معلومات



قرآن کریم وہ عظیم کتاب ہے جس کی تلاوت کرنے والے کو ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ترمذی، 417/4، حدیث: 2919) ● یہ اللہ عزوجل کی آخری آسمانی کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی محمد مصطفیٰ صل اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل فرمائی۔ (پ، 16، طہ: 2، ماخوذاً) ● مکمل قرآن کریم یکبارگی (اکٹھا، ایک ہی بار میں) شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا۔ (نہان، 1/121، البقرة، تحت الآية: 185) پھر وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام تقریباً 23 سال کے عرصے میں حالات و واقعات کے مطابق تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوتے رہے۔ ● قرآن کریم کی موجودہ کتابی ترتیب وہی ہے جو لوح محفوظ پر ہے۔ (تفسیر نعیمی، 1/21، طہ) ● قرآن کریم جیسا کلام بلیغ بلکہ اس جیسی ایک آیت بھی تمام جن و انس مل کر نہیں بنا سکتے، اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی کر سکتے ہیں، جو کوئی قرآن میں کسی کمی بیشی کا عقیدہ رکھے کافر ہے۔ ● قرآن کریم میں ہر خشک و تر کا بیان ہے۔ ● قرآن کریم کی تقسیم عہد رسالت میں دو طریقے سے ہوئی تھی: (1) سورتوں کے اعتبار سے، (2) منزلوں کے اعتبار سے، یعنی قرآن کریم کی سات منزلیں کی گئی تھیں تاکہ تلاوت کرنے والا ایک منزل روزانہ کے حساب سے سات دن میں قرآن ختم کر سکے پھر اس کے بعد قرآن کریم کے تیس (30) حصے برابر کئے گئے، جس کا نام تیس پارے رکھا گیا تاکہ تلاوت کرنے والا ایک پارہ روز کے حساب سے ایک ماہ میں قرآن ختم کر سکے (مخلص از تفسیر نعیمی، 1/25) ● پہلے نقطے نہیں لگائے جاتے تھے: شروع میں جب قرآن کریم کو لکھا جاتا تو اس کے حروف پر نقطے، حرکات و سکنات (یعنی زیر، زبر، پیش اور جزم)، اعراب اور رموز اوقاف (ط، م، قف، لاج وغیرہ) نہ لگائے جاتے تھے کیونکہ اہل عرب اپنی زبان اور محاورہ کی مدد سے نقطوں اور حرکات و سکنات کے بغیر پڑھ لیتے تھے۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مصحف تیار کروایا تھا وہ بھی ان تمام چیزوں (یعنی نقطوں اور اعراب وغیرہ) سے خالی تھا۔ اس میں زبر، زیر وغیرہ بعد میں لگائے گئے، مشہور یہ ہے کہ یہ کام حجاج بن یوسف نے عبد الملک بن مروان کے حکم سے کیا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ کام ابوالاسود الدؤلی تابعی (متوفی: 69 ہجری) نے کیا ● مد اور وقف وغیرہ کی علامات ظلیل ابن احمد فراعی نے لگائیں۔ (مخلص از تفسیر نعیمی، 1/25) ● مامون عباسی کے دور میں قرآن کریم میں رُبع، نصف، ثلثہ اور رکوع کے نشانات لگائے گئے، رکوع کے لئے معیار یہ رکھا گیا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نماز میں جس قدر قرآن پڑھ کر رکوع فرماتے تھے، اتنے حصے کو رکوع قرار دیا گیا اس لئے اس کے نشان پر قرآن کریم کے حاشیہ پر ”ع“ لگا دیتے ہیں، بعض علما فرماتے ہیں کہ یہ عمرو کے نام کا عین ہے، بعض کہتے ہیں عثمان کے نام کا عین ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ رکوع کا عین ہے۔ (تفسیر نعیمی، 1/26، طہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اسے سمجھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰھمّیٰن ۛجآآ الشّہیّ الاٰھمّیٰن صلّ اللّٰھ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

بہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے



# قرآنِ پاک کے 40 نام

بعض نے 32 بتائے ہیں تو بعض نے 55 شمار کئے ہیں جبکہ کچھ نے 90 سے بھی زائد کا قول کیا ہے۔ ذیل میں ان ناموں میں سے 40 نام اور ان کی وجہ تسمیہ (یعنی نام رکھنے کی وجہ) ملاحظہ ہو:

① **کتاب:** اس کا ایک معنی ہے جمع کرنا کیونکہ قرآن پاک میں سارے علوم اولین اور آخرین جمع ہیں ② **قرآن:** اس کا

ایک مقولہ ہے: كَثْرَةُ الْأَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلَى شَرَفِ الْمَسْتَهِي يَعْنِي كَسَى شَيْءٍ كَثْرَةَ الْأَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلَى عَظَمَتِهِ أَوْ بَزْرَاقِهِ كَيْ دَلِيلٍ هِيَ۔

الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى (یعنی اللہ پاک کے نام) اور أَسْمَاءُ النَّبِيِّ كَيْ طَرَحِ قُرْآنِ پَاكِ كَيْ بَهِي كُنِي نَامِ هِيَ جُو قُرْآنِ وَ اَحَادِيثِ مِي بِيَانِ كُنِي كُنِي هِيَ۔ اَلْبَتَّةِ اِن نَامُوں كَيْ بَارِي مِي مَخْتَلَفِ اقْوَالِ هِيَ،



اور بصیرت کہتے ہیں دل کی روشنی کو، چونکہ اس کتاب سے دلوں میں نور پیدا ہوتا ہے **26 فضل:** اس کے ایک معنی ہیں فیصلہ کرنا، چونکہ یہ کتاب لوگوں کے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والی ہے **27 نُجُوم:** نَجْم کی جمع ہے اور نجم تارے کو کہتے ہیں چونکہ قرآن کی آیتیں تاروں (Stars) کی طرح لوگوں کی راہنمائی کرتی ہیں **28 مَشَانِي:** اس کے معنی ہیں بار بار، کیونکہ اس میں احکام اور قصے بار بار آئے ہیں **29 نِعْمَةٌ:** چونکہ قرآن مجید مسلمانوں پر اللہ پاک کا بہت بڑا انعام ہے **30 بُرْهَان:** اس کے معنی ہیں دلیل اور یہ کتاب بھی اللہ پاک اور تمام انبیاء کے سچے ہونے کی دلیل ہے **31 قَيْمٌ:** قائم رہنے والے کو بھی کہتے ہیں، چونکہ یہ قرآن خود بھی قیامت تک رہے گا اور اس کے ذریعے دین بھی قائم رہے گا **32، 33 بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ:** کیونکہ یہ کتاب خوشخبریاں بھی دیتی ہے اور ڈراتی بھی ہے **34 مُهَيِّمِينَ:** اس کا معنی ہے محافظ، چونکہ یہ کتاب مسلمانوں کی دنیا اور آخرت میں محافظ ہے **35 نُور:** اسے کہتے ہیں جو خود بھی ظاہر ہو اور دوسروں کو بھی ظاہر کرے، چونکہ قرآن خود بھی ظاہر ہے اور اللہ پاک کے احکام اور انبیائے کرام کے احوال کو بھی ظاہر فرمانے والا ہے **36 حَقٌّ:** اس کے معنی ہیں سچ، چونکہ قرآن سچی بات بتاتا ہے، سچے رب کی طرف سے سچے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترتا ہے **37 عَزِيْزٌ:** غالب اور بے مثل کو کہتے ہیں اور قرآن سب پر غالب بھی ہے اور بے مثل بھی ہے **38 كَرِيْمٌ:** سخی کو کہتے ہیں اور قرآن پاک علم، ایمان اور بے حساب ثواب دیتا ہے **39 عَظِيْمٌ:** اس کے معنی ہیں بڑا، چونکہ سب سے بڑی کتاب یہی ہے **40 مُبَارَكٌ:** کے معنی ہیں برکت والا، چونکہ اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے ایمان اور چہرے کے نور میں برکت ہوتی ہے۔

(یہ مضمون ان کتب سے ماخوذ ہے: بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، 88/1، البرهان فی علوم القرآن، 1/343، تفسیر کبیر، 1/260، 265، تفسیر عزیز، ص 103، تفسیر نعیمی، 1/6، 5، 90، 91۔)

ایک معنی ہے پڑھی ہوئی چیز، چونکہ یہ کتاب پڑھی ہوئی نازل ہوئی یوں کہ جبرئیل امین علیہ السلام حاضر ہوتے اور پڑھ کر سنا جاتے **3 مُرْتَقَان:** اس کے معنی ہیں فرق کرنے والی چیز، چونکہ قرآن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے **4، 5، 6، 7 ذِكْرٌ، ذِكْرِيٌّ، تَذَكُّرٌ:** ان کے معنی ہیں یاد دلانا، چونکہ قرآن کریم اللہ پاک اور اس کی نعمتوں کو یاد دلاتا ہے **7 تَنْزِيْلٌ:** اس کے معنی ہیں بتدریج اتارنا یعنی تھوڑا تھوڑا نازل کرنا اور یہ کتاب رب کی طرف سے اسی طرح اتاری ہوئی ہے **8 حَدِيْثٌ:** اس کے ایک معنی ہیں نئی چیز، چونکہ دیگر آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بعد قرآن دنیا میں آیا اس لئے یہ نیا ہے **9 مَوْعِظَةٌ:** اس کے معنی نصیحت کے ہیں، اور یہ کتاب سب کو نصیحت کرنے والی ہے **10، 11، 12، 13 حُكْمٌ، حَكِيْمٌ، مُحْكَمٌ اور حِكْمَةٌ:** ان سب کا مشترک معنی ہے ”مضبوط“ اور یہ کتاب مضبوط ہے کہ اس میں کوئی تحریف نہیں کر سکتا **14 شِفَاةٌ:** کہ یہ ظاہری اور باطنی امراض (Diseases) سے شفا دینے والی کتاب ہے **15، 16 هُدًى، هَادِيٌّ:** ان کے معنی ہیں ہدایت دینا اور یہ کتاب لوگوں کو درست راہ کی ہدایت دیتی ہے **17 صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ:** اس کے معنی ہیں سیدھا راستہ اور اس پر عمل کرنے والا اپنی منزل پر باسانی پہنچ سکتا ہے جس طرح سیدھے راستے پر چلنے والا پہنچ جاتا ہے **18 حَبْلٌ:** اس کے معنی رستی کے ہیں، چونکہ اس کے ذریعے سے لوگ اللہ پاک تک پہنچتے ہیں **19 رَحْمَةٌ:** کہ یہ کتاب علم ہے اور علم اللہ پاک کی رحمت ہے **20 رُوحٌ:** چونکہ اس کتاب کو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام لے کر آئے اور آپ کا لقب روح الامین ہے **21 قَصَصٌ:** اس کے معنی ہیں حکایتیں، چونکہ قرآن پاک نے انبیائے کرام علیہم السلام اور مختلف قوموں کے سچے قصے بیان کئے ہیں **22، 23، 24 يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ، يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ:** ان سب کے معنی ہیں ظاہر کرنے والا، چونکہ یہ قرآن سارے شرعی احکام کو اور سارے علوم غیبیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر فرمانے والا ہے **25 بَصَائِرٌ:** یہ بصیرت کی جمع ہے



# ذوقِ تلاوت

قرآن کریم کا پڑھنا،

پڑھانا اور سننا سنا سب ثواب کا کام

ہے، قرآن پاک کا ایک حرف پڑھنے والے

کو 10 نیکیوں کے برابر ثواب ملتا ہے (ترمذی، 4/417)۔

حدیث: (2919) پیارے اسلامی بھائیو! کثرت سے قرآن پاک کی

تلاوت کرنے اور اس کا شوق و جذبہ پانے کے لئے آئیے بعض اولیائے کرام

رحمہم اللہ کے قرآن کریم کی تلاوت کے معمولات پڑھتے ہیں: **روزانہ دو قرآن پاک**

**پڑھنے والے بزرگ** حضرت سیدنا ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر کے بالا خانے (اوپر کی منزل

کے کمرے) میں 60 سال تک روزانہ دن اور رات میں ایک ایک قرآن کریم پڑھتے رہے۔ (صفۃ الصوفیہ، 3/37)۔

109/2 ماخوذ) **روزانہ ایک قرآن کریم کی تلاوت** حضرت سیدنا ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام شافعی

رحمۃ اللہ علیہ روزانہ رات کو ایک قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد، 2/61) حضرت سیدنا عمر بن حسین جُسی رحمۃ اللہ علیہ

بھی روزانہ ایک قرآن مجید پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ نزع کے وقت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر یہ آیت جاری تھی:

﴿لَيْسَ لَكَ هَذَا اَفْلَيْعَلِ الْعِبَادُونَ﴾ (پ 23، المُنْفَت: 61) (ترجمہ کنز العرفان: ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے)۔

(محمد زید الحمد زید، 6/39 ضفنا) **تین دن میں ختم قرآن** حضرت سیدنا بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ ہر تیسرے دن قرآن کریم ختم فرمایا کرتے

تھے۔ (آئینہ عبرت، ص 115 ضفنا) **سات دن میں ختم قرآن** حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روزانہ رات کو قرآن مجید کی ایک

منزل پڑھتے اور یوں سات دن میں قرآن کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 9/192، رقم: 13658 ماخوذ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی

کے مدنی ماحول میں بھی ایسی برکتیں دیکھنے کو ملتی ہیں جیسا کہ مفتی دعوتِ اسلامی و مرحوم رکن شوریٰ مفتی حافظ محمد فاروق عطاروی

مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کا معمول تھا۔ ایک بار کسی کے پوچھنے پر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں روزانہ ایک

منزل کی تلاوت کرتا ہوں۔ یوں آپ بھی سات دن میں قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔ (مفتی دعوتِ اسلامی، ص 14 ضفنا)

**62 ختم قرآن** جب رمضان المبارک کا بابرکت مہینا آتا تو اس میں بزرگانِ دین رحمہم اللہ دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ قرآن

مجید کی تلاوت کا معمول مزید بڑھا دیا کرتے تھے، جیسا کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

رَمَضَانَ الْمُبَارَکِ میں مع عید الفطر 62 قرآن پاک ختم فرمایا کرتے تھے، (ایک دن میں، ایک رات میں، ایک پورے ماہ تراویح میں اور

ایک عید کے دن)۔ (الخیراٹ الحسن، ص 50) **ماہ رمضان میں 60 بار ختم قرآن** کروڑوں شافعیوں کے پیشوا حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ

اللہ علیہ بھی رمضان المبارک کے مہینے میں نوافل کی صورت میں 60 بار قرآن کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، 1/44 ضفنا)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اولیائے کرام رحمہم اللہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا معمول

بنانا چاہئے، زیادہ نہیں تو کم از کم شیخ طریقت، امیر اہل سنت، اَمْتٌ بَرَّكَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ کے عطا کردہ مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام

”کیا آج آپ نے کنز الایمان سے کم از کم تین آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سننے کی سعادت حاصل کی؟“ پر مضبوطی سے

عمل کیجئے، اس کی برکت سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے کا ذہن بنتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

اللہ پاک ہمیں بھی کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَصْبِحْنَ بِحَاجَةِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



# تجارتی مصروفیات یادِ الہی سے غافل نہ کر دیں

فرمانِ علی عطاری مدنی

ہمارے بزرگانِ دین دورانِ تجارت بھی نوافل کا اہتمام کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رضۃ اللہ عنہما کا معمول تھا کہ آپ بازار جاتے اور اپنی دکان کھول کر اس کے آگے پردہ ڈال دیتے اور چار سو رکعت نفل ادا کرتے۔ (مشکوٰۃ القلوب، ص 38) ہمیں بھی بزرگانِ دین کے طرزِ عمل کے مطابق تجارت کے وقت نہ صرف باجماعت نمازوں کی پابندی کرنی چاہیے بلکہ وقتاً فوقتاً ذکر و درود کی بھی عادت بنانی چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ نیکیاں کمانے کا مہینا ہے اور اس میں نیکیوں کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے لہذا ان مبارک ایام میں ذوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت بڑھ جانا چاہیے۔ مگر کئی تاجر اس مہینے میں بھی نوٹ کمانے میں مصروف رہتے ہیں، یوں قرآنِ کریم کی تلاوت اور ذکر و درود سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ تراویح جیسی خصوصی اور اہم عبادت سے بھی غفلت برتتے ہیں اور چند روزہ تراویح پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ باقی دنوں کی تراویح ہم پر معاف ہے حالانکہ پورے مہینے کی تراویح سنتِ مؤکدہ ہے۔ یہ تو تراویح میں سستی کا عالم ہے ورنہ مال کی حرص پر مَعَاذَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ نماز و روزے جیسی فرض عبادت کو ضائع کرنے والوں کی بھی کمی نہیں۔

**یاد رکھئے! جس شخص کو اس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارون کے مشابہ ہے اور وہ بروز قیامت قارون کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔** (کتاب الکہاب، ص 21)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ماہِ رمضان میں خوب خوب نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اسلامی اصولوں کے مطابق تجارت کرنا عبادت ہے مگر مال کی بے جا محبت کے سبب ہر وقت دُھن (مال و دولت) کمانے کی ایسی دُھن بھی سوار نہیں ہونی چاہیے کہ بندہ حقوقِ العباد (بندوں کے حقوق) اور حقوقِ اللہ سے ایسا غافل ہو جائے کہ نمازوں کی پابندی نصیب ہونہ رمضان کا روزہ، زکوٰۃ کی ادائیگی میں بھی نالیم ٹول کرے، برسوں سے حج فرض ہو چکا ہو مگر پہلے ”بچوں کی شادی کر لوں، فلاں کاروبار سیٹ کر لوں“ جیسے بہانے بنا کر اس کی ادائیگی سے کتر اتارے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْوَالِكُمْ وَلَا اَوْلَادَكُمْ عَنْ

ذِكْرِ اللّٰہِ﴾ (پ 28، المنافون: 9) تَرْجِمَہُ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے۔ ہمارے بزرگانِ دین نے بھی اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے روزی کمانی ہے، تجارت بھی کی ہے مگر کام کاج کے دوران جب ان کے کانوں میں اذان کی آواز رس گھولتی تو سب کام کاج چھوڑ کر مسجد کی طرف چل دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ لوہار اٹھائے ہوئے ہتھوڑے سے چوٹ نہ لگاتا اور اسے نیچے رکھ دیتا اسی طرح موچی چڑے میں داخل کی ہوئی سوئی نکالنا پسند نہ کرتا بلکہ بعض بزرگانِ دین تو نماز کے اوقات میں اجرت پر بچوں اور اہل کتاب ذمیوں کو دکانوں کی حفاظت پر مقرر کر کے خود مسجد چلے جاتے۔ (احیاء العلوم، 2/108، لفظاً) ایسے خوش نصیبوں کی تعریف قرآنِ کریم میں بھی کی گئی ہے: ﴿رِجَالٌ لَا تُلَیْسُہُمْ بِتَاجِرِآءٍ وَلَا بَیْعُہُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَاۃِ الزَّكٰوٰۃِ﴾ تَرْجِمَہُ كُنْزُ الْاِيْمَانِ: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔ (پ 18، النور: 37)



جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کروائے تو اس کا افطار کروانا اس کے گناہوں کی بخشش اور جہنم سے آزادی ہے نیز اس افطار کروانے والے کو روزہ رکھنے والے کی طرح ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ یہ وہ مہینا ہے کہ اس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ، 3/191، حدیث:

1887 مطاوعہ دار الفکر، 4/454، تحت الحدیث: 1965)

ماہ رمضان کی برکتوں کے تو کیا کہنے! اس ماہ میں مسلمان نیکیوں کی طرف راغب ہوتے اور توبہ و استغفار کرتے ہیں نیز اکثر وہ لوگ بھی اللہ پاک کی عبادت اور نیکیاں کرنے میں لگ جاتے ہیں جو عام دنوں میں سستی دکھاتے ہیں۔ مگر دوسری طرف دیگر مصروفیات کا بازار بھی گرم نظر آتا ہے بالخصوص ضرورت سے زائد چٹ پٹے پکوانوں کی تیاریوں، نئے نئے کھانوں کی ترکیبوں اور عید کے قریب آنے پر غیر ضروری شاپنگ میں وقت ضائع کرنے کا شوق بھی اپنے عروج پر ہوتا ہے۔

**پیاری اسلامی بہنو! رمضان المبارک نیکیوں میں گزارنے کی جہاں اتنی فضیلت ہے وہیں اسے غفلت میں گزارنا محرومی کا سبب ہے چنانچہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی آمد پر ارشاد فرمایا: بے شک یہ مہینا تمہارے پاس آ گیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے بد نصیب ہی محروم رہتا ہے۔ (ابن ماجہ، 2/298، حدیث: 1644)**

لہذا ماں، بیوی، بیٹی، بہن، بہو کے طور پر خاندان کا فرد ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ نیکیاں سمیٹنے کی طرف بھی دھیان دیں بالخصوص ماہ رمضان میں اس طرح کا جدول ترتیب دیں کہ جس میں تلاوت قرآن، اُوراد و وظائف اور دیگر عبادات بھی زیادہ سے زیادہ ہوں اور گھریلو کام کاج بھی متاثر نہ ہوں نیز اس ماہ کو فضولیات میں گزارنے سے بچیں۔



## نیکیاں کمانے کا مہینا

آتم میلاد عطارؐ

احادیث مبارکہ میں ماہ رمضان المبارک کی رحمتوں، برکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکرہ ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخری دن خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر عظمت و برکت والا مہینا سایہ فگن ہو رہا ہے، وہ مہینا کہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اس مہینے کے روزے فرض کئے اور اس کی رات میں قیام (یعنی تراویح پڑھنا) سنت ہے، جو اس ماہ میں نفل کے ذریعے اللہ پاک کا ثواب حاصل کرے تو گویا اس نے دوسرے مہینے میں فرض ادا کیا اور جو اس میں ایک فرض ادا کرے تو ایسا ہو گا جیسے اس نے دوسرے مہینے میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ غریبوں کی غم خواری کا مہینا ہے اور اس مہینے میں مؤمن کا رزق بڑھایا

## 6 آسان نیکیاں

محمد نواز عطاری مدنی



(3) حوض کوثر کے جام نصیب ہوں گے حدیث پاک میں ہے: ”جو روزہ دار کا پیٹ بھرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہو گا۔“ (ابن خزیمہ، 191/3، حدیث: 1887)

(4) وقت افطار دعا کیجئے فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ”اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ قَطْرِہٖ لِدَعْوَۃٍ مَّا تَرَدُّ“ یعنی بے شک روزہ دار کے لئے افطار کے وقت ایک ایسی دعا ہوتی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔ (ابن ماجہ، 2/350، حدیث: 1753)

(5) ذکر کی فضیلت مدینے کے تاجور، محبوب رب اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ”رَمَضَانَ مِیْن ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ کَرْنِہٖ وَاَلِہٖ کُوْبَحْشَ دِیَا جَاتَاہٖہٗ اُوْر اِس مِیْنِہٖ مِیْن اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سَہٗ مَآکَلْنِہٖ وَاَلَا مَحْرُومَ نَمِیْنِہٖ رَہْتَا۔“ (شعب الایمان، 3/311، حدیث: 3627)

(6) جنت میں گھر بنوائیے فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: ”جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔“ (ابن ماجہ، 1/419، حدیث: 757)

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ عبد الرءوف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اذیت والی شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو مسجد کو گندا کرے چاہے وہ پاک ہو یا ناپاک جیسے خون، پرندے کی بیٹ، ناک کی رینٹھ، لعاب، مٹی، کنکر یا کوڑا کرکٹ وغیرہ۔ (فیض القدر، 6/56، تحت الحدیث: 8358)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان آسان نیکیوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری بخشش کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَوْصِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو رمضان المبارک کے بابرکت لمحات میں مسلمانوں میں نیکی کرنے کا رجحان عام دنوں کی نسبت زیادہ ہو جاتا ہے، اس مبارک مہینے میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 ستر گنا ہو جاتا ہے۔ (ابن خزیمہ، 191/3، حدیث: 1887) کئی آسان نیکیاں ایسی ہیں جنہیں کر کے ماہ رمضان میں ثواب کا خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(1) خرچ میں کُشادگی کرو سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ برکت نشان ہے: ”ماہ رمضان میں خرچ میں کُشادگی کرو کیونکہ ماہ رمضان میں خرچ کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔“ (الجامع الصغیر، ص 162، حدیث: 2716)

(2) فرشتے استغفار کرتے ہیں شافعِ محشر، مدینے کے تاجور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: ”جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مسلمان کو) روزہ افطار کروایا، فرشتے ماہ رمضان کے اوقات میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جبریل (علیہ السَّلَام) شبِ قدر میں اُس کیلئے استغفار کرتے ہیں۔“ (معجم کبیر، 6/261، حدیث: 6162)

قربان جاییے اللہ رَبُّ الْعَزَّوْتِ کی عنایت و رحمت پر کہ کوئی مسلمان ماہ رمضان میں اگر کسی روزہ دار کو ایک آدھ کھجور کھلا کر یا پانی کا ایک گھونٹ پلا کر روزہ افطار کروادے تو اُس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتے رمضان المبارک کے اوقات میں اور فرشتوں کے سردار حضرت سیدنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام شبِ قدر میں دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔



# افطار کروائیے تو اب کمائیے



(صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887 ملقطاً) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: روزہ افطار کرانے والے کو تین فائدے ہوتے ہیں، گناہوں سے بخشش، دوزخ سے آزادی اور اسے روزہ کا ثواب۔ مزید فرماتے ہیں: خیال رہے کہ روزہ افطار کرانے سے ثواب روزہ تو مل جاتا ہے مگر اس سے روزہ ادا نہیں ہوتا لہذا کوئی امیر لوگوں کو افطار کرا کے خود روزہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، روزے تو رکھنے ہی پڑیں گے۔ (مراۃ المناجیح، 3/140 ملقطاً)

**اجتماعی افطاری کروانے والے توجہ فرمائیں** بعض لوگ ماہ رمضان میں مختلف مقامات پر مسافروں اور عام لوگوں کے لئے اجتماعی افطاری کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ ایک اچھا عمل ہے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ رزق کی بے قدری اور بے توقیری نہ ہو نیز راہ گیروں کو بھی پریشانی نہ ہو اور نہ ہی لوگوں کا راستہ تنگ ہو۔

**افطاری کے دوران احتیاطی تدابیر** 1 بعض لوگ افطار کے دوران کھانے پینے میں اس قدر مشغول ہو جاتے ہیں کہ نماز مغرب کی جماعت چھوڑ دیتے ہیں اور گھر میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ بلا کسی صحیح شرعی مجبوری کے مسجد کی پنج وقتہ نماز کی جماعت ترک کر دینا گناہ ہے۔ 2 دن کا طویل حصہ خالی پیٹ رہنے کے بعد اسے ایک دم انواع و اقسام کی چیزوں سے بھر دینا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کم سے کم چیزوں سے (مثلاً ایک آدھ کھجور اور پانی) سے افطار کیجئے اور اچھی طرح منہ صاف کر کے نماز باجماعت میں شریک ہو جائیے۔

فیضانِ رمضان! جاری رہے گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

کسی روزہ دار مسلمان کو روزہ افطار کروانا ثواب کا کام ہے اور احادیث مبارکہ میں اس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ

**افطار کروانے کی فضیلت** نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بشارت نشان ہے: جس نے خلال کھانے یا پانی سے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا، فرشتے ماہ رمضان کے اوقات میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جبریل امین علیہ السلام شب قدر میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

(تجم کبیر، 6/261، حدیث: 6162)

**روزہ دار کے برابر ثواب** سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماہ رمضان میں جو کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے گا تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث ہو گا اور اس کی گردن (جہنم کی) آگ سے آزاد کر دی جائے گی، نیز اسے اس روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔ (صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887)

**کیا پیٹ بھر کر کھلانے پر ہی یہ ثواب ملے گا؟ بیٹھے بیٹھے** اسلامی بھائیو! روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلانا ضروری نہیں بلکہ جو کسی روزہ دار کو پانی بھی پلا دے اسے بھی انعام و اکرام عطا فرمائے جانے کی بشارت دی گئی، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ (روزہ افطار کروانے کا) ثواب اُس شخص کو بھی دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دودھ سے روزہ افطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اللہ تعالیٰ اُس کو میرے حوض سے پائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔



# رمضان

## کی تیاری کر لیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطار

سزا) جاری کرنا ہوتی اس پر حد قائم کرتے، بقیہ میں جن کو مناسب ہوتا انہیں آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رمضان المبارک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غسل کر کے (بعض حضرات) اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔ (آقا کا مہینا، ص 5) یقیناً رمضان المبارک کی تیاری کے حوالے سے صحابہ کرام علیہم السلام کا انداز ہم عاشقانِ صحابہ و اہل بیت کے لئے لائق تقلید (قابلِ پیروی) ہے۔ ہمیں بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے رمضان المبارک کی تیاری اسی طریقے سے کرنی چاہئے، قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کر دینا، اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالنا، قرضے ادا کر دینا، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لینا اور رمضان المبارک سے پہلے ہی خود کو فارغ کر کے پورے ماہ کے اعتکاف کے لئے خود کو تیار کر لینا چاہئے، مگر بد قسمتی سے آج لوگ دین کے بجائے دنیا کو زیادہ اہمیت دینے لگے ہیں اور اکثریت دنیاوی کاموں میں ہی مشغول دکھائی دیتی ہے جبکہ دینی کام اولاً تو ایک تعداد ہے جو کرتی ہی نہیں ہے اور جو کرتے ہیں ان کی ایک بھاری تعداد کا انداز جیسے تیسے کر کے اپنے گمان میں سر سے اتارنے والا ہوتا ہے، نماز، زکوٰۃ وغیرہ دیگر عبادات کی طرح روزوں کے حوالے سے بھی یہی حال ہے۔ **روزوں کے متعلق ضروری دینی علم حاصل کر لیجئے** روزہ کس پر فرض ہے؟ سحر و افطار

ایک نوجوان نے کم و بیش ایک سال سے روز کے پچاس روپے کی بیسی (یعنی کمیٹی) ڈالی ہوئی تھی، رمضان المبارک کی تشریف آوری سے پہلے اس کی بیسی نکلی تو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ایک ماہ کے راشن وغیرہ کا انتظام کیا اور پھر رمضان المبارک کی برکتیں سمیٹنے کے لئے 1438 ہجری 2017ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں اعتکاف کے لئے حاضر ہو گیا۔

**اے عاشقانِ رسول!** اس نوجوان اسلامی بھائی کے عمل نے ہمیں رمضان المبارک کی تیاری کا ایک بہترین طریقہ بتا دیا، اگر ہم بھی رمضان المبارک کی برکتیں سمیٹنے کا ذہن بنالیں تو ابھی ہمارے پاس وقت ہے۔ صحابہ کرام علیہم السلام بھی شعبان المعظم کا چاند نظر آتے ہی رمضان المبارک کی تیاری شروع کر دیا کرتے تھے۔ **صحابہ کرام اور رمضان کی تیاری میرے شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامتہ بركاتہم العالیہ نے اپنے رسالے ”آقا کا مہینا“ میں نقل کیا ہے کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابہ کرام علیہم السلام تلاوتِ قرآنِ پاک کی طرف خوب متوجہ ہو جاتے، اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غربا و مساکین ماہِ رمضان کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حکامِ قیدیوں کو طلب کر کے جس پر ”حد“ (یعنی شرعی**



کے دُرست اوقات کیا ہیں؟ روزے کی نیت کے متعلق کیا مسائل ہیں؟ کن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا، کن کاموں سے مکروہ ہوتا اور کن مجبوریوں کی وجہ سے روزہ چھوڑا جاسکتا ہے؟ ایک بھاری تعداد کو ان مسائل کے متعلق نہ تو معلومات ہوتی ہیں اور نہ ہی کسی سے ان مسائل کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لہذا ابھی سے اپنے روزوں کی فکر کیجئے اور مذکورہ مسائل کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے میرے شیخ طریقت، امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب فیضانِ سنت جلد اول کے باب "فیضانِ رمضان" کا مطالعہ ماہِ رمضان شروع ہونے سے پہلے کر لیجئے۔ گزشتہ روزوں کی قضا کر لیجئے۔ گزشتہ رمضان المبارک کے روزوں میں سے کسی روزے کی قضا اگر آپ پر لازم ہے تو رمضان المبارک آنے سے پہلے ہی اس روزے کو رکھ لیجئے۔ اچھی اور نیک صحبتوں کی کمی کی وجہ سے آج کل گناہوں کا بازار گرم ہے، گناہوں کی نحوست قبر و آخرت میں تو ویسے ہی آدمی کو کہیں کانہ چھوڑے گی، مگر رمضان المبارک میں گناہ کرنے پر مزید سخت پکڑ ہے، چنانچہ **رمضان المبارک میں گناہ کی نحوست** نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میری اُمت ذلیل و رُسوانہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمَضَانَ کا حق ادا کرتی رہے گی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! رمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: اس ماہ میں ان کا حرام کاموں کا کرنا، پس تم ماہِ رَمَضَانَ کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا بھی مُعَامَلہ ہے۔ (تجم صفر، 1/248 لفظاً) گناہ چاہے ظاہری ہوں یا باطنی! سب کا ارتکاب ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، لہذا خود کو ذلیل و رُسوا ہونے سے بچانے کے لئے رمضان المبارک آنے سے پہلے ہی ان تمام گناہوں کے بارے میں علم حاصل کرنا اور ان سے خود کو بچانے کی کوشش

کرتے رہنا لازمی ہے۔ خدا نخواستہ اگر ہم نے ان کے بارے میں علم حاصل نہ کیا یا حاصل تو کیا لیکن گناہوں سے خود کو نہ بچایا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم رمضان المبارک میں کسی ناجائز و حرام کام میں مبتلا ہو جائیں اور ذلت و رُسوائی ہمارا مقدر بن جائے، ظاہری اور باطنی کبیرہ گناہوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی ان کُتب کا مطالعہ مفید رہے گا: 1 جہنم میں لے جانے والے اعمال (حصہ اول و دوم) 2 باطنی بیماریوں کی معلومات۔ اپنے کام کاج اور ان کے اوقات کا جائزہ لیجئے۔ رمضان سے پہلے ہی اپنے کام کاج اور روزمرہ جدول (Schedule) کا جائزہ لینا بہت اہمیت رکھتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ایسے کام میں مصروف ہوں جو مشقت والا ہو یا جس کا وقت اتنا زیادہ ہو کہ روزہ رکھنے یا اسے پورا کرنے میں رکاوٹ کا باعث ہو، دنیا کو زیادہ اہمیت دینے یا بعض اوقات گھریلو اخراجات کی مجبوریوں کی وجہ سے کچھ لوگ رمضان میں بھی مشقت کے کام کرتے اور روزہ نہیں رکھتے، ایسے لوگ بہارِ شریعت میں لکھے گئے اس مسئلے کو غور سے پڑھیں: رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں، جس سے ایسا ضَعْف (کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو۔ لہذا انابائی (روٹیاں پکانے والے) کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔ یہی حکم معمار (مستری) و مزدور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضَعْف (کمزوری) کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں کہ روزے ادا کر سکیں۔ (بہارِ شریعت، 1/998) آنے والے لمحات و معاملات کی پہلے سے ہی تیاری کر لینے والوں کو دنیا عقل مند شمار کرتی ہے، رمضان المبارک بھی رَبِّ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے رحمتوں، مغفرتوں اور جہنم سے آزادی کے پروانوں کو لئے ہوئے ہمارے درمیان تشریف لانے والا ہے، لہذا میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ عقلِ مُندی کا ثبوت دیتے ہوئے رمضان المبارک کی تشریف آوری سے پہلے ہی اس کی تیاری پر توجہ دیجئے اور رمضان المبارک کے قدردانوں میں اپنا نام لکھوائیے۔



# رمضان کی تیاری

## Ramadan Preparation

بنت اصغر عطاریہ

اس انداز سے ترتیب دیں کہ مدنی مذاکرہ بھی دیکھ سکیں اور دیگر معمولات بھی متاثر نہ ہوں۔

**عید کی تیاری:** عید کے دن اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے لہذا خواتین، مرد حضرات اور بچوں کے لئے کپڑوں کی خریداری یا کپڑوں کی سلوائی پہلے سے کر لیں، اس طرح آپ عید کے قریب ہونے والی مہنگائی اور مارکیٹ کے رش سے بھی بچ جائیں گی اور رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکیں گی ♦ جو کپڑے استری کرنے ہیں وہ پہلے سے ہی ایک ساتھ استری کر کے رکھ لیں یا پھر جس طرح سہولت ہو وقفے وقفے سے کر لیں ♦ صدقات واجبہ و نافلہ پہلے سے مُستحقین کو ادا کر دیں تاکہ وہ بھی رمضان اور عید کی برکات سے مُستفید ہو سکیں۔ اللہ کریم ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ ماہ رمضان کا مہینا عبادتوں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَوْصِیِّنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام علیہم السلام اور بزرگان دین رمضان شریف کی آمد سے پہلے ہی اس کی تیاری کر لیتے تھے۔ پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی اس مُقَدَّس مہینے کی آمد سے پہلے ہی اپنے وہ تمام کام نمٹا لیجئے جو روزہ رکھنے، عبادت کرنے اور تلاوت قرآن کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں، ان میں سے چند کام اور ان کا حل ملاحظہ کیجئے:

**صفائی سحرائی:** ♦ دیواروں وغیرہ سے مکڑی کے جالے صاف کر لیں، کارپیٹ اور پردے ڈرائی کلین کروالیں ♦ کچن کے خانوں، ڈبوں اور مائیکروویو اوون کی صفائی کر لیں۔ یونہی فریج کی صفائی بھی اہم ہے کیونکہ رمضان میں فریج کا استعمال پہلے سے بڑھ جاتا ہے، اس لئے فریج کے شیلڈ احتیاط کے ساتھ نکالیں اور انہیں بیلنگ سوڈا لگا کر پھر پانی سے اچھی طرح دھو کر خشک کپڑے سے صاف کر لیں یا دھوپ میں نکھالیں اور پھر فریج کے اندرونی حصے کی صاف کپڑے کی مدد سے صفائی کر لیں۔

**کھانے پینے کی اشیاء:** سب سے پہلے اندازہ لگائیں کہ رمضان میں مختلف ڈشز کی تیاری کے لئے کتنا آئل، نمک، مرچ وغیرہ درکار ہو گا۔ اپنے بجٹ کے مطابق ان کی فہرست بنا کر پہلے سے یہ اشیاء منگوا لیں، تاکہ رمضان میں ان کی خریداری کے لئے وقت نہ لگانا پڑے۔

**افطاری کی تیاری:** افطاری میں چونکہ مختلف پکوان ہوتے ہیں تو وہ اشیاء جن کا استعمال روزانہ ہوتا ہے وہ پہلے سے تیار کر لیں مثلاً اورک لہسن کا پیسٹ بنا کر کسی جار میں رکھ کر فریز کر لیں۔ اسی طرح سبزیاں جیسے مٹر نکال کر اور پالک وغیرہ کاٹ کر فریز کر لیں۔

**نظام اوقات:** رمضان کے حوالے سے اپنا ایک جدول (Time Table) ترتیب دے لیں تاکہ عبادت اور کام کاج دونوں کی سہولت ادا ہو سکے، اگر آپ کہیں پڑھاتی ہیں تو اسے بھی پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی نیند کو بھی ایک مناسب وقت دینا ہو گا وگرنہ آپ کے سارے کام الٹ پلٹ ہو سکتے ہیں۔ رمضان المبارک میں روزانہ نماز عصر اور نماز تراویح کے بعد مدنی چینل پر امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں جس میں دینی و دنیاوی مسائل کے حل بیان کئے جاتے ہیں، لہذا اپنا جدول



# جنت سجائی جاتی ہے

محمد نواز عطاری مدنی\*

اور نہ ہی بعد، اسی وجہ سے رمضان کی آمد کے انتظار میں سارا ہی سال جنت کو سجایا جاتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/458، تحت الحدیث: 1967) **جنت کب، کون اور کیسے سجاتا ہے؟** عید الفطر کا چاند نظر آتے ہی اگلے رمضان کے لئے جنت کی آراستگی شروع ہو جاتی ہے اور سال بھر تک فرشتے اسے سجاتے رہتے ہیں، رہا یہ معاملہ کہ اسے کیسے سجایا جاتا ہے؟ تو ”الترغیب والترہیب“ میں اسی مضمون کی ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے کہ اسے بخجور کی دھونی دی جاتی ہے، علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے سونے سے سجایا جاتا ہے اور حقیقی طور پر اس کی سجاوٹ کو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنت خود سچی سجائی پھر اور بھی زیادہ سجائی جائے، پھر سجانے والے فرشتے ہوں تو کیسی سجائی جاتی ہوگی! اس کی سجاوٹ ہمارے وٹھم وگمان سے ورا ہے۔ (الترغیب والترہیب، 2/60، رقم: 23، مرقاۃ المفاتیح، 4/458، تحت الحدیث: 1967، مرقاۃ المفاتیح، 3/142) **جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں** ایک حدیث پاک میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں کہ ”جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینا ان میں سے ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینا ان میں سے ایک دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا۔“ (شعب الایمان، 3/304، رقم: 3606) جنت کے دروازے رمضان میں اس لئے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ فرشتوں کو اُمت محمدیہ اور رمضان کی عظمت و بزرگی، نیز روزہ داروں

قاسم نعمت، مالک جنت، محبوب رب العزت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان باعظمت ہے: **إِنَّ الْجَنَّةَ تُؤَخَّرُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ الْقَابِلِ، قَالَ: فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ نَشْرَتْ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْخُورِ الْعَيْنِ، فَيَقْلُن: يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقْرَأُ بِهِمْ آعِينُنَا وَتَقْرَأُ آعِينُهُمْ بِنَا۔** بے شک جنت ابتدائی سال سے آئندہ سال تک رمضان المبارک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا: رمضان شریف کے پہلے دن عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو جنت کے درختوں سے ہوتی ہوئی بڑی بڑی آنکھوں والی خوروں تک پہنچتی ہے تو وہ عرض کرتی ہیں: اے پروردگار! اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو ان کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔ (شعب الایمان، 3/312، حدیث: 3633) **حدیث مبارکہ کا پس منظر** حضور نبی رحمت، شفیع امت، صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر ارشاد فرمایا: اگر بندے جان لیتے کہ رمضان کیا ہے تو میری اُمت یہ تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو، اتنے میں (قبیلہ) بنو خزاعہ کے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہمیں بیان فرمائیے، تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔ (شعب الایمان، 3/313، حدیث: 3634) **جنت کو رمضان کے لئے کیوں سجایا جاتا ہے؟** علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مبارک مہینے میں جس کثرت سے بندوں کو بخشا جاتا اور ان کے درجات کو بلند کیا جاتا ہے وہ نہ رمضان سے پہلے ہوتا ہے



کو ملنے والی جزا اور جنت کی دائمی نعمتوں کا علم ہو جائے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/458، تحت الحدیث: 1967) **ایک ضروری وضاحت**

جنت کے دروازوں کو رمضان کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی کھولا جاتا ہے البتہ رمضان اور غیر رمضان میں ان کے کھلنے میں فرق یہ ہے کہ رمضان کی آمد پر نہ صرف جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں بلکہ دوزخ کے دروازے بند بھی کئے جاتے ہیں۔ نیز رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں جنت اور دوزخ کے دروازے کبھی کھلتے ہیں اور کبھی بند ہوتے ہیں مگر رمضان میں سارا مہینہ دوزخ کے دروازے بند جبکہ جنت کے کھلے رہتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/458، تحت الحدیث: 1967، مرآۃ المناجیح، 3/136) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ ماہ رمضان میں آسمانوں کے دروازے بھی کھلتے ہیں جن سے اللہ کی خاص رحمتیں زمین پر اترتی ہیں اور جنتوں کے دروازے بھی جس کی وجہ سے جنت والے حور و غلمان کو خبر ہو جاتی ہے کہ دنیا میں رمضان آ گیا اور وہ روزہ داروں کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ نیز دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس مہینہ میں گنہگاروں بلکہ کافروں کی قبروں پر بھی دوزخ کی گرمی نہیں پہنچتی۔ (مرآۃ المناجیح، 3/133 ملاحظاً) **ایک خوشگوار ہوا** جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک ہوا چلتی ہے جو عرش سے شروع ہوتی ہے جنت کے درختوں، پھولوں سے معطر ہو کر حوروں پر پہنچتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ (ہوا) روزہ دار کے منہ کی وہی بو ہو جو کہ اللہ پاک کے نزدیک مشک سے بھی بڑھ کر پاکیزہ ہے۔ یہ ہوا اس لئے چلائی جاتی ہے تاکہ حوریں روزہ داروں کی طرف مشتاق ہوں۔ (فتح اللہ فی شرح مشکوٰۃ، 6/451، تحت الحدیث: 1967، مرآۃ المناجیح، 3/143) ایک حدیث پاک میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے ”مُشیرہ“ کہا جاتا ہے تو جنت کے پتے اور دروازوں کے پتے ملنے لگتے ہیں اور ان سے ایسی دلکش

آواز پیدا ہوتی ہے کہ اس جیسی آواز کسی نے نہ سنی ہوگی۔ (الترغیب والترہیب، 2/60، رقم: 23) **حور عین کے کہتے ہیں؟** (وہ آواز یا ہوا ایسی حوروں پر پہنچتی ہے جو) گورے رنگ والی، چاندی کے بدن والی، جن کی آنکھوں کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی بہت سیاہ اور دراز آنکھوں والی، یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان حوروں کی آنکھیں پوری ہی سیاہ ہوں گی کہ جس طرح ہرن کی آنکھ ہوتی ہے، بنی آدم میں کوئی حور نہیں ہے البتہ عربی زبان میں کسی عورت کی آنکھوں کی خوبصورتی کو بیان کرنے کیلئے اسے نُورُ العُیُون یعنی ہرنی کی طرح خوبصورت آنکھوں والی کہا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللغات، 2/81، مختار الصحاح، 1/167) **بارگاہِ خداوندی** میں جنتی حوروں کی عرض (جب جنتی حوروں پر ہوا چلتی ہے تو وہ دعا کرتی ہیں کہ) اے ہمارے رب! ہم کو ان نیک بندوں، روزے داروں اور قیام کرنے والوں کے نکاح میں دے کہ وہ ہمارے خاوند ہوں ہم ان کی بیویاں بنیں۔ خیال رہے کہ نکاح کے لئے نامزدگی تو پہلے ہی ہو چکی ہے کہ فلاں حور فلاں کی بیوی مگر نکاح جنت میں پہنچ کر ہو گا یا نکاح پہلے ہو چکا ہے رخصت یعنی عطا بعد قیامت ہوگی۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/459، مرآۃ المناجیح، 3/143) **ان سے ہماری اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں** مذکورہ حدیث مبارکہ میں ”تَقْرَأُ“ کا لفظ آیا ہے۔ یا تو یہ فقرہ سے بنا ہے بمعنی ٹھنڈک اور یہ دستور ہے کہ محبوب کے دیدار و مشاہدہ سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور لذت محسوس ہوتی ہے جیسا کہ دشمن کو دیکھنے سے آنکھیں سوزش اور گرمی محسوس کرتی ہیں یا یہ لفظ فقرہ سے نکلا ہے بمعنی چین و قرار، جب انسان کی نظر محبوب پر پڑتی ہے تو ساکن اور قرار پذیر ہو جاتی ہے دائیں بائیں نہیں پھرتی۔ (اشعۃ اللغات، 2/81)

اللہ پاک اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے عاشقانِ رسول کو جنت الفردوس میں بلا حساب داخلہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَوْمِیْنِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



# اللہ پاک کا مہمان

خصر حیات عطارى مدنى

آپ کس طرح راضی کریں گے اس مہمان کو؟ داؤد صاحب نے اپنے بیٹے سے سوال کیا۔ **حسن بولا:** میں پانچ وقت کی نماز پڑھوں گا اور قرآن پاک کی تلاوت بھی کروں گا۔ بیٹا! یہ تو آپ پہلے سے ہی کرتے ہیں، داؤد صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ابوجان پھر آپ ہی بتائیں کہ میں کس طرح اس مہمان کو راضی کروں؟ **حسن** نے سوال کیا۔ بیٹا! آپ کی عمر کتنی ہو چکی ہے؟ داؤد صاحب نے پوچھا؟ ابوجان! 10 سال۔ **حسن** نے جلدی سے جواب دیا۔ داؤد صاحب بولے: جی بیٹا آپ کی عمر 10 سال ہو چکی ہے آپ پر روزہ فرض تو نہیں مگر پھر بھی آپ کو روزہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ آپ بھی اس مہینے کی برکتیں حاصل کر سکیں اور جب روزہ فرض ہو جائے تو روزہ رکھ سکیں۔ **حسن بولا:** جی ابوجان میں بھی روزہ رکھوں گا۔ ان شاء اللہ لیکن ابوجان! روزہ رکھنے کا ہمیں فائدہ کیا ہوتا؟ **داؤد صاحب بولے:** بہت اچھا سوال کیا آپ نے۔ حسن بیٹا! روزہ رکھنے کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک ہم سے راضی ہو گا اور اس کا مہمان رمضان المبارک کل قیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں ہماری سفارش کرے گا۔ (شعب الایمان، 2/346، حدیث: 1994) روزہ میں جب ہمیں بھوک اور پیاس لگتی ہے تو اس سے ہمیں ان لوگوں کی بھوک اور پیاس کا بھی احساس ہوتا ہے کہ جو غریب ہونے کی وجہ سے بھوک اور پیاس کو برداشت کرتے ہیں، لہذا روزہ کی برکت سے ہمیں ایسے لوگوں کی مدد کرنے کا بھی جذبہ ملتا ہے، اسی طرح روزہ سے ہمیں صبر اور برداشت کا بھی جذبہ ملتا ہے۔ واہ! ابوجان روزہ رکھنے کے تو بہت ہی زیادہ فائدے ہیں۔ میں ان شاء اللہ ضرور روزے رکھوں گا۔ **حسن** نے اپنی پیاری سی نیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اور داؤد صاحب اپنے لخت جگر کے اس جذبہ کو دیکھ کر اللہ پاک شکر ادا کرنے لگے۔

نتھا حسن اپنے والد داؤد صاحب کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد گھر پہنچا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ اچانک مسجد سے صد ابلند ہوئی: "تمام عاشقانِ رسول کو مبارک ہو کہ رمضان المبارک کا چاند نظر آ گیا ہے"

مرحبا صد مرحبا! پھر آمد رمضان ہے  
کھل اٹھے مہمانوں کے دل تازہ ہو ایمان ہے

حسن کھانا چھوڑ کر اپنے ابوجان کی جانب بھاگا جو کہ دوسرے کمرے میں مدنی چینل دیکھ رہے تھے۔ حسن کمرے میں داخل ہوتے ہی بولا: ابوجان! مبارک ہو! رمضان شریف کا چاند نظر آ گیا ہے، اب تو بہت مزہ آئے گا۔ **داؤد صاحب** اپنے لخت جگر کی باتیں سن کر مسکرا دیئے اور اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے: خیر مبارک بیٹا! آپ کو بھی اللہ پاک کے مہمان کی آمد مبارک ہو۔ **حسن** حیرت سے بولا: اللہ پاک کا مہمان؟ میں سمجھا نہیں ابوجان! **داؤد صاحب بولے:** جی حسن بیٹا! رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ پاک کی طرف سے آیا ہوا بابرکت مہمان ہے۔ یہ سنتے ہی **حسن بولا:** ارے واہ! لیکن ابو یہ بابرکت مہینا کیسے ہے؟ **داؤد صاحب** نے اس کی برکتیں بتاتے ہوئے کہا کہ اس لئے کہ اس مبارک مہینے میں لوگ کثرت سے نیک کاموں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت کرتے ہیں، رات کو تراویح کی نماز پڑھتے ہیں اور مسجد تو نمازیوں سے مکمل بھر جاتی ہے۔ یہ تمام عبادات ہم اس لئے کرتے ہیں تاکہ اللہ پاک کا یہ مہمان ہم سے راضی ہو جائے اور جب یہ بابرکت مہینا ہم سے رخصت ہو تو یہ ہم سے ناراض نہ ہو اور یہی وہ مہینا ہے جس میں شیطان قید ہو جاتا ہے۔ (مسند احمد، 3/121، حدیث: 7785) **حسن بولا:** جی ابوجان یہ بہت اچھی بات ہے میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اس مہینے کو راضی کروں گا۔ شاباش بیٹا! لیکن



آج رمضان کا پہلا روزہ تھا اور بڑی پھوپھو عصر کی نماز کے بعد چہل قدمی کرتے ہوئے تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

آمنہ بھابھی! کچن میں کچھ رونق نظر نہیں آ رہی؟ آمنہ بھائی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر بڑی پھوپھو نے سوال کیا۔

آپ فکر نہ کریں، بچیاں ہیں، سب کر لیں گی، آمنہ بھابھی نے جواب دیا۔

افطاری کا وقت قریب ہوا تو دسترخوان بچھا دیا گیا، کچھ ہی دیر میں باقی گھر والوں سمیت بڑی پھوپھو بھی افطاری کیلئے دسترخوان کے پاس بیٹھ گئیں۔

آمنہ بھابھی! دسترخوان تو بچھ گیا لیکن کچھ کھانے کو تو رکھو، بڑی پھوپھو نے تسبیح گود میں رکھتے ہوئے کہا۔

آپا بہت کچھ تو موجود ہے۔ آمنہ بھابھی نے آہستگی سے کہا۔ یہ کیا؟ بس پھل اور پانی! جبکہ آج تو پہلا روزہ ہے، بھائی! کچھ بنوا ہی لیتے، ہمارے گھر تو اتنا اہتمام (Arrangement) ہوتا ہے، پکوڑے، سمو سے، کباب، دہی بھلے، فروٹ چاٹ یہ تو پہچان ہیں رمضان کی۔ یہاں تو کچھ نظر ہی نہیں آ رہا، اب اتنی بھی آمدنی کم نہیں کہ بچوں کو بھوکا رکھا ہوا ہے، ٹرے سے کپڑا ہٹا کر بڑی پھوپھو نے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے پوری تقریر کر ڈالی۔

آپا پھل اور پانی بھی اللہ کی نعمتیں ہیں، کچھ لوگ تو اس سے بھی محروم ہیں، بھائی نے سننے کے بعد تحمل سے بات شروع کی۔

آپا! آپ ان نعمتوں پر بھی شکر ادا کریں، یہ پھل کون سے سستے ہیں اور ہمارا مقصد پیٹ بھر کر کھانا تو نہیں ہے نا! افطاری میں ابھی پھل کھائیں گے، بعد میں کھانا کھالیں گے۔ پکوڑے سمو سے تو ویسے بھی خالی پیٹ مسائل بڑھاتے ہیں۔

بڑی پھوپھو: وہ تو ٹھیک ہے، لیکن گھر والوں پر بھی دسترخوان وسیع کرنا چاہئے۔

بنت خالد حسین عطار یہ (۴۰)

## احساس رمضان

جی جی آپا! آپ صحیح فرما رہی ہیں، آج اصل میں پہلا روزہ ہے اور اتنی بھوک برداشت کرنے کی پیٹ کو عادت نہیں، تو ایک دم چکنائی والی چیزیں کھانے سے طبیعت بگڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہم کل اہتمام کر کے محلے میں بھی تقسیم کریں گے ان شاء اللہ! بھائی نے آپا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتے ہوئے بتایا۔

میری تسلی کی بات نہیں، آپ تو مجھے شرمندہ کر رہے ہیں، پھوپھو نے نگاہیں جھکاتے ہوئے کہا۔

نہیں آپا! میرا ہرگز یہ مقصد نہیں، میں تو آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ جتنی ہماری ضرورت اور حاجت ہے، ہم اتنا بناتے اور کھاتے ہیں، اشراف تو ویسے بھی ہمارا مذہب منع کرتا ہے، وہی رقم کسی غریب کی مدد، اس کے گھر راشن ڈلوانے، اس کے کپڑے لینے کے کام آسکتی ہے۔ اللہ پاک تو ویسے بھی دوسروں کی مدد کو پسند فرماتا ہے، ہماری بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کھانے میں مناسب اشیاء ہوں تاکہ صحت (Health) خراب نہ ہو، اضافی رقم (Extra money) دوسرے مسلمانوں کی مدد میں لگا دی جائے۔

مَاشَاءَ اللہ! آپ تو بہت سمجھدار ہو گئے ہیں، بڑی بہن کو سمجھا رہے ہیں۔

بھائی نے مسکرا کر کہا: آپا! آپ سمجھدار (Sensible) ہیں، جو میری بات سمجھ گئیں۔

احساس نہ ہو انسان میں، کس کام کی ہے زندگی  
احساس ہے تو زندگی، احساس ہے تو بندگی



# اسرارِ روزہ اور اس کی باطنی شرائط

مشقی ابوصالح محمد قاسم عطاری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾<sup>(۱۷۳)</sup>  
ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔ (پ 2، البقرہ: 183)

**روزے کی تعریف** شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔

**روزے کی تاریخ** روزہ بہت قدیم عبادت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہماری شریعت سمیت تمام شریعتوں میں روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں، اگرچہ گزشتہ امتوں کے روزوں کے دن اور احکام ہم سے مختلف ہوتے تھے۔ رمضان کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔ (در مختار، 3/383) آیت کے آخر میں یہ بھی بتایا گیا کہ روزے کا مقصد تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول ہے۔ روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے، اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق ہوتی ہے جس سے ضبط نفس اور حرام سے بچنے پر قوت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبط نفس اور

خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رکتا ہے۔

**تقویٰ کا معنی** شریعت کی زبان میں تقویٰ کا عمومی معنی یہ ہے کہ عذاب کا سبب بننے والی چیز یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے نفس کو بچایا جائے۔ آداب کا خیال رکھے بغیر صرف بھوکا رہنے سے تقویٰ کی معمولی سی کیفیت حاصل ہوتی ہے اور وہ بھی اس لئے کہ بھوک سے نفس کے تقاضے دب جاتے ہیں جس سے خواہشاتِ نفس میں کمی واقع ہوتی ہے لیکن اگر روزوں کے مقصد اصلی کو کامل طریقے سے حاصل کرنا ہے تو روزہ کامل طریقے سے رکھنا ہوگا اور کامل روزہ یہ ہے کہ روزے کے ظاہری آداب کے ساتھ اس کے باطنی آداب بھی پورے کئے جائیں۔ باطنی آداب کا بیان احادیثِ طیبہ میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزوں سے بھوک و پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“ (مسند امام احمد، 3/307، حدیث: 8865) اس کا ایک معنی یہ ہے کوئی شخص روزہ رکھ کر حلال کھانے سے توڑک جائے لیکن لوگوں کا گوشت کھاتا رہے یعنی غیبت کرتا رہے جو حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ یہ بھی معنی ہے کہ حلال کھانے، پینے، جماع سے تو خود کو بچائے لیکن حرام دیکھنے، بولنے، سننے، کرنے اور کمانے سے نہ بچے۔ **حرام دیکھنا** یوں کہ فلمیں ڈرامے

دیکھے یا بازار وغیرہ میں بدنگاہی کرے۔ ”حرام بولنا“ یوں کہ گالی دے، جھوٹ بولے، الزام تراشی کرے۔ ”حرام سننا“ یوں کہ گانے سنے، غیبت کی طرف کان لگائے۔ ”حرام کرنا“ یوں کہ دوسروں کا دل دکھانے، مار دھاڑ، طعن و تشنیع میں لگا رہے۔ ”حرام کمانا“ یوں کہ کاروبار میں جھوٹ، خیانت، ملاوٹ اور دھوکے سے باز نہ آئے یا نوکر پیشہ ہے تو رشوت کے بغیر کام نہ کرے یا اپنی ذمہ داری پوری نہ کرے اور یوں اس کی تنخواہ میں حرام داخل ہو جائے۔ یہ سب وہ ہیں جنہیں روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، اگرچہ فرض سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔ ائمہ دین نے روزے کے جو باطنی آداب بیان کئے ہیں اس کا اجمالی معنی یہ ہے کہ تمام اعضا کا روزہ رکھا جائے یعنی انہیں گناہوں اور فضول کاموں سے بچایا جائے۔

**اعضا کے روزوں کی تفصیل** آداب کے عنوان سے بیان کی جاتی ہے: **پہلا ادب:** نگاہیں جھکا کر رکھیں اور انہیں ہر مذموم و مکروہ چیز دیکھنے سے بچائیں اور دل کو ذکر الہی سے غافل کرنے والی چیزوں کے متعلق سوچنے سے محفوظ رکھیں۔ **دوسرا ادب:** فضول باتوں، جھوٹ، غیبت، چغلی، فحش کلامی، بد اخلاقی اور لڑائی جھگڑے سے زبان کی حفاظت کی جائے۔ **تیسرا ادب:** ہر ناجائز اور ناپسندیدہ چیز سننے سے کان بچے رہیں۔ **چوتھا ادب:** ہاتھ پاؤں و بقیہ اعضائے جسمانی بھی گناہوں سے دور رہیں۔ **پانچواں ادب:** خالص حلال و پاکیزہ رزق سے افطاری کریں۔ حرام یا مشکوک مال سے افطار کرنے والا ایسے ہے جیسے وہ شخص جو گھرا چھی طرح تعمیر کر کے مکمل ہونے کے بعد اسے گرا دے، لہذا صرف حلال سے افطار ہو اور اس میں بھی اتنا زیادہ نہ کھایا جائے کہ پیٹ بھر جائے اور مغرب و عشا اور تراویح پڑھنا ہی مشکل یا بے مزہ ہو جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھرے پیٹ سے زیادہ کوئی برتن ناپسند نہیں ہے۔ غور کریں کہ روزے کے ذریعے خدا کے دشمن ابلیس پر غلبہ اور نفسانی خواہشات کا توڑ کیسے ہو گا جبکہ روزہ دار دن کے وقت ہونے والی ساری کمی مع

اضافے کے افطار کے وقت پورا کر لے۔ لوگوں کا معمول یہ ہے کہ ماہ رمضان کے لئے انواع و اقسام کے کھانوں کے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور جیسے کھانے پورا سال نہیں کھائے ہوتے ویسے اس مہینے میں کھائے جاتے ہیں، حالانکہ روزے کا مقصد بھوک کے ذریعے خواہش نفسانی کو مارنا ہے تاکہ نفس کو تقویٰ پر قوت حاصل ہو، لیکن جب صبح سے شام تک تو معدہ بھوکا رکھا جائے یہاں تک کہ کھانے کی خواہش پورے جوش پر پہنچ جائے، پھر اسے لذیذ کھانے دے کر سیر کیا جائے تو اس سے نفس کی لذت و خواہش و طاقت میں کمی کی بجائے بہت اضافہ ہو جائے گا اور نتیجے میں وہ خواہشات بھی ابھریں گی جو عام دنوں میں پیدا نہیں ہوتیں۔ روزے کی روح اور مقصد تو ان قوتوں کو کمزور کرنا ہے جو برائیوں کی طرف لوٹانے میں شیطان کا ذریعہ ہیں اور یہ چیز کم کھانے سے حاصل ہوتی ہے جبکہ جو شخص اپنے سینے اور دل کے درمیان کھانے کا پردہ حائل کر دے تو وہ عالم ملکوت کے مشاہدے سے پردے میں رہتا ہے۔ **چھٹا ادب:** افطار کے بعد روزہ دار کا دل امید و خوف کے درمیان متزلزل رہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا روزہ قبول کر کے اسے مقررین میں شامل کیا گیا ہے یا مقرر نہ کر کے اُسے دھتکارے ہوؤں میں داخل کیا گیا ہے؟ امید و خوف کی یہ کیفیت صرف روزے کے بعد نہیں بلکہ ہر عبادت سے فراغت کے بعد قلب انسانی کی یہی کیفیت ہونی چاہئے۔

ان آداب کے ساتھ ایک نہایت اہم چیز یہ بھی ہے کہ روزہ رکھتے وقت جیسے دل میں یہ نیت کرتے ہیں کہ میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں، اسی طرح دل میں یہ نیت بھی کر لیں کہ میں روزے کے ظاہری اور باطنی تمام آداب پورے کر کے روزے کا حقیقی مقصد یعنی تقویٰ حاصل کروں گا۔ اس کے علاوہ دن کے وقت بھی حصول تقویٰ والی نیت دل میں دہراتے رہیں اور اپنے افعال و اقوال اور حالات پر نظر رکھیں کہ میں روزے کے باطنی آداب پورے کر رہا ہوں یا نہیں؟

(اس مضمون کا اکثر حصہ احیاء العلوم، جلد 1، ص 234 تا 235 سے ماخوذ ہے۔)



## روزہ پاکیزہ زندگی اپنانے کا نسخہ



روزے سے بندے کے دل میں عبادت کی خاص رُوح پیدا ہوتی ہے جسے احسان کہتے ہیں۔ احسان کا معنی حدیث میں یہ بیان ہوا کہ تم اپنے رب کی عبادت یوں کرو جیسے تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ یقین رکھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (بخاری، 31/1، حدیث: 50) روزہ اس احساس کی عملی مشق ہے کہ تنہائی میں لذیذ کھانے اور مشروبات سے تَنکُذُ (یعنی لذت حاصل کرنے) پر قدرت کے باوجود مذکورہ بالا احساس ہی روزہ دار کو کھانے پینے سے باز رکھتا ہے اور رمضان کا پورا مہینا اسی احساس کی بار بار مشق ہوتی ہے اور یہی چیز اعلیٰ درجے کے تقویٰ کے حصول میں مُعَاوَن ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ گناہوں سے بچنا تقویٰ ہے اور اس بچنے پر آسانی قدرت حاصل ہو جانا رُوح تقویٰ ہے۔ گناہوں کے ارتکاب میں خارجی عامل (یعنی بیرونی سبب) شیطان ہے جبکہ اندرونی مُعَاوَن نفس ہے۔ نفس کی لگام جتنی ڈھیلی ہوگی، گناہوں کا ارتکاب اتنا ہی زیادہ ہوگا جبکہ نفس جس قدر قابو میں ہوگا گناہوں سے بچنا اتنا ہی آسان ہوگا، اب روزے کو دیکھیں تو روزہ اسی صَبِطِ نفس کی اعلیٰ درجے کی مشق ہے کہ نفس بھی موجود ہے اور اس کے تقاضے بھی زوروں پر ہیں لیکن پھر بھی روزے نے نفس کو لگام ڈالی ہوئی اور اس کے تقاضوں کو دبا یا ہوا ہے اور ماہ رمضان میں یہ مشق پورا مہینا زور و شور سے جاری رہتی ہے تو نتیجہ ظاہر ہے کہ نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور یہی چیز تقویٰ کی بنیاد ہے۔ یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اکثر لوگوں میں عملی طور پر روزوں کے بعد بھی تقویٰ نظر نہیں آتا، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب برکات اُن روزوں کی ہیں جنہیں ان کے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ مکمل کیا جائے اور ہمارے ہاں جس طرح بوجھ سمجھ کر اور باطنی آداب کا خیال رکھے اور گناہوں سے بچے بغیر روزے رکھے جاتے ہیں ان سے تقویٰ کی وہ دولت کیسے حاصل ہو سکتی ہے جو مقصودِ روزہ ہے۔

اِزْشَادِ بَارِي تَعَالَى هِيَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پر ہیز گار بن جاؤ۔ (پ2، البقرہ: 183)

**تفسیر** اس آیت مُبَارکہ میں فرمایا کہ ساتھ اُمتوں کی طرح اُمتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا السَّلَامُ پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں جس کا بنیادی مقصد تقویٰ و پرہیز گاری، قلب کی صفائی اور نفس کی پاکیزگی ہے۔

**روزہ کا شرعی معنی** اس کا شرعی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔ (بخاری، 110/1) فرض روزوں کے لئے رمضان کا مہینا خاص ہے اور دیگر روزے ممنوع ایام یعنی عید الفطر کے دن اور ایام تشریق میں سے ان ایام 10، 11، 12، 13 ذوالحجہ الحرام کے علاوہ جب چاہیں رکھ سکتے ہیں۔

**تقویٰ کا معنی** تقویٰ کا معنی ہے نفس کو خوف کی چیز سے بچانا اور شریعت کی زبان میں تقویٰ کا عمومی معنی یہ ہے کہ نفس کو عذاب کا سبب بننے والی چیز یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچایا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿وَدَرَأُ ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهُ﴾ اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو۔ (پ8، الانعام: 120)

**روزہ حصولِ تقویٰ کا ذریعہ کیسے ہے؟** تقویٰ کی ایک بنیاد یہ ہے کہ آدمی کے ذہن میں یہ احساس بیدار ہو کہ اسے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی خواہشات پر ترجیح دینی ہے اور یہی چیز روزے سے حاصل ہوتی ہے کہ حالتِ روزہ میں بندہ نفس کے بنیادی مُظَالَمَات کھانے پینے اور جنسی خواہش کی تکمیل کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر قربان کر دیتا ہے، یہی سوچ اور سہزُدگی تقویٰ کے لئے بنیادی محَرک ثابت ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ





فریاد

# روزہ چھوڑنے کے بہانے نہ بنائیے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاروی

کئی تمدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **سَيِّدُ الشُّهُورِ رَمَضَانَ وَسَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ** یعنی تمام مہینوں کا سردار رمضان ہے اور تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔ (مجم کبیر، 9/205، حدیث: 9000) اس مبارک مہینے کے روزے اللہ پاک نے ایمان والوں پر فرض فرمائے ہیں۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضَانَ کیا چیز ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمَضَانَ ہی ہو۔ (صحیح ابن خزیمہ، 3/190، حدیث: 1886) ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا: جس نے ماہِ رَمَضَانَ کو پایا اور اُس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شقی (یعنی بد بخت) ہے۔ (مجم اوسط، 3/62، حدیث: 3871)

فی زمانہ ایسوں کی بھی کمی نہیں جو مختلف حیلے بہانوں مثلاً ابھی طبیعت نرم گرم ہے، شدید گرمی ہے، بیماری بڑھ جائے گی، کمزوری ہو جائے گی، دن بھر کام کرنا ہوتا ہے، بعد میں رکھ لیں گے وغیرہ وغیرہ بہانے بنا کر روزہ رکھنے سے محروم رہتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: جس نے رَمَضَانَ کا ایک دن کا روزہ بغیر رخصت و بغیر مرضِ افطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔ (ترمذی، 2/175، حدیث: 723) یعنی وہ فضیلت جو رَمَضَانَ میں (روزہ) رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا تو جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت و عید ہے، رکھ کر توڑ دینا تو اس سے (بھی) سخت تر ہے۔

(بہد شریعت، 1/985)

ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ النَّبِیُّنِ کے دلوں میں ماہِ رَمَضَانَ کی اہمیت ایسی راسخ تھی کہ سخت بیماری میں بھی روزہ چھوڑ دینا یا رکھ کر توڑ دینا گوارا نہ کرتے۔ اس ضمن میں عاشقِ ماہِ رَمَضَانَ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُہُ الرُّحْمٰنِ کی حکایت ملاحظہ کیجیے:

چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ابھی چند سال ہوئے، ماہِ رجب میں حضرت والد ماجد (رحم) اعلیٰ حضرت مولانا علی گان (قدس اللہ سرہ) الشَّیْفِی خُواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اب کی رمضان میں مرض شدید ہو گا، روزہ نہ چھوڑنا۔ ویسا ہی ہوا اور ہر چند طیب و غیرہ نے کہا (مگر) میں نے بِحَمْدِ اللہِ تَعَالَى روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی بَرَکت نے بِفَضْلِہِ تَعَالَى شِفَادِی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے: **صَوْمُہُمْوَاتَصَحُّوْا** روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔ (مجم اوسط، 6/146، حدیث: 8312، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 206)

میری تمام مسلمانوں سے یہ **فریاد** ہے کہ وہ اپنے دلوں میں اس مبارک مہینے کی قدر و اہمیت کو اجاگر کریں، روزہ چھوڑنے کے بہانے بنانے کے بجائے روزے رکھیں اور اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔ اگر کوئی عذر ہو تو اپنے طور پر یا کسی کے کہنے پر روزہ ترک کرنے کے بجائے دارالافتاء اہل سنت یا کسی عاشقِ رسول مفتی صاحب سے رجوع کریں۔ اللہ پاک ہمیں ماہِ رَمَضَانَ کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِحَمْدِ النَّبِیِّ الْاَحْمَدِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

آگیا رمضان عبادت پر کمر اب باندھ لو



# روزہ

## اور جھوٹی باتیں

ہیں: اس میں رازیہ ہے کہ مباح چیزوں یعنی کھانے پینے اور صحبت سے پرہیز کرنے سے بارگاہ الہی میں مقام قرب اسی وقت ہی مل پاتا ہے جب کہ حرام کردہ چیزوں سے بھی بچا جائے لہذا جو بھی حرام کام کرے اور مباح چیزوں کو چھوڑ کر اللہ پاک کا قرب پانے کی کوشش کرے وہ ایسا ہی ہے جو فرض کو چھوڑ کر نوافل کے ذریعے اللہ کا قرب پانے کی کوشش کرے۔ (الطائف العارف، ص 179) حکیم الامت مفتی

احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: یہاں جھوٹی بات سے مراد ہر ناجائز گفتگو ہے، جھوٹ، بہتان، غیبت، چغلی، تہمت، گالی، لعن طعن وغیرہ جن سے بچنا فرض ہے اور بُرے کام سے مُراد ہر ناجائز کام ہے آنکھ کان کا ہو، یا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا، چونکہ زبان کے گناہ دیگر اعضاء کے گناہوں سے زیادہ ہیں، اس لئے ان کا علیحدہ ذکر فرمایا، یہ حدیث بہت جامع ہے۔ دو جملہ میں ساری چیزیں بیان فرمادیں اگرچہ بُرے کام ہر حالت میں اور ہمیشہ ہی بُرے ہیں مگر روزے کی حالت میں زیادہ بُرے کہ ان کے کرنے میں روزے کی بے حرمتی اور ماہِ رمضان کی بے ادبی ہے، اس لئے خصوصیت سے روزے کا ذکر فرمایا، ہر جگہ ایک گناہ کا عذاب ایک، مگر مکہ مکرمہ میں ایک گناہ کا عذاب ایک لاکھ ہے، کیوں؟ اس زمین پاک کی بے ادبی کی وجہ سے۔

مزید فرماتے ہیں: یہاں ”حاجت“ بمعنی ”ضرورت“ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ضرورتوں سے پاک ہے بلکہ بمعنی توجہ، التفات پر وہ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا روزہ قبول نہیں فرماتا قبول نہ ہونے سے روزہ گویا فاقہ بن جاتا ہے۔ اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ یہ روزہ شرعاً تو درست ہو جائے گا کہ فرض ادا ہو جائے گا مگر قبول نہ ہوگا شرائطِ جواز تو صرف نیت ہے اور کھانا پینا، صحبت چھوڑ دینا، مگر شرائطِ قبول میں باتیں چھوڑنا ہے جو روزہ کا اصل مقصود ہے۔ روزے کا منشاء نفس کا زور توڑنا ہے جس کا انجام گناہ چھوڑنا ہے، جب روزے میں گناہ نہ چھوٹے تو معلوم ہوا نفس نہ مرا۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ روزہ ہر عضو کا ہونا چاہئے، صرف حلال چیزوں یعنی کھانے پینے کو نہ چھوڑو بلکہ حرام چیزوں یعنی جھوٹ و غیبت کو بھی چھوڑو۔ مرقات نے فرمایا کہ ایسے بے باک روزے دار کو اصل روزہ کا ثواب ملے گا اور ان چیزوں کا گناہ۔ (مرآۃ المناجیح، 3/158، 159)

رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الرُّؤْرِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ بِرَبِّهِ حَاجَةً فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ یعنی جو جھوٹی (بڑی) بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔

(بخاری، 1/628، حدیث: 1903)

روزہ ایک ایسی بدنی عبادت ہے جس کی برکت سے انسان اپنے آپ کو ظاہری گناہوں کے ساتھ ساتھ باطنی گناہوں سے بھی بچا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص بظاہر کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن گناہوں کے کاموں سے اپنے آپ کو نہ بچائے تو وہ روزے کا مقصد حاصل نہیں کر سکتا، اسی لئے فرمایا گیا کہ اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی اللہ پاک کو کوئی حاجت نہیں کہ اس نے حلال چیزوں کو تو ترک کر دیا لیکن جو کام (جھوٹ، غیبت، چغلی، نماز قضا کرنا، قلمیں ڈرامے دیکھنا، بدگاہی کرنا، لوگوں کو دھوکا دینا وغیرہ) حرام تھے ان سے اپنے آپ کو نہ بچایا تو اس کے روزے کا کیا فائدہ؟

شراح بخاری علامہ بدر الدین محمود عینی علیہ رحمۃ اللہ لغی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: جو بندہ روزے کی حالت میں بھی جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے جو کہ اکبر الکبائر (بڑے کبیرہ گناہوں) میں سے ہے، اسے سوچنا چاہئے کہ وہ اپنے روزے کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ (عمدة القاری، 8/34، تحت الحدیث: 1903 طحا) حضرت علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے نہ بچا سکے وہ روزہ ہی نہ رکھے بلکہ مقصد یہ ہے اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے۔ (شرح بخاری لابن بطال، 4/23، تحت الحدیث: 1903) حضرت علامہ ابن رجب حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے



# رمضان المبارک اور مہنگائی

کھانے پینے اور آرام کرنے کا نہیں بلکہ عبادت الہی بجالانے، تقویٰ و پرہیز گاری پانے اور نفس کی مخالفت کر کے جنت کمانے کا مہینہ ہے۔ اس مدنی نسخے پر عمل کی برکت سے نہ صرف مہنگائی کے مسئلے سے کافی حد تک نجات ملے گی، آپ کے گھریلو اخراجات کم ہو جائیں گے، صحت کی حفاظت کا سامان ہوگا اور علاج پر اٹھنے والے اخراجات سے بھی ایک حد تک جان چھوٹے گی۔ اس حوالے سے دو حکایات ملاحظہ فرمائیے:

**1** ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں کشمش کی قیمت بڑھ گئی۔ لوگوں نے شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا شکوہ کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کشمش کے بدلے کھجور استعمال کرو (کیونکہ جب ایسا کرو گے تو ماگ کی کمی سے) کشمش کی قیمت گر جائے گی۔ (تاریخ ابن معین، ص 168)

**2** حضرت سیدنا ابراہیم بن اذہم علیہ رحمۃ اللہ الاکبرہ سے کسی نے کہا: گوشت مہنگا ہو چکا ہے (کیا کرنا چاہئے؟) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اسے سستا کر دو یعنی اسے خریدنا چھوڑ دو۔

(رسالہ قشیر، ص 22)

اہل ثروت اور مالدار مسلمانوں کو چاہئے کہ مقدّس مہمان ماہ رمضان میں اللہ پاک کی عطا کردہ دولت کو غریب و نادار مسلمانوں کی دل جوئی کے لئے استعمال فرمائیں، سفید پوش اور خود دار گھرانوں تک ان کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے حکمت عملی کے ساتھ راشن اور پھل وغیرہ پہنچائیں اور ثواب آخرت کمائیں۔

یا الہی! تو مدینے میں کبھی رمضان دکھا

مدتوں سے دل میں یہ عقار کے ارمان ہے

(وسائل بخشش مرہم، ص 706)

رحمتوں اور برکتوں والا مہینا رَمَضَانَ الْمُبَارَك ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں میں مختلف تہواروں کے موقع پر عوامی ضرورت کی اشیاء کی قیمتیں کم کر دی جاتی ہیں تاکہ غریب اور مُتَوَسِّط طبقے کے لوگ بھی یہ تہوار مناسکین لیکن ہمارے ملک پاکستان میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ بد قسمتی سے اس بابزکرت مہینے میں گراں فروش (یعنی چیزوں کو مہنگا کر کے بیچنے والے) عناصر خوب فعال (Active) ہو جاتے اور موقع غنیمت جان کر لوٹ مار کا بازار گرم کر دیتے ہیں۔ رَمَضَانَ الْمُبَارَك اور مختلف مذہبی اور سماجی تہواروں کے مواقع پر گراں فروشی ایک معاشرتی ناسور بنتا جا رہا ہے۔ بعض لوگ کم و بیش سارا سال ایسے مواقع کا انتظار کرتے، پہلے سے اس کے لئے ذخیرہ اندوزی اور دیگر انتظامات کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے تجوریاں بھرتے ہیں۔

**مہنگائی کا علاج** رمضان المبارک سمیت مختلف مذہبی اور سماجی تہواروں کے مواقع پر مہنگائی کے مسئلے کا ایک حل یہ ہے کہ صرف ضروری اشیاء صرف خریداری کی جائے، غیر ضروری، فاضل اور زینت سے متعلق اشیاء کی خریداری ترک کر دی جائے۔ مثلاً ایک پھل مہنگا ہے تو اس کے بجائے دوسرا نسبتاً سستا پھل استعمال فرمائیں، مختلف قسم کے رنگا رنگ اور من بھاتے مشروبات کے بجائے سادہ پانی پر گزارہ فرمائیں، کباب، سموسوں، پکڑوں اور دیگر چٹ پٹے پکوانوں کی جگہ سادہ کھانے پر اکتفا فرمائیں۔ ایسا کرنا اگرچہ نفس پر گراں گزرے گا اور ممکن ہے کہ بال بچے بھی مزاحمت کریں۔ ایسے مواقع پر اپنا اور گھروالوں کا یہ ذہن بنائیں کہ ماہ رمضان



# کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو شیبہ عقیلی رضی اللہ عنہ

سوال: قرآن پاک میں مکہ شریف لیئے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سے تین بتائیں؟  
جواب: بَنَاتُ، أَهْلُ الْقُرَى اور الْبَنَاتُ الْأَمِينُ۔

(پ 4، آل عمران: 96، پ 7، الانعام: 92، پ 30، التین: 3)

سوال: جبریل امین پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

جواب: تقریباً 24 ہزار بار۔ (ارشاد الساری، 1/101)

سوال: یاجوج ماجوج کن شہروں میں داخل نہ ہو سکیں گے؟

جواب: مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس۔

(خزائن العرفان، ص 567)

سوال: ظالم بادشاہ ”جالوت“ کو کس نے قتل کیا؟

جواب: اللہ کے نبی حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے۔

(پ 2، البقرہ: 251)

سوال: روزے فرض ہونے کا ذکر کس آیت میں ہے؟

جواب: پارہ 2، سورہ بقرہ، آیت نمبر 183 میں ﴿يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تم

پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

سوال: قرآن پاک نے ذوالنون کس نبی کو فرمایا؟

جواب: حضرت سیدنا یونس علیہ السلام کو۔

(پ 17، الانبیاء: 87، خزائن العرفان، ص 613)

## کیا آپ جانتے ہیں؟

سوال: رمضان کے روزے کب فرض ہوئے؟

جواب: 10 شعبان المعظم دو ہجری میں۔ (در مختار مع رد المحتار، 3/383)

سوال: قرآن پاک کس مہینے میں نازل ہوا؟

جواب: رمضان شریف میں۔ (پ 2، البقرہ: 185)

سوال: رمضان کو رمضان کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: جو مہینا جس موسم میں تھا اس کا وہی نام رکھا گیا، رمضان گرمی کے موسم میں تھا اس لئے اس کا نام رمضان رکھا گیا۔

(تفسیر نسبی، 2/205)

سوال: وہ کونسی عبادت ہے جسے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے عبادت کا دروازہ فرمایا؟

جواب: روزہ۔ (جامع صغیر، ص 146: حدیث 2415)

سوال: روزہ فرض ہونے کی ایک وجہ کیا ہے؟

جواب: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے

کچھ دن غار حرا میں گزارے تھے اس وقت دن میں کھانا نہیں

کھاتے تھے۔ ان دنوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے روزے فرض

کئے گئے۔ (فیضان رمضان، ص 73 ماخوذاً)

سوال: کس شخص کو قیامت تک روزے کا ثواب ملتا رہے گا؟

جواب: جس کا روزے کی حالت میں انتقال ہو جائے۔

(الفرہوس، 3/504، حدیث: 5557)

سوال: رمضان کے ایک روزے کی کتنی اہمیت ہے؟

جواب: اگر رمضان کے ایک روزے کے بدلے زندگی بھر روزہ

رکھا جائے تب بھی ثواب میں اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(فیض القدر، 6/101، تحت الحدیث: 8492 مضموناً)





## ”مجھے تراویح کا لفظ دکھاؤ“

مفتی محمد قاسم عطارؒ

شیطان اُسے یہ پٹی پڑھا دیتا ہے کہ جو عبادت کر رہے ہیں انہیں بھی گھیرنا شروع کر دو اور میرا نائب بن کر انہیں وسوسے ڈالو کہ بھائی کیا اتنی لمبی نماز تراویح پڑھتے ہو، اس کی کوئی اتنی تاکید نہیں ہے۔

سچے مسلمان کو عبادت خصوصاً تراویح کس تناظر میں دیکھنی چاہیے، اس کیلئے یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں کہ رمضان المبارک کا مہینا شروع ہونے سے پہلے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و برکت والا مہینا آنے والا ہے، جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (تراویح پڑھنا) تطوع (یعنی نفل) ہے۔ (شعب الایمان، 3/305، حدیث: 3608 مختصراً)

سوچیں کہ اس فرمان کا کیا مقصد تھا؟ تراویح پڑھو یا نہ پڑھو؟ اس کا یقیناً یہی مطلب تھا کہ پڑھو۔ پھر یہ بات یقینی ہے کہ حضور سید العابدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی اپنے فرمان کے مطابق تراویح ادا فرمائی، جیسا کہ حدیث مبارک ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر اگلی رات بھی آپ نے نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہو گئے، اس کے بعد تیسری یا چوتھی رات کو بھی لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی

فرض نمازوں کے علاوہ سنتیں اور نوافل ادا کرنا اسلام کی خوبصورتی، ذوق عبادت کی علامت، عابدین کی پہچان اور مسلمانوں کا معمول ہے۔ لیکن بعض لوگ جدت پسند و روشن خیال مولویت سے متاثر ہو کر نوافل و سنن خصوصاً تراویح سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ عموماً عبادت کی لذت سے نا آشنا، نماز کے ذوق سے دور اور مناجات الہی کی مٹھاس سے محروم ہوتے ہیں۔ سنت، نفل اور تراویح کی ادائیگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے، جس کی اہمیت کم کر کے اس سے دور کرنے کی کوشش کرنا ایک مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔ معترضین یہ سوال کرتے ہیں کہ ان غیر ضروری عبادات پر اتنا زور کیوں دیا جاتا ہے؟ الزامی جواب تو یہ ہے کہ آپ لوگ عبادت سے روکنے کی اتنی کوشش کیوں کرتے ہیں؟

تفصیلی جواب یہ ہے کہ غور کریں کہ جتنی نفل نمازیں ہیں سنتیں یا تراویح، یہ اچھے اعمال ہیں یا معاذ اللہ برے؟ اگر اچھے ہیں اور یقیناً بہت اچھے ہیں، تو اچھے اعمال کی تاکید کرنا اچھا ہے یا برا؟ ضرور اچھا ہے اور اس کے مقابل جو اس سے روکے، وہ برا ہے کیونکہ وہ خدا کی عبادت سے روک رہا ہے۔ ایسے شخص کو یہ توفیق تو نہیں ہوتی کہ جو لوگ غفلت میں غرق اور عبادت سے دور ہیں انہیں عبادت کی دعوت دے، الٹا



بیان ہوئی یا ان لوگوں کی تشریح درست ہے جو یہ کہتے پھریں کہ بھئی! مجھے احادیث میں تراویح کا لفظ دکھاؤ۔ جو بندہ یہ کہتا ہے کہ ”مجھے تراویح کا لفظ دکھاؤ“ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ تراویح پڑھو یا یہ کہ نہ پڑھو؟ الفاظ کے ہیر پھیر کے ذریعے حقیقت میں وہ نہ پڑھنے ہی پر آکسارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر کرم ہے کہ مسجدوں میں دیکھیں تو بچے تک ما شاء اللہ بڑے ذوق شوق سے تراویح میں کھڑے ہوتے ہیں۔ دوسری طرف عورتیں گھریلو کام کاج اور سحری و طعام کے اہتمام کے باوجود جیسے بن پڑے خداوندِ قدوس کی محبت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں تراویح پڑھتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ تراویح کے منکرین (انکار کرنے والوں) میں سے کوئی کہہ رہا ہے کہ تراویح کہاں سے ثابت ہے؟ کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ تو نماز ہی نہیں تھی۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ پتا نہیں کیوں مولوی لوگ نفلوں پر اتنا زور دیتے ہیں۔ ارے بھائی! ساری امت تراویح پڑھتی آئی ہے۔ تم بتاؤ کہ ہم اس طریقے پر چلیں جو صحابہ، تابعین، تبع تابعین، علمائے دین، محدثین، مقلدین، فقہائے مجتہدین اور مجددین سب کا طریقہ ہے، یا تمہاری مانیں جو کہتے ہو کہ جو مجھے سمجھ آیا وہ ٹھیک ہے اور چودہ صدیوں میں جو پوری امت دین سمجھی ہے وہ غلط ہے، لہذا میں تمہیں چھٹی دیتا ہوں، کوئی تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں، کوئی نفل پڑھنے کی حاجت نہیں؟

کیا کسی امتی کی جرأت ہو سکتی ہے کہ جو کام اس کے نبی نے کیا ہو اور جس کی ترغیب دی ہو وہ اس کام کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کرے؟



مدنی چینل کا سلسلہ  
**قرآن کے عنوان**



رمضان المبارک میں روزانہ صبح 6 بج کر 30 منٹ پر

اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف نہیں نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: بیشک میں نے دیکھ لیا ہے جو تم نے کیا تھا، اور تمہاری طرف نکل کر آنے کے لئے مجھے صرف اس خوف نے روکا تھا کہ یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان کا واقعہ ہے۔ (بخاری، 1/384، حدیث: 1129)

تیسرے یا چوتھے دن تشریف نہ لانے کے باوجود نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کے دلوں میں باجماعت تراویح کی رغبت موجود تھی، لیکن باجماعت نماز کا اہتمام اس لئے نہ کیا گیا کہ کہیں فرض نہ ہو جائے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد سیدنا عمر فاروق اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے علم تھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلی خواہش یہ تھی کہ تراویح باجماعت پڑھی جائے، لہذا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اگرچہ لوگ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی ہمیشہ سے تراویح پڑھنے کے عادی تھے، لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں باجماعت تراویح کا اہتمام کر دیا۔ (بخاری، 1/658، حدیث: 2010 ماخوذاً) اور سب صحابہ نے اسے پسند کیا۔

تراویح پڑھنا ہمیشہ سے مسلمانوں کا معمول ہے، چنانچہ خلفائے راشدین، تابعین و تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین سب نے تراویح پڑھی بلکہ خود ائمہ دین کا عمل یہ تھا کہ اپنے مقلدین کو تو روزانہ بیس تراویح پڑھ کر تیس دن میں ایک قرآن مجید ختم کرنے کا فرماتے تھے لیکن ان میں سے بعض خود روزانہ کی بیس تراویح میں پورا قرآن ختم کیا کرتے تھے۔

یاد رکھیں کہ اسلام کا مزاج اور ذوق وہی ہے جو نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین، صحابہ کرام، ائمہ دین، ائمہ اربعہ، امت کے صلحاء، صوفیاء، علماء، فقہاء اور محدثین کا ذوق تھا۔ اب اس سوال کا جواب خود تلاش کر لیں کہ دین کا اصل ذوق، دین کی اصل تصویر اور دین کی صحیح تعبیر وہ ہے جو اوپر

# مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطا قاری رضوی رحمۃ اللہ علیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔



سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر دم گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْاَکْمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## کسی کو جنتی کہنا کیسا؟

**سوال:** کسی کے فوت ہو جانے پر بعض لوگوں کا اس کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ تو جنتی ہے، دُرسْت ہے یا نہیں؟  
**جواب:** ایسا نہ کہا جائے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ یہ جنت میں گیا ہے یا نہیں اور نہ ہی ہم حتمی طور پر (As final) کسی کے بارے میں یہ طے کر سکتے ہیں کہ وہ ”اللہ کی رحمت کو پہنچا“ کیونکہ پتا نہیں ہے کہ اللہ کی رحمت کو پہنچا ہے یا قبر میں سانپ بچھوڑوں نے گھیرا ہے۔ لہذا ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہے جائیں، جیسے ”اللہ اس پر اپنی رحمت فرمائے۔“ کون جنتی ہے اور کون نہیں؟ یہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بتا سکتے ہیں اور ان کے بتائے سے ان کے اُمّتی، ہر اُمّتی یہ نہیں بتا سکتا لہذا کوئی عر جائے تو اس کے لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ جنت میں چلا گیا، البتہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یہ اللہ کی رحمت سے جنت میں ہو گا۔ **مدنی پھول: تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ جَنَّتِیْ** ہیں۔ (بہار شریعت، 1/254)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَلَّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## روزے میں فلمیں، ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سنا کیسا؟

**سوال:** کیا روزے کی حالت میں فلمیں، ڈرامے دیکھنے یا گانے وغیرہ سننے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟  
**جواب:** روزے کی حالت میں فلمیں، ڈرامے دیکھنے یا گانے وغیرہ سننے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ روزے میں اس طرح کے افعال کرنا مکروہ و سخت گناہ ہیں اور ان کی وجہ سے روزے کی نورانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رمضان المبارک کے روزے صرف بھوکا، پیاسا رہنے کیلئے فرض نہیں فرمائے بلکہ اس لئے فرض فرمائے ہیں تاکہ ہمیں تقویٰ و پرہیزگاری ملے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ﴿ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔“ (پ2، البقرہ: 183) یہ کیسا روزہ دار ہے جو فلمیں، ڈرامے دیکھے، گانے باجے سنے اور گناہوں کی حالت میں اپنا وقت پاس کرتے ہوئے خود ہی اپنی آخرت برباد کرے؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ماہ مبارک اپنی برکتیں لٹا رہا ہے فوراً سے پیشتر اپنے تمام گناہوں سے ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کر کے ایسا تقویٰ حاصل کیجئے کہ پھر کبھی گناہ سرزد ہی نہ ہوں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ رمضان میں گناہوں سے بچیں اور اس کے بعد معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوبارہ گناہوں میں پڑ جائیں۔ گناہ تو کسی صورت کرنے ہی نہیں، گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا باعث اور جہنم میں جانے کا



# مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عظیم قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترسیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

**روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنا کیسا؟**  
**سوال:** کیا روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟

**جواب:** جی ہاں لگا سکتے ہیں البتہ روزے کی حالت میں آنکھوں میں دوا نہیں ڈال سکتے، علماً روزے کی حالت میں آنکھوں میں دوا ڈالنے سے منع فرماتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

**روزہ کی حالت میں بلڈ ٹیسٹ وغیرہ کروانا کیسا؟**  
**سوال:** روزہ کی حالت میں بلڈ شوگر یا پھر کوئی اور بلڈ ٹیسٹ کروا سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** کروا سکتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں بلڈ ٹیسٹ وغیرہ کے لئے خون نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

**روزے کی حالت میں منجن یا برش پیسٹ کرنا کیسا؟**  
**سوال:** روزہ رکھنے کے بعد منجن یا برش پیسٹ کے ذریعے دانت صاف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** روزہ رکھنے کے بعد منجن یا برش پیسٹ کے ذریعے دانت صاف کرنے سے بچنا چاہئے، اگر ان کا ایک ذرہ بھی حلق میں اترتا ہوا محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ پیسٹ بہت تیز ہوتا ہے اور منجن بھی کافی تمکین و پارک ہوتا ہے ان کا حلق میں اترنے کا قوی امکان ہے لہذا روزہ میں یہ نہ کئے جائیں بلکہ روزہ میں مسواک کی جائے کہ حدیث پاک میں مسواک کرنے کا ذکر ہے، جیسا کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بے شمار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔ (ترمذی، 2/176، حدیث: 725)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَيَّ مُحَمَّد

# مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب

**تراویح ضرور پڑھئے**

**سوال:** اگر کوئی شخص تراویح نہ پڑھے اور روزہ رکھ لے تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

**جواب:** روزے کا فرض ادا ہو جائے گا، البتہ تراویح سنت مؤکدہ ہے اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

**روزہ رکھ کر گالیاں دینے کا مسئلہ**

**سوال:** اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر گالیاں بکے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

**جواب:** ایسی صورت میں روزہ ٹوٹتا نہیں بلکہ مکروہ ہو جاتا ہے اور روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! کسی مسلمان کو گالی دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیث پاک میں ہے: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ يَعْنِيْ مُسْلِمًا كُوْغَلِي دِيْنَ فَسَقَ (سنن) ہے۔ (بخاری، 4/111، حدیث: 6044)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

# مَدَنی مَذاکرے کے سَوَال جَوَاب

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عَطَا قَاذِرِی رَضَوِی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ مَدَنی مَذاکِرُوں مِیں عَقْدانہ عِبَادَات اور مَعَامَلَات کے مَتَعَلَق کئے جانے والے سَوَالَات کے جَوَابَات عَطَا فرماتے ہیں، ان مِیں سے 8 سَوَالَات و جَوَابَات ضروری تَرْمِیم کے سَاتھ مِیہاں دَرَج کئے جا رہے ہیں۔

1 **حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا صلہ**  
**سوال:** حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام فاطمہ رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

**جواب:** نبی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا جان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے ہے کہ اللہ پاک نے اس کو اور اس سے محبت کرنے والوں کو دوزخ سے آزاد فرما دیا ہے۔ (تاریخ بغداد، 12/327، رقم: 6772) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بھی نبی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھنے والے ہیں، اللہ کریم ہمیں بھی جہنم سے آزاد فرمائے۔

(رد المحتار، 2/552، 561، 599 ماخوذاً - مدنی مذاکرہ، یکم رمضان المبارک 1440ھ)  
(رمضان المبارک کے فضائل، روزے، تراویح اور اعکاف وغیرہ کے مسائل جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کی کتاب "فیضان رمضان" پڑھئے)

2 **غزوہ بدر میں فرشتوں کا سفید عمامہ**  
**سوال:** غزوہ بدر میں مدد کو آنے والے فرشتے کس رنگ کا عمامہ شریف سجائے ہوئے تھے؟

**جواب:** سفید رنگ کا۔ (سیرت ابن ہشام، ص 262) ان کی پیروی میں سفید عمامہ باندھنا بھی اچھی بات ہے۔  
(مدنی مذاکرہ، 16 رمضان المبارک 1440ھ)

3 **حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرآن نہی**  
**سوال:** حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی قرآن نہی کے بارے میں کچھ بیان فرمادیتے۔

**جواب:** امیر المؤمنین مولانا مشکوٰۃ شامی علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہوں تو سُورَةُ الْقَاتِحَةِ کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر دوں۔ (توث القلوب، 1/92) (یعنی اس کی تفسیر

امینین بجاۃ النبی الامینین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
(مدنی مذاکرہ، 13 رجب المرجب 1440ھ)  
(حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کی کتاب "شان خاتون جنت" پڑھئے)

4 **چار چار رکعت کر کے تراویح پڑھنا کیسا؟**  
**سوال:** کیا تراویح کی نماز چار چار رکعت کر کے پڑھ سکتے ہیں؟

**جواب:** جی ہاں! ایک سلام کے ساتھ چار چار رکعتیں کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں مگر ہر دور رکعت پر قعدہ کرنا فرض اور التَّحِیَّات پڑھنا لازمی ہے جبکہ دُرود شریف پڑھنا سنت ہے۔ پھر تیسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ،



نے ذین سے (یعنی جس کو قرضہ دیا تھا اس نے قرض سے) انکار کر دیا اور اُس کے پاس گواہ نہیں پھر یہ اموال مل گئے، تو جب تک نہ ملے تھے، اُس زمانے کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (بہار شریعت، 876/1) بہر حال گم شدہ مال جب تک نہ ملے چاہے کتنا ہی عرصہ ہو جائے اس زمانے کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1441ھ)

### 7 آپ زَمَ زَم سے وضو اور غسل کرنا کیسا؟

**سوال:** کیا آپ زَم زَم سے وضو و غسل کر سکتے ہیں؟

**جواب:** کر سکتے ہیں، فتاویٰ رضویہ میں ہے: ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک زَم زَم شریف سے وضو و غسل بلا کراہت جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 2/452 ضما)

(مدنی مذاکرہ، 6 جمادی الاولیٰ 1440، 5 محرم الحرام 1441ھ)

### 8 کبوتر کھانا کیسا؟

**سوال:** کیا کبوتر کھانا جائز ہے؟

**جواب:** جی ہاں! کبوتر کھانا حلال ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، 5/289، مدنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1441ھ)



تحریری مقابلہ

ذوالقعدة الحرام 1441ھ کے عنوانات

1 سلامتی کے تین اصول: تقلیل کلام، تقلیل طعام اور تقلیل منام 2 وقت

کا بہترین استعمال کرنے کا طریقہ 3 استاد کے ادب کے فوائد

مضمون جینے کی آخری تاریخ: 15 رمضان المبارک 1441ھ

کرتے ہوئے اتنے رجسٹر تیار ہو جائیں کہ 70 اونٹوں کا بوجھ بن جائے جو اُن پر لادے جائیں۔) ایک مقام پر مولا علیؑ نے اللہ وجہہ النکیم فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں قرآن کریم کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازل ہوئی، بے شک میرے رب نے مجھے سمجھنے والا دل اور سوال کرنے والی زبان عطا فرمائی ہے۔

(طبقات ابن سعد، 2/257 ضما، مدنی مذاکرہ، 22 رجب المرجب 1440ھ)

علم کا میں شہر ہوں دروازہ اس کا ہیں علی

ہے یہ قول مصطفیٰ مولیٰ علی مشککشا

(وسائل بخشش (فرغم)، ص 521)

(حضرت سیدنا علیؑ نے اللہ وجہہ النکیم کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کا رسالہ "کرامات شیر خدا" پڑھے)

### 5 ہم شکل مصطفیٰ

**سوال:** کیا امام حسن رضی اللہ عنہ ہم شکل مصطفیٰ تھے؟

**جواب:** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔ (1)

(بخاری، 2/547، حدیث: 3752، مدنی مذاکرہ، 13 رجب المرجب 1440ھ)

### 6 گم شدہ مال کی زکوٰۃ کا حکم

**سوال:** اگر کسی شخص کے پیسے گم ہو جائیں اور چار پانچ سال

کے بعد مل جائیں تو کیا اس کی زکوٰۃ دینا ہوگی؟ نیز اس سال کی

دینا ہوگی یا پورے پانچ سال کی؟

**جواب:** بہار شریعت میں ہے: جو مال گم گیا یا ڈیریا میں گر گیا

یا کسی نے غصب کر لیا (یعنی چھین لیا) اور اس کے پاس غصب

(یعنی چھیننے) کے گواہ نہ ہوں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد

نہ رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا آنجان کے پاس امانت رکھی تھی اور

یہ یاد نہ رہا کہ (جس کے پاس امانت رکھی تھی) وہ کون ہے یا منڈیوں

(1) ترمذی شریف میں ہے: امام حسن رضی اللہ عنہ عمر سے سینے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

(ترمذی، 5/430، حدیث: 3804)



# کلمۃ الافتاء العربیہ



سفر میں روزے کا حکم / زکوٰۃ کس مہینے میں ادا کریں؟ / روزے میں انجیکشن لگوانا

دارالافتاء اہل سنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

کاروزہ ہو یا نہیں؟ اگر ایسا ہو چکا ہو تو اب کیا حکم ہے؟ کیا گناہ و کفارہ ہے؟ برائے مہربانی راہنمائی فرمادیں۔

سائل: قاری ساجد عطاری (نارووال)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدْ اَیۡةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئلہ میں اس کاروزہ نہیں ہو اس پر اس دن کے روزے کی قضا رکھنا فرض ہے یعنی اس روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا پڑے گا لیکن کوئی کفارہ نہیں اور چونکہ خطا ایسا ہوا ہے اس لئے گناہ بھی نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ایسی صورت میں اگرچہ روزہ نہیں ہوتا لیکن بقیہ سارا دن روزہ دار کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے لہذا اگر اس طرح کی صورت کسی کو درپیش ہوئی ہو اور اس نے سارا دن روزہ دار کی طرح نہ گزارا تو وہ ضرور گنہگار ہو گا۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کتبہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

زکوٰۃ کس مہینے میں ادا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا زکوٰۃ رجب المرجب کے مہینے میں دینا ضروری ہے یا رمضان میں دینی چاہئے؟ سائل: گلستان انجم (پکوال)

سفر میں روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی رمضان المبارک میں سفر شرعی میں ہو تو اسے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدْ اَیۡةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسافر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے جب اس مسافر یا اس کے ساتھ والے کو اس روزہ رکھنے سے ضرر (نقصان) نہ ہو تب تو بہتر یہ ہے کہ روزہ رکھ لے اگر روزہ رکھنے سے اس کو یا ساتھ والے کو ضرر پہنچے تو اب نہ رکھنا بہتر ہے۔ لیکن یہ مسئلہ ذہن میں رہے کہ دن میں سفر کرنا ہو اور صبح صادق کے وقت مسافر شرعی نہ ہو تو دن میں سفر کرنے کی وجہ سے اس دن روزہ چھوڑنے کی رخصت نہیں بلکہ اس دن کاروزہ رکھنا ہو گا۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کتبہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

سحری اور روزہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کی رمضان میں آنکھ لیٹ کھلی وہ یہ سمجھتے ہوئے کہ ابھی سحری کا ٹائم باقی ہے کھانا کھاتا رہا بعد میں پتہ چلا کہ سحری کا ٹائم تو ختم ہو چکا تھا پھر بھی اس شخص نے روزہ رکھ لیا تو اس شخص



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زکوٰۃ کا تعلق رمضان شریف یا رجب المرجب سے نہیں بلکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سال پورا ہونے پر فرض ہوتی ہے یعنی جب آپ صاحبِ نصاب ہوئے اور پھر آپ کے نصاب پر سال گزرا تو اب زکوٰۃ فرض ہوگی چاہے وہ کوئی سا بھی مہینا ہو تاخیر جائز نہیں گناہ ہے، مثلاً کوئی شخص شوال المکرم کی پانچ تاریخ کو صبح دس بجے صاحبِ نصاب ہو اور پھر اگلے سال اسی مہینے، اسی تاریخ پر صاحبِ نصاب ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ لہذا اب اسی وقت زکوٰۃ نکالنا فرض ہے تاخیر کرنے والا گنہگار ہوگا۔ اسی طرح اگر صاحبِ نصاب رجب میں ہوا یا رمضان میں تو اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔ البتہ اس مہینے کے آنے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اس میں حرج نہیں جیسے شوال المکرم میں جس پر زکوٰۃ نکالنا فرض ہے وہ اگر رمضان میں دینا چاہے تو درست ہے بلکہ رمضان میں فرض پر عمل کرنے والے کو ستر گنا بڑھا کر ثواب دیا جاتا ہے اس لئے سال پورا ہونے سے پہلے اگر کوئی رمضان میں ادا کرے تاکہ زیادہ ثواب حاصل کرے تو اچھی بات ہے لیکن اگر کسی کا سال رجب یا شعبان میں پورا ہو رہا ہو اور وہ یہ سوچے کہ ایک دو مہینے بعد رمضان آنے والا ہے میں اس میں دوں گا تو ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ فوراً سال پورا ہوتے ہی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مُصَدِّق

مُحَبِّب

ابو حذیفہ محمد شفیق العطارى المدنى مفتی ابوالحسن فضیل رضا العطارى

کیا انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شوگر کے مریض انسولین کا انجیکشن استعمال کرتے ہیں جو کہ رگ کے بجائے گوشت میں لگایا جاتا ہے تو شوگر والے روزے کی حالت میں انسولین لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ اس سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

سائل: محمد عدنان عطاری (مرکز الاولیاء، لاہور)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ روزہ میں انسولین کا انجیکشن لگانا جائز ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ عمومی طور پر انجیکشن کی سوئی جوف (معدہ یا معدہ تک جانے والے راستوں کے اندرونی حصے) یا دماغ تک نہیں پہنچائی جاتی اور جوف تک جانے کا کوئی عارضی راستہ بھی نہیں بنتا کہ جس کے ذریعے دوائی جوف تک پہنچ سکے لہذا یہ انجیکشن روزہ ٹوٹنے کا سبب نہیں۔ مسامات کے ذریعے کسی چیز کا داخل ہونا ویسے ہی روزے کے منافی نہیں جیسا کہ جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کہ تیل اگرچہ جسم کے اندر جاتا ہے لیکن مسامات کے ذریعے اور یہ روزے کے خلاف نہیں۔

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: ”تحقیق یہ ہے کہ انجیکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے رگ میں لگایا جائے چاہے گوشت میں۔“

(فتاویٰ فیض الرسول، 1/516)

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

مُصَدِّق

مُحَبِّب

محمد ساجد عطاری مفتی ابوالحسن فضیل رضا العطارى

جائے نماز میں اعتکاف کرنے کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جائے نماز میں رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کروایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

سائل: محمد عرفان عطاری (زم زم گریڈ ر آباد باب الاسلام سندھ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مردوں کے اعتکاف کے لئے وقف مسجد کا ہونا شرط ہے جائے نماز چونکہ مسجد نہیں ہوتی اس لئے اس میں مردوں کا اعتکاف بھی نہیں ہو سکتا۔ احناف کے نزدیک وقف مسجد کے علاوہ صرف عورتوں کا اعتکاف نماز کے لئے گھر میں مخصوص کی گئی جگہ جسے مسجد بیت کہتے ہیں اس میں ہو سکتا ہے۔ مردوں کے اعتکاف کے لئے بہر صورت مسجد ضروری ہے جائے نماز میں اعتکاف ہرگز درست نہ ہوگا۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کتبہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطارى عمقاعنہ الباری



# كَلِمَةُ الْإِفْتَاءِ أَهْلِ السُّنَّةِ

دارالافتاء اہل سنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریر، آ، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے 5 منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

والا ہو اور وہ اتنی اجرت دینے پر قادر نہ ہو یا اجرت دینے پر قادر ہے لیکن وہ مزدور اجرت مثل<sup>(1)</sup> سے زیادہ طلب کرتا ہے تو ایسے شخص کو شرعاً تہیّم کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور اعادہ (یعنی نماز لوٹانا) بھی لازم نہیں ہوتا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ  
محمد ہاشم خان العطاری المدنی

## (2) غلطی سے وقت سے پہلے افطار کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے روزہ رکھا لیکن افطار کا وقت کیلنڈر سے دیکھنے میں غلطی ہو گئی جس کی وجہ سے ایک منٹ پہلے ہی روزہ کھول لیا تو اس کا روزہ ہو گیا یا نہیں؟ اور اب اسے کیا کرنا چاہئے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ایک منٹ پہلے روزہ کھولنے والے کا روزہ نہ ہوا، اُس پر اس روزے کی قضا لازم ہے، البتہ کفارہ نہیں۔ لہذا اب اسے چاہیے کہ قضا کی نیت سے ایک روزہ رکھ

## (1) معذور کا تہیّم کرنا اور بعدِ صحت ان نمازوں کا اعادہ کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی غریب شخص معذور ہو اس کے دونوں گھٹنے ٹوٹے ہوں جس کے سبب وہ چل نہ سکتا ہو، وہ پانی تک خود بھی نہ جا سکتا ہو اور کوئی شخص اس کو وضو کرنے والا نہ ہو، نہ ہی پانی دینے والا ہو اور نہ ہی پانی خریدنے کی وہ طاقت رکھتا ہو، الغرض اس کو پانی تک کسی طرح قدرت نہ ہو تو کیا وہ نماز کے وقت تہیّم کر سکتا ہے؟ نیز جب ایسا عذر والا شخص تندرست ہو جائے تو کیا اس کے لئے جو نمازیں تہیّم کے ساتھ ادا کی گئیں ان کا اعادہ کرنا ضروری ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئلہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں ایسے معذور شخص کو تہیّم کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اور تہیّم کے ساتھ ادا کی گئی نمازوں کا بعد میں اعادہ (یعنی لوٹانا) بھی نہیں کہ شریعتِ مطہرہ کے قوانین کی رو سے اگر کوئی شخص ایسا معذور ہو جو پانی تک نہ جاسکتا ہو اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اس کو پانی لا کر دے نہ خدمتاً نہ حکماً نہ اجرتاً یا اجرت پر لانے

(1) اجرت مثل کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت، جلد 3، صفحہ 15 پڑھئے



لے جیسا کہ صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”کافر تھا مسلمان ہو گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا، رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہو چکی تھی، غروب سمجھ کر افطار کر دیا حالانکہ دن باقی تھا ان سب باتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے، اُسے روزے کی مثل گزارنا واجب ہے اور نابالغ جو بالغ ہوا یا کافر تھا مسلمان ہوا ان پر اس دن کی قضا واجب نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔“ (بہار شریعت، 1/990)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کتبہ

ابو محمد علی اصغر عطاری المدنی

### (3) روزہ ٹوٹنے کے گمان پر کھاپی لیا تو کیا کریں؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی شخص کو خود بخود الٹی آئی اور اس نے یہ سمجھا کہ روزہ اب ٹوٹ گیا ہے تو اس نے کچھ کھانا، پینا شروع کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ ایسے شخص پر قضا لازم ہے یا پھر کفارہ بھی ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ البتہ جب الٹی کے بعد جان بوجھ کر کھانا کھا کر اس نے روزہ توڑ بھی لیا تھا تب بھی اس کے بعد کھانے پینے کی شرعا اجازت نہ تھی کیونکہ روزہ اگر کسی غلطی کے پیش نظر ٹوٹ بھی جائے تو پھر بھی رمضان المبارک کے تقدس کی وجہ سے اسے کھانے پینے کی اجازت نہیں بلکہ لازم ہے کہ روزے داروں کی طرح رہے لہذا اس گناہ سے توبہ بھی کرے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مُصَدِّق

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری ابو الصالح محمد قاسم عطاری

### (4) حالت روزہ میں غلطی سے پانی حلق میں اتر جائے

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر وضو کرتے ہوئے غلطی سے پانی حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روزہ یاد ہونے کی صورت میں کلی کرتے ہوئے اگر غلطی سے پانی حلق سے نیچے اتر جائے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضا بھی لازم ہوگی اور اگر کسی کو روزہ یاد ہی نہ ہو تو پھر نہیں ٹوٹے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مُصَدِّق

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری ابو الصالح محمد قاسم عطاری

### (5) ایڈوانس زکوٰۃ نکالنے کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایڈوانس زکوٰۃ نکالتے ہوئے غلطی سے زیادہ ادا ہو گئی تو جو ایڈوانس زیادہ ادا ہو گئی تھی تو وہ آئندہ سال کے لئے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ نے جو غلطی سے زیادہ زکوٰۃ نکال دی تھی وہ آئندہ سال کے لئے شمار کر سکتے ہیں کیونکہ مالک نصاب کے لئے آنے والے سالوں کی زکوٰۃ پہلے سے ہی ادا کر دینا جائز ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مُصَدِّق

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری ابو الصالح محمد قاسم عطاری

# روزے کا فدیہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

دارالافتاء اہل سنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریری، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

**روزوں کی قضا کے بجائے فدیہ کون دے سکتا ہے؟**

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد صاحب جن کی عمر تقریباً 65 سال ہے اور وہ دل کے مریض بھی ہیں اور کیفیت یہ ہے کہ وہ روزہ رکھنے سے لاپچار ہیں ان کے لئے شریعتِ اسلامیہ میں کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْقَوَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس طرح کے افراد کے لئے شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر یہ اندیشہ ہو کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر سے اچھا ہو گا تو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں اس کی قضا کر لے اور صرف اپنے خیال کا اعتبار نہ کرے بلکہ غالب گمان ہونا چاہئے اور غالب گمان اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی ظاہری نشانی پائی جائے یا اس کا ذاتی تجربہ ہو یا کسی ماہر طبیب غیر فاسق نے بتایا ہو غیر فاسق طبیب میسر نہ ہو تو دینی ذہن رکھنے والے ڈاکٹر سے مراجعت کرے یا کوشش کرے کہ ایک سے زائد ڈاکٹر سے رائے لے اور اگر بغیر غالب گمان کے روزہ نہ رکھا تو قضا کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کرنا ہوگی۔

رہی بات یہ کہ کوئی شخص رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتا تو کیا وہ فدیہ ہی دے گا مطلقاً ایسا نہیں ہے اور اگر وہ قضا کے روزے گرمیوں میں نہ رکھ سکے تو گرمیوں کے بجائے

سردیوں میں روزہ رکھے کیونکہ سردیوں کے دن بھی چھوٹے ہوتے ہیں اور موسم بھی ٹھنڈا ہوتا ہے، اس میں ضروری نہیں کہ وہ مسلسل روزے رکھے کہ بعض مریض اس کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ چھوڑ چھوڑ کر بھی رکھ سکتا ہے اور جتنے روزے قضا ہوئے ان کی تعداد پوری کرے۔ اور اگر وہ سردیوں میں بھی روزہ نہیں رکھ سکتے اور عمر یا مرض کی نوعیت ایسی ہو کہ ظن غالب ہے کہ آئندہ صحت یاب ہو کر روزہ رکھنے کی ہمت نہیں ملے گی تو اس کیفیت پر پہنچے شخص کو شیخ فانی کہتے ہیں۔ اور شیخ فانی کے لئے حکم یہ ہے کہ ایک روزے کے بدلے میں فدیہ دے یعنی دو وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے یا ایک صدقہ فطر کی مقدار کسی مسکین کو دے۔ صدقہ فطر کی مقدار دو کلو سے 80 گرام کم گندم (یعنی ایک کلو 920 گرام) یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ لیکن یاد رکھیے کہ اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ اب روزہ رکھ سکتا ہے تو یہ فدیہ یا صدقہ نفل ہو جائیں گے اور اس کے لئے ان روزوں کی قضا کرنی ہوگی۔

(ماخوذ از در مختار، 3/463، رد المحتار، 3/471، بہار شریعت، 2/1006)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

**روزہ ٹوٹنے کی دو صورتوں کی علت**

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ فیضانِ رمضان میں یہ مسئلہ ہے کہ سحری کا نوالہ منہ میں تھا کہ



منہ بھرتے آئی، اس کا خیال تھا کہ قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لہذا اس نے قے کے بعد جان بوجھ کر پانی پی لیا۔ مذکورہ صورت میں روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَقَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ کتنی ہی قے آئے۔ اگر ایسی قے آنے کے بعد کسی نے یہ جان کر کہ اس طرح تو روزہ ٹوٹ گیا کچھ کھاپی لیا تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اس صورت میں اسے روزے کی صرف قضا رکھنی پڑے گی کفارہ نہیں ہوگا۔ (ماخوذ از در مختار، 3/431، بہار شریعت، 1/989)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حالت روزہ میں کھٹی ڈکار آنا

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی کو سحری کا وقت ختم ہونے کے چند منٹ بعد کھٹی ڈکار آئے، جس کی وجہ سے حلق میں پانی محسوس ہو اور وہ حلق سے واپس چلا جائے تو کیا ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَقَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کھٹی ڈکار آنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ ڈکار آنے سے پانی حلق تک آجائے اور واپس بھی لوٹ جائے جیسا کہ روزے کی حالت میں منہ بھر سے کم قے آنے اور واپس چلی جانے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(ماخوذ از رد المحتار، 3/450، فتاویٰ رضویہ، 10/486، بہار شریعت، 1/988)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مدنی چینل کا سلسلہ

دارالافتاء اہل سنت

رمضان المبارک میں روزانہ دو پہر 2 بجے




صبح طلوع ہوگئی یا بھول کر کھا رہا تھا، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آگیا اور نگل لیا تو دونوں صورتوں میں کفارہ واجب، مگر جب منہ سے نکال کر پھر کھایا ہو تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ اس مسئلہ کے حوالہ سے یہ ارشاد فرمائیے کہ منہ سے نکالے بغیر نگل لیا تو کفارہ واجب ہے اور منہ سے نکال کر پھر کھایا تو صرف قضا ہے کفارہ نہیں، حکم میں فرق کیوں ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَقَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پہلی صورت میں کفارہ اس لئے واجب ہے کہ جب تک لقمہ منہ میں ہے تو اسے لذت کے طور پر کھایا جاتا ہے، اور دوسری صورت میں فقط قضا ہے کفارہ نہیں، اس لئے کہ لقمہ منہ سے نکالنے کے بعد بطور لذت نہیں کھایا جاتا بلکہ طبیعت اس کے کھانے سے پرہیز کرتی ہے۔

(ماخوذ از منہج السلوک، 1/263، بدائع الصنائع، 2/645)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حالت روزہ میں تھوک نکلنا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ بات کرتے وقت اگر ہونٹ پر تھوک آگیا اور وہ نگل لیا گیا تو کیا روزہ ٹوٹ گیا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَقَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بات کرتے وقت یا اس کے علاوہ ہونٹ تھوک سے تر ہو گئے تو اس تھوک کو نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ ایسے تھوک کو نکلنے میں احتیاط کی جائے۔

(ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری، 1/303، بہار شریعت، 1/983)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

روزہ دار کا قے آنے کے بعد کھانا پینا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کو روزے کی حالت میں خود بخود

# روزہ اور گیارہ غلط فہمیاں

روزہ کے بارے میں لوگوں میں پائی جانے والی گیارہ غلط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

مفتی ابو محمد علی اصغر عطارى مدنی

## پہلی غلط فہمی

کچھ لوگ روزہ میں تیل، خوشبو لگانے اور نمونے زیر ناف صاف کرنے کو درست نہیں سمجھ رہے ہوتے۔

دُرست مسئلہ

یہ کام روزہ کی حالت میں جائز ہیں۔ سُرْمہ لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ کاجل کا حکم سُرْمہ والا نہیں کاجل سے پرہیز کیا جائے۔

## دوسری غلط فہمی

الٹی آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دُرست مسئلہ

اَزْخود کتنی ہی الٹی یا قے آئے روزہ نہیں ٹوٹا البتہ خود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) مثلاً انگلی وغیرہ منہ میں ڈال کر قے کی اور وہ منہ بھر ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

## تیسری غلط فہمی

حالتِ روزہ میں احتیلام ہو جائے تو روزہ

ٹوٹ جاتا ہے۔

دُرست مسئلہ

حالتِ روزہ میں احتیلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

## چوتھی غلط فہمی

پانچویں غلط فہمی

رمضان میں سُحْرٰی میں آنکھ نہ کھلے اور سُحْرٰی کھانا چھوٹ جائے تو روزہ نہیں ہوتا۔

دُرست مسئلہ

سُحْرٰی روزہ کے لئے شرط نہیں۔ رات میں نیت کر لی جائے یا پھر زوال کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے نیت کر لی تب بھی ٹھیک ہے لیکن سُحْرٰی کا وقت ختم ہونے کے بعد نیت کی جائے تو تین چیزیں خاص مد نظر رکھی جائیں، اول یہ کہ روزہ بند ہونے کے بعد سے نیت کرنے تک قصداً کوئی مُنَفٰی روزہ کام مثلاً کھانا پینا وغیرہ نہ کیا ہو، دوسرا یہ کہ یہ نیت کرے کہ میں روزہ بند ہونے کے وقت سے روزے سے ہوں۔ تیسرا یہ کہ زوال کا وقت شروع ہونے کے بعد نیت نہیں ہو سکتی۔

## چوتھی غلط فہمی

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ تھوک یا بلغم نکل

جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا مکروہ ہو گا اسی بنا پر وہ بار بار تھوکتے رہتے ہیں۔

دُرست مسئلہ

تھوک اور بلغم جب تک منہ میں ہے ان کو نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا ہاں منہ سے باہر مثلاً ہتھیلی پر تھوک کر پھر منہ میں دوبارہ ڈالا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور ایسا عام طور پر کوئی نہیں کرتا۔



### چھٹی غلطی

رات میں غسل فرض ہو جائے تو اب روزہ شروع ہونے کے بعد کلی یا ناک میں پانی افطار کے وقت ہی ڈالیں گے۔

### دُرسٹ مسئلہ

روزہ شروع ہونے سے پہلے غسل فرض ہو یا روزہ میں احتلام ہو جائے تو غروب کا انتظار نہیں کریں گے۔ روزہ کی حالت میں نہانا ہو تب بھی غسل کے تمام فرائض ادا کئے جائیں گے۔ غسل میں کلی کرنا اور ناک میں نرم حصہ تک پانی پہنچانا فرض ہے اس کے بغیر نہ غسل اترے گا نہ نمازیں ہوں گی، یاد رہے کہ روزہ ہو تو غُغْرہ نہیں کریں گے اور عام دنوں میں بھی غُغْرہ غسل کا فرض یا کلی کا حصہ نہیں، جُدا گانہ سنت ہے وہ بھی اس وقت جب روزہ نہ ہو، البتہ روزہ کی حالت میں ناک میں پانی سانس کے ذریعے اوپر کھینچنے کی اجازت نہیں۔

### نویں غلطی

چوٹ وغیرہ لگنے پر خون نکل آنے یا خون ٹیسٹ کروانے سے روزہ پر کوئی اثر پڑتا ہے۔

### دُرسٹ مسئلہ

جسم سے کوئی چیز باہر آنے پر روزہ نہیں ٹوٹتا لہذا ٹیسٹ کے لئے خون نکلنے یا زخمی ہونے پر خون بہنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ روزہ کسی چیز کے براہ راست ذریعے سے معدے یا دماغ تک پہنچنے پر ٹوٹتا ہے البتہ چند صورتیں مُسْتَسْتَفٰی ہیں جیسا کہ روزہ یاد ہوتے ہوئے جان بوجھ کر منہ بھرتے کرنا۔

### دسویں غلطی

روزہ میں انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

### دُرسٹ مسئلہ

اگر یہ سوچ اُن غلّا کی پیروی کی وجہ سے ہے جن کا مَوْقِف یہی ہے تو ٹھیک ہے، البتہ جو قَوٰی اور مضبوط دلائل ہیں ان کی رُو سے انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، شدید ضرورت ہو تو ڈرپ بھی لگائی جاسکتی ہے۔

### ساتویں غلطی

حالت روزہ میں مِشْوَاک نہیں کی جاسکتی۔

### دُرسٹ مسئلہ

مِشْوَاک کی جاسکتی ہے البتہ یہ احتیاط رکھی جائے کہ ریشے حَلَق میں نہ جائیں۔

### گیارہویں غلطی

روزہ میں عِظَر یا خوشبو سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

### دُرسٹ مسئلہ

مَنَعِ خوشبو یعنی لیکوڈ حالت میں یا ٹھوس خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر کسی نے اگر بٹی کا دُھواں مثلاً منہ یا ناک کے ذریعے اندر کھینچا جو کہ لامحالہ حَلَق میں جائے گا اور یونہی کسی بھی خوشبو دار یا غیر خوشبو دار دھوئیں کی دھونی اس طرح لی کہ مثلاً اس کے دھوئیں کو ناک یا منہ سے حَلَق میں داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

### آٹھویں غلطی

جب تک اذان ہوتی رہے سَحْرٰی میں کھانا پینا جاری رکھا جاسکتا ہے۔

### دُرسٹ مسئلہ

جب سَحْرٰی کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو اذانِ فِجْرِ اور نمازِ فِجْرِ کا وقت شروع ہوتا ہے لہذا جو سَحْرٰی بند ہونے کے باوجود اذان ختم ہونے کا انتظار کرتے ہوئے کھاتا پیتا رہا اس نے اپنا روزہ برباد کیا اس کا روزہ ہو اسی نہیں۔



# دَارُ الْاِفْتَاءِ اَهْلِسُنْتَ

دارالافتاء اہل سنت (دعوت اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

تک کہ پورے منہ میں ان کی نمکینی محسوس ہوئی اور کثیر لعاب جمع ہونے پر اس کو نگل لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہی حکم پسینہ کے منہ میں داخل ہونے کا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، 1/203)

اسی طرح خلاصہ کے حوالے سے درمختار میں مذکور ہے۔  
 علامہ شامی فُتِنَتْ سِنَّةُ النَّاسِ اس مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”وفى الامداد عن خط المقدسى أن القطرة لقلتها لا يجد طبعها فى الحلق لتلاشيتها قبل الوصول، ويشهد لذلك ما فى الواقعات للصدر الشهيد: إذا دخل الدمع فى فم الصائم إن كان قليلا نحو القطرة أو القطرتين لا يفسد صومه لان التحرز عنه غير ممكن، وإن كان كثيرا حتى وجد ملوحتة فى جميع فمه وابتلعه فسد صومه، وكذا الجواب فى عرق الوجه اه. ملخصاً۔“

یعنی ایک قطرہ کا ڈالنے اس کی قلت کی وجہ سے محسوس نہیں ہوتا اور وہ حلق تک پہنچنے سے پہلے ہی کچھ باقی نہیں رہتا۔ اس کی تائید صدر الشہید کی واقعات سے بھی ہو جاتی ہے کہ اس میں ہے ”جب آنسو روزہ دار کے منہ میں داخل ہو جائے اگر وہ قلیل ہو یعنی ایک دو قطرے تو روزہ فاسد نہیں ہو گا کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ اور اگر زیادہ ہو حتیٰ کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہو اور وہ اس کو نگل لے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یہی جواب چہرے کے پسینے کے بارے میں ہے۔“

(درمختار مع رد المحتار، 3/434)

اور یہی مفہوم بہار شریعت کی عبارت سے بھی ظاہر ہے جس کی تفصیل ووضاحت یہ ہے کہ بہار شریعت میں مسئلہ بیان کرتے ہوئے اولاً اس بات کو متعین کر لیا گیا کہ آنسو منہ میں

## 1 روزے میں ایک دو قطرے آنسو منہ میں چلے گئے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ روزے کے دوران اگر قطرہ دو قطرہ آنسو منہ میں چلا گیا اور نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو فقط اس نمکینی کے محسوس ہونے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟ یا حلق سے نیچے اترنے پر ٹوٹے گا؟ بہار شریعت کی عبارت سے ایسا لگتا ہے کہ نمکینی پورے منہ میں محسوس ہونے سے ہی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هَذِ اَيَّةُ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقط آنسو کی نمکینی پورے منہ میں پھیل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا بلکہ روزہ کے ٹوٹنے کا حکم پورے منہ میں محسوس ہونے والی اس نمکین رطوبت کے حلق سے نیچے اترنے کی صورت میں ہے۔ کتب فقہ و فتاویٰ میں حلق سے نیچے اترنے کی صورت ہی میں روزے کا ٹوٹنا بیان کیا گیا ہے۔

جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ”الدموع اذا دخلت فم الصائم ان كان قليلا كالقطرة والقطرتين او نحوها لا يفسد صومه وان كان كثيرا حتى وجد ملوحتة فى جميع فمه، واجتنب شىء كثيرا فابتلعه يفسد صومه، وكذا عرق الوجه اذا دخل فم الصائم كذا فى الخلاصة۔“

یعنی آنسو روزہ دار کے منہ میں گئے اگر قلیل مقدار میں تھے مثلاً ایک دو قطرے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا اور اگر کثیر مقدار میں تھے یہاں



عبادت کسی نے کیا تو واضح طور پر کافر ہو جائے گا۔ جبکہ سجدہ تعظیمی (یعنی اللہ کی طرف سے کسی کو ملنے والی عظمت کے اظہار کے لئے سجدہ کرنا) پچھلی شریعتوں میں جائز تھا جیسے حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بھائیوں اور آپ کے والدین نے سجدہ کیا۔ لیکن ہماری شریعت میں یہ سجدہ تعظیمی منسوخ ہو چکا ہے لہذا شریعت محمدیہ میں تاقیامت غیر خدا کے لئے سجدہ تعظیمی سخت ناجائز و حرام ہے اور تعظیماً سجدہ کرنے والا سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہو گا۔ ہاں! کافر نہ ہو گا، کسی قسم کا حکم کفر اس پر عائد نہ ہو گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کتبہ

مفتی فضیل رضاعطاری

3 عشر نکالنے کا طریقہ کار

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ بعض اوقات بیچ، کھاد، زرعی ادویات اور پانی وغیرہ کے اخراجات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں کہ اگر یہ اخراجات نکالے جائیں تو تمام کی تمام پیداوار ان خرچوں میں پوری ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات نقصان بھی ہو جاتا ہے اور زمیندار اور ہاری (کسان) کو کچھ نہیں بچتا۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس صورت میں بھی عشر لازم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عشر مصارف و اخراجات نکالنے بغیر پوری پیداوار پر ہوتا ہے، لہذا بیچ، کھاد و ادویات وغیرہ اخراجات چاہے پیداوار سے بڑھ جائیں اور زمیندار و کسان کو کچھ نہ بچے، تب بھی پوری پیداوار پر عشر ہو گا، اخراجات منہا کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

کتبہ

مفتی فضیل رضاعطاری

جانے کے بعد حلق سے نیچے اتر گیا۔ جیسا کہ بہار شریعت میں اس مسئلے کی ابتداء میں مذکور ہے ”آنسو مونہ میں چلا گیا اور نکل لیا“ پھر آگے اس کی دو صورتیں بیان کی گئیں 1 قلیل آنسو، جسے قطرہ دو قطرے سے تعبیر کیا 2 کثیر آنسو، جسے پورے منہ میں نمکینی محسوس ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پہلی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا جبکہ دوسری صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا جیسا کہ بہار شریعت کا مکمل مسئلہ درج ذیل ہے: ”آنسو مونہ میں چلا گیا اور نکل لیا، اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے مونہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔“ (بہار شریعت، 1/988) یعنی مذکورہ بالا مسئلے کی یہ عبارت ”اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے مونہ میں محسوس ہوئی تو جاتا رہا“ جداگانہ مستقل ایک نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ آنسو کے منہ میں جا کر حلق سے اترنے کی تفصیل کی دوسری شق و صورت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہار شریعت میں مذکور مسئلہ کتب فقہ و فتاویٰ کے موافق ہی ہے، مخالف نہیں۔ اسے مخالف سمجھنا قاری کے عبارت میں غور و خوض نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مُصَدِّق

مُحِبِّب

مفتی فضیل رضاعطاری

ابوالحسن جمیل احمد غوری عطاری

2 سجدہ تعظیمی کی شرعی حیثیت

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سجدہ تعظیمی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ قرآن و سنت کی روشنی میں بیان فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سجدہ کی دو قسمیں ہیں: 1 سجدہ عبادت 2 سجدہ تعظیمی سجدہ عبادت اللہ کا حق ہے جو غیر خدا کے لئے کسی بھی شریعت میں لمحہ بھر کے لئے بھی جائز نہیں ہوا اگر غیر خدا کو سجدہ

## سلاوی بہنوں کے شرعی مسائل

ابوالحسن مفتی فضیل رضا عطاری

کلمۃ الافتاء  
اہلسنت  
کے فتاویٰ



لئے وقف ہوتی ہے جسے فنائے مسجد کہا جاتا ہے اس میں بنے ہوئے غسل خانہ میں دورانِ اعتکاف بغیر ضرورت کے بھی غسل کر سکتا ہے فنائے مسجد میں جانے سے اس کا اعتکاف نہیں ٹوٹتا جبکہ عورت گھر میں متعین کردہ جگہ میں اعتکاف کرتی ہے، جو ”مسجد بیت“ کہلاتی ہے اور مسجد بیت میں فنا کا کوئی تصور نہیں ہوتا اس لئے عورت مسجد بیت سے باہر بلا ضرورت نہیں نکل سکتی، صورتِ مسئلہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں عورت اگر فرض غسل کے علاوہ کسی غسل مثلاً گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے نکلے گی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

### مخصوص ایام میں روزہ رکھنے کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کَثْمَعُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان میں اگر عورت کو دورانِ روزہ حیض آجائے تو اس کے لئے روزے کا کیا حکم ہے اسے پورا کرے یا توڑ دے اور ایسی صورت میں وہ کھا پی سکتی ہے یا نہیں؟ سائل: محمد ذیشان عطاری (میرپور خاص)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو اگر روزے کی حالت میں حیض آگیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور رمضان کے بعد اس روزے کی قضا کرنا ہوگی اور اس کے لئے بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہنا واجب نہیں ہے اور وہ کھانی سکتی ہے، اسے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا کھلے عام، مگر بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

### دودھ پلانے والی ماؤں کیلئے رمضان کے روزے کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے رمضان کے روزے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دودھ پلانے والی ماں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ دودھ پلانے سے اگر اسے یا اس کے بچے کی جان کو نقصان پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو تو اسے اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔ پھر رمضان گزر جانے کے بعد ان چھوڑے گئے روزوں کی قضا کرے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔“ (بہارِ شریعت، 1/1003، مکتبہ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

### عورت کا غسل کیلئے مسجد بیت سے نکلنا کیسا؟

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت دورانِ اعتکاف شدید گرمی کے سبب جائے اعتکاف کے علاوہ ہاتھ روم میں غسل کر سکتی ہے؟

سائلہ: بنت لیاقت (باب المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد اصل مسجد (یعنی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لئے خاص کر کے وقف ہوتی ہے) سے متصل وقف جگہ جو ضرویات و مصالحِ مسجد کے



# اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مشقی ابوصالح محمد قاسم عطاری

ہی پڑھے جاتے ہیں، لہذا عورت مخصوص ایام میں کلمے پڑھ سکتی ہے، البتہ بہتر ہے کہ انہیں وضو یا کلی کر کے پڑھا جائے۔  
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

## مخصوص ایام اور روزے کا ایک مسئلہ

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمیں یہ مسئلہ تو معلوم ہے کہ اگر عورت کو روزے کی حالت میں حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اب وہ کھا، پی سکتی ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے اور ایسی عورت پر روزے داروں کی طرح بھوکا پیاسا رہنا ضروری نہیں۔ آپ سے معلوم یہ کرنا تھا کہ وہ عورت جو رمضان کے کسی دن میں طلوع فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس بارے میں رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو عورت رمضان کے کسی دن میں طلوع فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا واجب ہے کیونکہ قوانین شریعت کی رو سے ہر وہ شخص جس کے لیے دن کے اوّل وقت میں رمضان کا روزہ رکھنے میں عذر ہو اور پھر وہ عذر دن میں کسی وقت زائل ہو جائے اور اب اس کی حالت ایسی ہو کہ اوّل وقت میں ہوتی تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہوتا تو ایسے شخص پر روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

## مخصوص ایام میں نکاح اور کلمہ پڑھنے کا حکم

**سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ (1) کیا حیض کی حالت میں نکاح ہو جاتا ہے؟ (2) ہمارے ہاں ذلہن کو بھی کلمے پڑھائے جاتے ہیں، تو کیا عورت اس حالت میں کلمے پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) نکاح دو گواہوں (یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں مرد و عورت کے نکاح کیلئے ایجاب و قبول کرنے کا نام ہے، اس میں عورت کا نسوانی عوارض سے پاک ہونا شرط نہیں، لہذا (دیگر شرائط کی موجودگی میں) حالت حیض میں بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حالت حیض میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے، بلکہ اس حالت میں عورت کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک کے حصہ بدن کو بلا حائل چھونا اور اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا بھی جائز نہیں، ہاں اس حصے سے اوپر اور نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا انتفاع جائز ہے، لہذا اگر ایام مخصوصہ میں نکاح و رخصتی ہو تو مذکورہ حکم کا بطور خاص خیال رکھا جائے۔

(2) عورت کو حالت حیض میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے، اس کے علاوہ ذکر و اذکار، کلمے اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے، بلکہ وہ آیات بھی جو ذکر و ثناء اور مناجات و دعا پر مشتمل ہوں انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر ذکر و دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، کلموں میں سے بعض اگرچہ قرآنی کلمات پر مشتمل ہیں، لیکن یہ بغیر نیت تلاوت بطور ذکر

# اسلامی مہنوں کے شرعی مسائل

بارے میں کہ زید کی بیوی ہندہ بلا اجازت شرعی زید سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو خلع دینے کے بدلے شادی میں کئے گئے خرچ کو ہندہ سے لے، زید کا یہ لینا درست ہے یا نہیں؟ جبکہ یہ خرچ اس کو دیئے ہوئے حق مہر سے زائد ہے اور زید کی طرف سے ہندہ پر زیادتی نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ شرعی اصطلاح میں خلع یہ ہے کہ شوہر اپنی مرضی سے مہر یاد گیر مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کر دے، اس میں عورت کا قبول کرنا بھی شرط ہے، اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاء جائز ہے۔

لہذا اگر سائل اپنے قول میں سچا ہے تو زید نے جتنا حق مہر میں مال دیا ہے اتنا مال لے سکتا ہے اس سے زائد لینا مکروہ ہے البتہ اگر زائد لے گا تو قضاء جائز ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بلا وجہ شرعی عورت کا شوہر سے خلع کا مطالبہ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کتبہ  
مفتی محمد ہاشم خان عطاری

کیا حاملہ عورت پر روزہ رکھنا فرض ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا کہنا ہے کہ حاملہ عورت پر روزہ رکھنا ضروری نہیں، اس سے روزہ معاف ہے، کیا یہی حکم شرع ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ اس شخص کا مطلق اس طرح کہنا درست نہیں، صحیح مسئلہ یہ ہے کہ حاملہ کے لیے اس وقت روزہ چھوڑنا جائز ہے جب اپنی یا بچے کی جان کے ضیاع کا صحیح اندیشہ ہو، اس صورت میں بھی اس کے لیے فقط اتنا جائز ہو گا کہ فی الوقت روزہ نہ رکھے بعد میں اس کی قضا کرنا ہوگی۔

تنبیہ: بلا علم مسائل شرعیہ بیان کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہیے اور جن کو یہ غلط مسئلہ بیان کیا ہے ان کے سامنے اپنی غلطی کو بیان کرے۔

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مُجِیْب

ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری  
مفتی فضیل رضا عطاری

خلع میں حق مہر سے زائد مال لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس





# آگ کے کنگن

Bangles of fire

بنت خالد حسین عطاریہ

فاطمہ آپا بولیں: ارے نہیں بہن، سارا سال ہی تو خیرات دیتے رہتے ہیں، کبھی فقیر کو سو پچاس دے دیئے، کبھی مسجد کی پیٹی میں رقم ڈال دی اب الگ سے زکوٰۃ دینے کی کیا ضرورت ہے، ویسے بھی میرا کونسا لمبا چوڑا بینک بیلنس ہے۔

لیکن آپ کے پاس سونا بھی تو ہے ناں آپا، یہ کنگن ہی دیکھ لیں چار پانچ تولے سے کم کے نہ ہوں گے، میرے پاس بھی رقم کہاں ہوتی ہے لیکن زیورات رکھے ہوئے ہیں تو ان کی زکوٰۃ لازمی نکالتی ہوں، سمدھن نے نرمی سے جواب دیا۔

ارے بہن! رقم پاس نہیں، سونا بھی زکوٰۃ میں دے کر ختم کر دوں کیا، فاطمہ آپا نے گھبرا کر کہا۔

اس سے پہلے کہ سمدھن کچھ بولتی، بنت ناصر اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے بولی: امی جان، اٹھیں! جلدی چلیں، واپس بھی تو آتا ہے۔

آئی! امی جان کہہ رہی تھیں کہ رمضان سے پہلے ہی تمہیں عید کی خریداری (shopping) کروادوں رمضان میں تو باہر نکلنے کا وقت بھی نہیں ملتا، اس لئے آج امی جان آرہی ہیں، میں ان کے ساتھ چلی جاؤں؟ بنت ناصر نے اپنی ساس سے پوچھا۔

جی جی بیٹا! ہنسی خوشی جاؤ لیکن خیال رکھنا یہ موقع خوشیوں کا ہوتا ہے کسی پہ بوجھ ڈالنے کا نہیں، لہذا والدہ جو دلوادیں لے لینا، زیادہ فرمائشیں مت کرنا آخر اب تم ہماری ذمہ داری ہو، شادی کے بعد بہو کا یہ پہلا رمضان تھا تو فاطمہ آپا نے اجازت دینے کے ساتھ ساتھ سمجھانا بھی ضروری سمجھا۔

فاطمہ آپا اپنی سمدھن (بہوی امی) کے ساتھ بیٹھی چائے پی رہی تھیں اور ساتھ میں ہلکی پھلکی گفتگو بھی جاری تھی تبھی سمدھن پوچھنے لگی: آیا! زکوٰۃ تو آج رمضان میں نکالیں گی ناں؟

وہ کنگن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے ڈال دیئے اور یہ کہا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہی ہیں۔ (ابوداؤد، 2/137، حدیث: 1563)

لیکن مفتی صاحب زیورات کی زکوٰۃ نکالتے رہیں گے تو ختم نہیں ہو جائیں گے؟ پروگرام کے میزبان نے مفتی صاحب سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے جس کی طرف مسلمان عورتوں کو بالکل توجہ نہیں دینی چاہئے میں آپ کو قرآن پاک کی ایک بہت پیاری آیت مبارکہ کا ترجمہ بیان کرتا ہوں: ترجمہ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔ (پ: 22، سا: 39)

لہذا یہ مت دیکھیں کہ مال جا رہا ہے بلکہ یہ دیکھیں کس کی بارگاہ میں جا رہا ہے! جس نے دیا تھا اسی کی راہ میں جا رہا ہے اور جس نے پہلے دیا تھا وہ دوبارہ بھی دینے پر قادر ہے، مفتی صاحب نے بڑی وضاحت سے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

فاطمہ آپا کو یہ سوال وجواب سن کر اپنے اوپر افسوس ہو رہا تھا کہ کتنے عرصے سے دل کو تسلی دیئے بیٹھی تھی کہ میرے زیور پر زکوٰۃ فرض نہیں، اللہ نہ کرے اسی حالت میں موت آجاتی تو میرا کیا بنتا، مجھ میں تو آگ کے کنگن کی تکلیف برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

بہو بیٹیا میری بات سنو! یہ لو میرے کنگن یہ اللہ پاک و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے زکوٰۃ میں دیتی ہوں۔

(نوٹ: زکوٰۃ کے احکام تفصیلاً جاننے کے لئے دائرالافتاء اہل سنت کی کتاب ”احکام زکوٰۃ“ مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ حاصل کیجئے۔)

سدمھن اور بہو تو بازار کے لئے نکل چکی تھیں لیکن فاطمہ آپا وہیں بیٹھی ہوئی دل ہی دل میں خود کو تسلی دینے لگیں کہ زکوٰۃ تو تب دوں جب میرے پاس دینے کو پیسے ہوں، وہ تو آتے ہیں اور خرچ ہو جاتے ہیں، رہا سونا تو کون سا میری جیولری شاپ ہے وہ بھی زیورات ہی ہیں جو میں پہنتی ہوں۔

اگلے روز فاطمہ آپا ہال میں بیٹھیں ناشتہ کر رہی تھیں اور بہو پاس ہی بیٹھی ٹی وی پر مدنی چینل دیکھنے میں مگن تھی، چینل پر ”دائرالافتاء اہل سنت“ نامی پروگرام جاری تھا جس میں ایک مفتی صاحب اسلامی موضوعات پر سوالات کے جوابات دے رہے تھے، تبھی بذریعہ کال ایک سوال سن کر فاطمہ آپا نے بھی اپنی ساری توجہ اس کی طرف پھیر دی۔

مفتی صاحب! یہ ارشاد فرمائیے کہ عورتوں کے پہننے کے زیورات پر زکوٰۃ لازم ہے یا نہیں؟، کالر کا سوال ختم ہوا تو مفتی صاحب فرمانے لگے: جی بالکل، سونا چاہے زیور کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں، پہنتے ہوں یا ایسے رکھا ہو نصاب کو پہنچنے کی صورت میں بہر حال اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ عموماً عورتیں زیورات کے معاملے میں سستی کرتی ہیں اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس عورت نے عرض کی، جی نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ تمہیں ان

کنگنوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنائے؟ یہ سنتے ہی اس نے



## اسلام کی روشن تعلیمات

اکثریت مائل ہوتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہو جانے کے بعد رمضان کا انتظار نہ کیا جائے بلکہ اسی وقت ادا کر دی جائے۔ ثوابِ آخرت کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کے دنیوی فوائد بھی ہیں مثلاً:

**اسلامی بھائی چارے کا فروغ** جب مالدار شخص زکوٰۃ ادا کر کے کسی غریب اور تنگ دست آدمی کی مدد کرتا ہے تو ایک جانب اس کی مالی معاونت ہوتی ہے تو دوسری جانب دلوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے ہمدردی اور حسن سلوک کا احساس پیدا ہوتا ہے جو اسلامی بھائی چارے کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔

**اخلاق میں بہتری کا سبب** زکوٰۃ ادا کرنے والے کے اخلاق میں بہتری آجاتی ہے۔ مال سے محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں خود پر جبر کرتے ہوئے، ہزار محنتوں اور مشقتوں سے کمائے ہوئے مال کو محض حکیم الہی پر عمل کرنے کے لئے زکوٰۃ کی صورت میں خرچ کرنے سے دل مال کی محبت سے آزاد ہوتا ہے اور اس میں مال کی اُلقت، دولت کی حرص اور دنیا کی ہوس کی جگہ اِنْفَاقِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، صبر اور شکر جیسی عمدہ صفات پیدا ہوتی ہیں جو اچھے اخلاق والوں کا حصہ ہیں۔

**صحت مند معاشرے کی تشکیل** زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک صحت مند اور خوشحال معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ کیونکہ معاشرے کی بد حالی کا بنیادی سبب محتاجی ہے جس کی وجہ سے اخلاقی بد حالی، سماجی تباہی، تہذیبی پستماندگی اور تعلیم سے دوری نظر آتی ہے۔ اگر زکوٰۃ کا حقہ مستحق حضرات تک پہنچائی جائے تو معاشرے کے کئی سلگتے ہوئے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

اَلْعَرَضُ! مولیٰ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بہت سی پریشانیوں سے بچانے کے لیے زکوٰۃ جیسا شاندار نظام عطا فرمایا ہے، آج بھی اگر تمام صاحبانِ نصابِ صدقِ دل اور حسن نیت سے زکوٰۃ نکالنا شروع کر دیں تو شاید کوئی مسلمان بھوکا نظر نہ آئے۔

جس طرح آخرت میں فائدہ دینے والے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنا شریعت کو مطلوب ہے اسی طرح ایک دوسرے کی دُنیوی پریشانیوں اور اُلجھنوں کو دور کرنے پر بھی آجرو و ثواب کی خوشخبری ہے۔ اسلام نے ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے صَدَقَہ و خیرات کا بھی ذہن دیا ہے۔ اس کی برکت سے معاشرے کے مفلس اور نادار افراد اپنی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ دوسروں

## صدقہ و خیرات



کی مالی معاونت کرنے والوں کو رضائے الہی جیسی عظیم دولت ملنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جبکہ بخیل سے لوگوں کی طبیعتیں بیزار رہتی ہیں۔ صَدَقَہ و خیرات اُخْرَوٰی و معاشرتی فوائد کے ساتھ ساتھ بیمار یوں اور حادثات سے بچت کا ذریعہ بھی ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صَدَقَہ دو اور صدقے کے ذریعے اپنے مریضوں کا مدد اور کیا کرو بے شک صَدَقَہ حادثات اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے اور یہ تمہارے اعمال اور نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے۔ (شعب الایمان، 3/282، حدیث: 3556)

**رمضان میں صدقات کی کثرت** دوسروں کی مالی مدد کا سلسلہ یوں تو سارا سال ہی رہتا ہے لیکن بالخصوص رمضان المبارک میں کئی عاشقانِ رسول صدقہ و خیرات سے نادار مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں۔ نفلی صدقات کے ساتھ ساتھ ماہ رمضان میں صدقات واجبہ مثلاً صدقہ فطر اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی





# اعتکاف کے لئے سفر

شاہ زیب عطاری مدنی

رمضان المبارک کی آمد آمد تھی، ہر کوئی اپنے اعتبار سے تیار یوں میں مصروف تھا۔ کسی کو کاروبار کی تو کسی کو عید کے لئے نئے کپڑوں کی فکر تھی۔ میں اپنے کزن عامر کے ساتھ چچا کے گھر گیا تو وہاں ہماری ملاقات ہمارے بڑے کزن ماجد سے ہوئی جن کی نیک نامی پورے خاندان میں مشہور تھی۔ وہ سفر پر جانے کے لئے بیگ تیار کر رہے تھے۔ حال احوال معلوم کرنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا: ماجد بھائی! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ پہلے تو وہ مسکرائے پھر پیار بھرے لہجے میں بولے: حاشر! آپ کو تو معلوم ہے کچھ دنوں بعد رمضان المبارک شروع ہونے والا ہے۔ گیارہ مہینے کام کاج میں گزرے ہیں، اس لئے رمضان کا مہینا نیکیوں میں گزارنے کے لئے تیاریاں کر رہا ہوں۔ حاشر: رمضان کی تیاری اور سفر کا بیگ، کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ ماجد: ماہ رمضان کو نیکیوں سے بھر پور گزارنے کے لئے میں اور کچھ دوست پورے ماہ رمضان کے اعتکاف کے لئے دعوت اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی جا رہے ہیں۔ حاشر: ہم نے تو 10 دن (آخری عشرے) کا اعتکاف دیکھا اور سنا ہے! ماجد: پورے ماہ رمضان کا اعتکاف بھی ہو سکتا ہے۔ حاشر: اعتکاف تو اپنے علاقے میں بھی کیا جاسکتا ہے، پھر وہاں کیوں جا رہے ہیں؟ ماجد: آپ کی

بات ٹھیک ہے، لیکن جیسا مدنی ماحول وہاں ملتا ہے کہیں اور کم ہی ملتا ہے۔ عامر بھی گفتگو میں شامل ہوتے ہوئے بولا: ماجد بھائی! آخر ایسا وہاں کیا ہے جو یہاں نہیں ہے؟ ماجد: عامر! آپ کو کیا بتاؤں! وہاں پانچوں نمازیں باجماعت وہ بھی ہزاروں لوگوں کے ساتھ پڑھنے کو ملتی ہیں، روزانہ 2 مدنی مذاکروں (یعنی امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب سے کئے گئے سوالات کے جوابات)، نگرین شوریٰ و دیگر مبلغین دعوت اسلامی کے بیانات سے علم دین سیکھنے کو ملتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ انفرادی عبادت کے ساتھ ساتھ مدنی حلقوں وغیرہ میں سنتیں اور آداب سیکھنے سکھانے کا سلسلہ رہتا ہے۔ آرام کے لئے بھی مناسب وقت دیا جاتا ہے۔ افطار کے وقت کا منظر تو دیکھنے والا ہوتا ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں جھکی ہوئی گردنیں، دُعا کے لئے اٹھے ہوئے ہاتھ، گناہوں پر ندامت و شرمندگی، آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو۔۔۔ یہ بتاتے ہوئے ماجد بھائی کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ حاشر: سُبْحٰنَ اللّٰہ! رمضان کا مہینا گزارنے کے لئے ایسا مدنی ماحول تو واقعی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ عامر: کیا میں اور حاشر بھی آپ کے ساتھ چل سکتے ہیں؟ ماجد: رمضان المبارک وہاں گزارنے کے لئے دعوت اسلامی کی مجلسِ اعتکاف نے کچھ شرائط رکھی ہیں، جن میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ عمر کم از کم 18 سال ہو آپ لوگوں کی عمر ابھی 13 اور 14 سال ہے لیکن افسردہ نہیں ہونا، 18 سال سے کم عمر بھی اپنے بڑے بھائی یا والد کے ساتھ مجلس کی اجازت سے اعتکاف کر سکتا ہے۔ آپ بھی اپنے ابو کو اعتکاف کرنے پر راضی کریں اگر وہ نہ جاسکیں تو یہیں دعوت اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کر لینا۔ حاشر و عامر: بہر حال آپ کو مبارک ہو، ہم بھی کوشش کرتے ہیں۔ ماجد: آپ دونوں خوش رہیں، مجھے سفر پر جانا ہے، اس لئے میں چلتا ہوں لیکن آپ دونوں نے کھانا کھائے بغیر نہیں جانا۔



# مسجد کا ادب

خضر حیات عطاری مدنی



داؤد صاحب نے حسن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولے: حسن بیٹا! کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ کے گھر میں کوئی شور شرابہ کرے؟ حسن نے نفی میں سر ہلایا۔ داؤد صاحب بڑے ہی پیار سے بولے: یہ مسجد تو اللہ کا گھر ہے، جب ہم اپنے گھر میں کسی کے شور شرابہ کو پسند نہیں کرتے پھر مسجد میں کیوں شور کرتے ہیں! پیارے بیٹے! میں آپ کو مسجد کے چار آداب بتاتا ہوں: **1** مسجد میں دُنیا کی باتیں اور شور بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے مسجد کی بے ادبی بھی ہوتی ہے اور مسجد میں عبادت کرنے والے بھی پریشان ہوتے ہیں۔ **2** مسجد میں ہنسنا بھی نہیں چاہئے کہ اس سے قبر میں اندھیرا ہوتا ہے۔ **3** مسجد میں چھالیا یا ٹانفیوں کے ریپر ہرگز ہرگز نہ پھینکیں کیونکہ مسجد میں معمولی سا ذرہ بھی گر جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر انسان کو اپنی آنکھ میں کوئی ذرہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذب القلوب، ص 222) **4** ہمیشہ مسجد کو صاف ستھرا رکھیں اور اس سے گُڑا کڑکٹ اور تکلیف دہ چیزوں کو دور کریں کیونکہ جو مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے گا اللہ پاک اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، 1/419، حدیث: 757) داؤد صاحب مسجد کے آداب بیان کرنے کے بعد بولے: بیٹا! یہ چند باتیں میں نے آپ کو بتائی ہیں ان کو یاد رکھنا اور اپنے دوستوں کو بھی بتانا۔ جی ابوجان! اِنْ شَاءَ اللہ۔ حسن نے جواب دیا اور اب اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے بجائے ایک عزم کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔

داؤد صاحب اور ننھا حسن عصر کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد کے قریب پہنچے تو داؤد صاحب نے کہا: بیٹا حسن! ہم مسجد میں پہلے سیدھا قدم رکھ کر داخل ہوں گے اور ساتھ ہی مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھیں گے۔ جی ابوجان ضرور، حسن نے جواب دیا۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد داؤد صاحب نماز عصر کی سنتیں پڑھنے میں مصروف ہو گئے اور حسن ادھر ادھر دیکھنے لگا اچانک اس کی نظر اپنے دوست بلال اور دانیال پر پڑی جو مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ حسن بھی ان کے پاس جا بیٹھا، بچوں کی باتوں کی آواز بلند ہونے لگی تو کچھ نمازی غصے اور ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ داؤد صاحب جیسے ہی سنتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے انگلی کے اشارے سے حسن کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ حسن فوراً خاموش ہو گیا اور دوستوں کو بھی خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ بچے سر جھکا کر بیٹھ گئے، جیسے ہی نمازیوں کی توجہ ہٹی حسن نے جیب سے ٹافی نکالی، منہ میں ڈالی اور جلدی سے اس کا ریپر صف کے نیچے چھپا دیا۔ نماز کے بعد داؤد صاحب نے صف کے نیچے سے ریپر اٹھا کر باہر پھینک دیا اور دونوں گھر کی طرف چل پڑے۔ حسن داؤد صاحب سے کچھ پیچھے پیچھے چل رہا تھا کیونکہ وہ ڈر رہا تھا کہ آج ابوجان ڈانٹیں گے۔ داؤد صاحب اچانک رُک گئے اتنے میں حسن بھی ان کے قریب آ گیا۔ داؤد صاحب بولے: بیٹا! آپ اتنا پیچھے کیوں چل رہے ہیں؟ اور آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟ ابوجان وہ۔۔۔۔۔ حسن کچھ کہتا کہتا رُک گیا۔

## مختلفین وغیرہ کے لئے مسجد کے آداب سے متعلق اہم مدنی پھول

ار: شیخ طریقت، امیر اہل سنت ہانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبکر محمد الیاس عطاری قادری رضوی، مدظلہ العالی

✽ مسجد کو ہر طرح کی بدبو سے بچانیے ✽ مسجد میں کسی قسم کا گور (یعنی بکرا) وغیرہ ہرگز نہ پھینکنے بلکہ ہو سکے تو مسجد میں نظر آنے والے نکلے اور بالوں کے کچھے وغیرہ اٹھا کر ڈالنے کے لئے اپنی جیب میں ایک شاپر (چھوٹا لٹری) رکھ لیجئے ✽ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ پاک جنت میں اس کے لئے ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ: 419/1، حدیث: 757) ✽ اپنے سینے اور منہ کی رال وغیرہ کی آلودگی سے مسجد کے فرش، دری یا کارپیٹ کو بچانے کے لئے مختلف صرف اپنی ذاتی چادر یا چٹائی پر سوئے ✽ وضو خانہ فٹائے مسجد میں ہونے کی صورت میں ٹیل کٹکسی وہیں کیجئے اور جو بال وغیرہ جھڑیں انہیں اٹھا لیجئے ✽ کھانا فٹائے مسجد میں وہ بھی دسترخوان وغیرہ بچھا کر اس پر کھائیے، نماز کی دری پر ہرگز نہ کھائیے ✽ دورانِ احتکاف مسجد کے اندر ضرور تادیبوی بات کرنے کی اجازت ہے، لیکن اس میں بھی ضروری ہے کہ کسی نمازی یا سونے والے کو تشویش نہ ہو، بلا ضرورت دیبوی بات چیت کی اجازت نہیں ✽ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ اللہ پاک کو ایسے لوگوں کی کوئی حاجت نہیں۔“ (شعب الایمان: 3/86، حدیث: 2962) ✽ مسجد میں پر شکون، خاموش اور سنجیدہ رہنے، نہ خود ہنسنے نہ دوسروں کو ہنسائیے، ہاں! ضرور نا مسکرانے میں حرج نہیں ✽ مسجد کی دیوار، فرش، چٹائی یا دری کے اوپر یا نیچے تھوکنے، ناک نکلنے، ناک یا کان سے میل نکال کر لگانے وغیرہ سے بچئے ✽ اعضائے وضو سے وضو کے پانی کے قطرے مسجد کے فرش پر گرانا ناجائز و گناہ ہے ✽ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔ مسجد میں چیونک، کھانسی، ڈکار اور بھائی وغیرہ کی آواز کو جتنا ہو سکے ضبط کیجئے ✽ مسجد کے فرش پر کوئی بھی چیز مثلاً: ٹوپی، چادر، کٹڑی، چھتری، چنگھا وغیرہ آہستہ سے رکھئے، پھینکنے سے گریز کیجئے ✽ قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے، مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ دربار الہی کے آداب کے خلاف ہے ✽ بھوک سے کم کھانے کی عادت بنائیے کہ ڈٹ کر کھانے سے بسا اوقات منہ سے بدبو آنے کا مرض ہو جاتا ہے اور منہ سے بدبو آ رہی ہو تو مسجد کا داخلہ حرام ہوتا ہے ✽ کچی موٹی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز جس کی بو ناپسند ہو کھانے سے بچئے ✽ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جس نے پیاز، لہسن یا گندنا (لہسن سے ملتی جلتی ایک ترکیب) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ (ابو داؤد: 3/506، حدیث: 3827) ✽ موبائل فون کا استعمال صرف اور صرف ضرورتاً کیجئے ✽ غیر مختلف ہالعموم جبکہ مختلف بالخصوص سوشل میڈیا کے استعمال سے پرہیز کرے ✽ مسجد میں ناسمجھ بچوں کو مت لائیے۔

کرم ازپئے مصطفیٰ میرے رب ہو مجھے مسجدوں کا میتر ادب ہو

(ماثور از فیضان رمضان، ص 228/250)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جاننا کہ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی تقریباً 104 سے زائد شعبہ جات میں دین اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔



ISBN 978-969-831-936-8



9789698319368



فیضان مدینہ، محلہ سوا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 31 111 25 26 92 Ext: 3650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net





## مسجدیں صاف رکھئے

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری رحمہ اللہ دامت برکاتہم العالیہ

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا منع ہے ❶ مسجد کی صفائی کا خاص خیال رکھئے ❷ مسجد کی دیوار، فرش، چٹائی یا ڈری کے اوپر یا نیچے تھوکنے، ناک سٹکنے اور درمی یا چٹائی سے دھاگہ یا تنکا ٹوچنے سے مکمل پرہیز کیجئے ❸ ضرور تارومال سے ناک پونچھنے میں حرج نہیں ❹ مسجد میں جوتے یا چپلیں لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہر ہی جھال لیجئے ❺ وضو کرنے کے بعد گیلے پاؤں وضو خانے پر ہی خشک کر کے مسجد میں آئیے ❻ اعضائے وضو سے پانی کے قطرے مسجد کے فرش پر گرانا جائز نہیں ❼ دوڑنے یا زور سے قدم رکھنے سے گریز کیجئے ❽ مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے ❾ مسجد کو خوشبو دار رکھئے کہ مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے (ماخذ از فیضان رمضان، ص 1202-1208) ❿ اگر عین مسجد کے باہر فٹائے مسجد وغیرہ میں افطار کرنے کے لئے کوئی جگہ ہو تو وہیں افطار کی ترکیب کی جائے مسجد میں صرف اسی صورت میں روزہ افطار کیجئے جب آپ نے اعتکاف کی نیت کی ہوئی ہو اور اس بات کا خصوصی لحاظ کیجئے کہ مسجد کا فرش یا چٹائیاں آلودہ نہ ہوں۔ (10/11/1431ھ شریعت، ص 3/120، فیضان رمضان، ص 1028)

## دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دین اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے جس کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں: ❶ ملک و بیرون ملک 500 جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں 32000 اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عالم کورس کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہیں ❷ ملک و بیرون ملک 2600 مدارس المدینہ قائم ہیں، جن میں 1,22,000 مدنی منے اور مدنی بنیاں قرآن مجید کی مفت تعلیم حاصل کر رہی ہیں، نیز اب تک 69,000 طلبہ حفظ قرآن جبکہ 1,95,000 ناظرہ قرآن مکمل کر چکے ہیں ❸ مدرسۃ المدینہ آن لائن کی 15 شاخیں (Branches) قائم ہیں، جن میں 86 ممالک کے 5,500 سے زائد طلبہ قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ ساتھ عالم کورس اور فرض علوم کورس وغیرہ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ❹ مجلس خدام المساجد کے تحت سالانہ 500 سے زائد مساجد بنانے کا سلسلہ ہے۔ ان کاموں میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقات و نوافل اور دیگر عطیات کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ نمائندگی: دعوتِ اسلامی بینک برانچ: کلاتھ مارکیٹ برانچ، کراچی پاکستان برانچ کوڈ: 0063

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0388841531000263 (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0388514411000260

مجلس آن لائن

مجلس مشعل میڈیا

آن لائن کورسز

مجلس نشر و اشاعت

شعبہ تعلیم

مجلس تراجم



ISBN 978-969-631-879-8



0132010



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92

Web: www.dawateislami.net / Email: mahnama@dawateislami.net



MC 1286



# اعتکاف اور دعوتِ اسلامی

لحہ عبادت میں گزرے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی حاصل ہوگی۔ رِقَّتِ اَنْگِیزِ دُعَائِ افطار میں شرکت نیز نمازِ عصر اور تراویح کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوگی جس میں اسلامی بھائی شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مختلف موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت اور دیگر موضوعات سے متعلق سوالات کرتے ہیں اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے حکمت آموز جوابات سے نوازتے ہیں۔

## رمضان المبارک 1438ھ (2017ء) کا اجتماعی اعتکاف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے تحت ہر سال کی طرح سال 1438ھ (2017ء) میں بھی ملک و بیرون ملک سینکڑوں مقامات پر پورے ماہ اور آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہوا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رسول کی شرکت رہی۔ (تفصیل ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ، اگست 2017ء میں دیکھی جاسکتی ہے) اعتکاف کے فضائل و مسائل تفصیل کے ساتھ جاننے کے لئے امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبدال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ”فیضانِ رمضان“ پڑھئے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اعتکاف کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی، مجلسِ اعتکاف کے اس ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

[aitekaf.pak@dawateislami.net](mailto:aitekaf.pak@dawateislami.net)

**اعتکاف کی فضیلت** اعتکاف بہت ہی قدیم اور انتہائی اہمیت کی حامل عبادت ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رَمَضانِ پاک کا پورا مہینا اعتکاف فرمایا ہے اور آخری دس دن کا بہت زیادہ اہتمام تھا یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عُذْر کے تحت ”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم رَمَضانِ المبارک میں اعتکاف نہ کر سکے تو سُؤالُ الْمَکْرَمِہ کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔“ (بخاری، 1/671، حدیث: 2031) ایک مرتبہ سفر کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اعتکاف رہ گیا تو اگلے رَمَضان شریف میں بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔ (ترمذی، 2/212، حدیث: 803)

## دعوتِ اسلامی اور سنتِ اعتکاف بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

رَمَضانِ المبارک میں لاکھوں لاکھ مسلمان اعتکاف کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی اس سنت کی ادائیگی بڑے اہتمام سے ہوتی ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ دعوتِ اسلامی میں اجتماعی اعتکاف کرنے کے کیا کہنے! اس میں نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تَحِيَّةُ الْوُضُو، تَحِيَّةُ الْمَسْجِد، تَهَجُّد، اِشْرَاق، چاشت، اَوَابِیْن، صَلَوةُ التَّوْبِہ اور صَلَوةُ التَّسْبِيْح کی بھی سعادت حاصل ہو گی، علمِ دین، وضو، غسل، نماز اور دیگر ضروری احکام سیکھنے نیز سنتیں اور دعائیں بھی یاد کرنے کا موقع ملے گا، رُبان اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے اور اکثر اوقات باوجود رہنے کی عادت بنے گی۔ دل میں خُشوع و خُضوع پیدا ہو گا الغرض اعتکاف میں ایک ایک



فتح مکہ اور رسول اللہ  
کا حلم

حامد رضا عطاری مدنی

رہے تھے ”جو شخص ہتھیار ڈال دے اس کے لئے آمان ہے، جو اپنا ڈروازہ بند کر لے اس کے لئے آمان ہے، جو کعبہ میں داخل ہو جائے اس کے لئے آمان ہے۔“ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی ”قصوا“ پر سوار تھے، سیاہ رنگ کا عمامہ سر اقدس سے برکتیں لے رہا تھا، چاروں طرف مُسَلِّح لشکر حاضر تھا لیکن اس قدر جاہ و جلال کے باوجود شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان تو اضع کا عالم یہ تھا کہ آپ سر جھکائے سورۃ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (زر قانی علی الموابہ، 3/432، 434، سیرت مصطفیٰ، ص 433) پیارے اسلامی بھائیو! فخر و غرور شیطان کی طرف سے ہے جو شخص اس آفت میں مبتلا ہو وہ تائید الہی سے محروم رہتا ہے۔ آج اگر کوئی معاشرے میں کسی حد تک مقام حاصل کر لے تو وہ اپنی کم ظرفی کے سبب اپنی زبان اور طرزِ عمل سے بڑائی جتانے پر اتر آتا ہے اور اس کے دل سے عفو و درگزر کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے، حالانکہ بندے کو اس موقع پر عاجزی ہی کرنی چاہئے کہ معاشرے میں اسے اچھی نگاہ سے دیکھا جانا اللہ کا فضل ہے اور شکر کا مقام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے ہمراہ حرمِ الہی میں داخل ہوئے، کعبہ کو بتوں کی گندگی سے پاک کیا اور نماز ادا فرمائی پھر باہر تشریف لے آئے۔ مسلمانوں کے علاوہ ہزاروں گنہگار و مشرکین کا مجمع بھی موجود تھا، شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ہزاروں کے مجمع پر ایک نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سردارانِ قریش سر جھکائے، لڑزائیں ترساں کھڑے ہیں۔ شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی منظر کشی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **إِنَّ الْبِرْفَقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا رَأْنَهُ، وَلَا يُنَزَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ** یعنی جس شے میں نرمی ہو وہ آراستہ ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نکال دی جائے وہ عیب دار ہو جاتی ہے۔ (مسلم، ص 1073، حدیث: 2594) سیرتِ نبوی کی وِرق گردانی (یعنی مطالعہ کرنے) سے معلوم ہوتا ہے کہ نرمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاج مبارک کا حصہ تھی، جیسا کہ فتح مکہ کے باب میں اس کا واضح ثبوت نظر آتا ہے۔ 10 رمضان المبارک 8 ہجری کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے تقریباً 10 ہزار کا لشکرِ جرار ساتھ لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مکہ سے ایک منزل کے فاصلے پر مقام ”مِزْلُ الظُّهْرَانِ“ میں پہنچ کر اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا، حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوج کو حکم دیا کہ ہر مجاہد اپنا الگ الگ چوہا روشن کرے، ادھر حضرت ابوسفیان (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ”مِزْلُ الظُّهْرَانِ“ آ پہنچے اور دیکھا کہ میلوں تک آگ ہی آگ جل رہی ہے۔ یہاں پر انہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت گویا پکار پکار کر کہہ رہی تھی: ڈرو نہیں! یہ دنیا کے سلاطین نہیں بلکہ رَحْمَةٌ لِلْعٰلَمِیْنَ کا دربارِ کرم ہے۔ حضرت ابوسفیان اور ان کے ساتھی کلمہ پڑھ کر آغوشِ اسلام میں آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلم و کرم دیکھتے کہ آپ نے مکہ مکرمہ کی سر زمین پر قدم رکھتے ہی جو پہلا حکم جاری فرمایا اس کے ہر لفظ میں رحمتوں کے سمندر موجیں مار

کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ان ظالموں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستوں پر کانٹے بچھائے تھے، وہ لوگ بھی تھے جو آپ پر پتھروں کی بارش کر چکے تھے، وہ بے رحم بھی تھے جنہوں نے ذند ان مبارک کو شہید کر ڈالا تھا، وہ خون خوار بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قاتلانہ حملے کئے تھے، وہ ظلم و ستم ڈھانے والے بھی تھے جنہوں نے آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نیزہ مار کر اُونٹ سے گرادیا تھا۔ وہ آپ کے خون کے بھی پیاسے تھے حضور (صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیارے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل اور ان کی ناک کان کانٹے والے، ان کی آنکھیں پھوڑنے والے، ان کا جگر چبانے والے اسی مجمع میں موجود تھے، آج یہ سب کے سب دس بارہ ہزار مہاجرین و انصار کے لشکر کی حراست میں کھڑے کانپ رہے تھے، اسی عالم میں شہنشاہ رسالت صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ رحمت ان جفاکاروں کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک سوال پوچھا جس نے ان پر لرزہ طاری کر دیا، فرمایا: اے گروہِ قریش! تمہارا کیا خیال ہے، میں تم سے کیسا سلوک کرنے والا ہوں؟ انہوں نے اُمیدوں میں ڈوبے لہجے میں عرض کی: **نَطْنُ خَيْرًا** ہم حضور سے خیر کی اُمید رکھتے ہیں، آپ کریم نبی ہیں اور اللہ پاک نے آپ کو قدرت عطا فرمائی ہے، رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آج تمہیں وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف (علیہ السلام) نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی ”آج میری طرف سے کوئی گرفت نہیں، اللہ تعالیٰ تمہارے سارے گناہوں کو معاف فرمائے اور وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔“ جاؤ میری طرف سے تم آزاد ہو۔

(سیرت مصطفیٰ، ص 438 تا 440، مدارج النبوة، 2/489، 490)

عَفْو و ذَر گزر کا جو بے مثال مظاہرہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسانی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے

قاصر ہے۔ کفارِ مکہ اس شانِ رحمت کو دیکھ کر جُوقِ ذَر جُوق پر بڑھ کر حضور پُر نور صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کرنے لگے، وہ تلواریں جو کل تک اسلام کی مخالفت میں برسرِ پیکار تھیں، اب وہ اسلام کی عظمت کا ذکا بجانے کے لئے چمکنے لگیں، رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے سخت ترین دشمنوں کے ساتھ یہ رویہ حلم و بردباری کی عمدہ مثال تھا، آپ کا یہی طریقہ کار ان کی ہدایت کا باعث بنا، رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو کمالِ انسانیت کا آئینہ دار نہ ہو، معاشرے کی تعمیر و تکمیل میں جہاں اور بہت سی چیزیں اہمیت رکھتی ہیں وہیں ایک اہم اور ضروری چیز حلم و بردباری بھی ہے۔ فتحِ مکہ شاہد ہے کہ قبولِ اسلام سے پہلے جب حضرت عکرمہ بن ابوجہل اپنی زوجہ کی معیت میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی صحابہ کرام سے ارشاد فرمادیا تھا کہ عکرمہ تمہارے پاس آنے والا ہے تم اس کے باپ کو بُرا نہ کہنا کیونکہ مرے ہوئے کو اگر بُرا کہا جائے تو اس کے زندہ رشتہ داروں کو اذیت پہنچتی ہے۔ (سبل الہدیٰ و الارشاد، 5/253) چنانچہ ان کے آنے پر حضورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پُر جوش استقبال کرتے ہوئے فرمایا: **مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمَهَاجِرِ** (مہاجر سوار کو خوش آمدید)۔ (سبل الہدیٰ و الارشاد، 9/388) اس کے بعد وہ آپ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے اور یہ کہہ کر قبولِ اسلام کی سعادت پائی: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّكَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ** اس وقت سر شرمساری کے ساتھ جھکا کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! بلاشبہ آپ سب سے زیادہ کریم اور وفادار ہیں۔ (سبل الہدیٰ و الارشاد، 5/253، تاریخ الختمین فی احوال الخلفاء، 2/92) اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دوسروں کے ساتھ نرمی، عَفْو و درگزر اور بردباری کا رویہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اصْبِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم



2 ہجری، 17 رمضان المبارک جمعہ کا بابرکت دن تھا جب غزوہ بدر رو نما ہوا، قرآن مجید میں اسے "یوم الفرقان" فرمایا گیا۔ (در منثور، 4/72، پ 10، الانفال تحت آیہ: 41) اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد 313 تھی جن کے پاس صرف 2 گھوڑے، 70 اونٹ، 6 زرہیں (کوسے کا بچھی لباس) اور 8 تلواریں تھیں جبکہ ان کے مقابلے میں لشکر کفار 1000 افراد پر مشتمل تھا جن کے پاس 100 گھوڑے، 700 اونٹ اور کثیر آلات حرب تھے۔ (در تہذیب علی، المواب، 2/260، نجم کبیر، 11/133، حدیث: 11377، مدارج النبوة: 2/81)

# غزوہ بدر



جنگ سے قبل رات حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے چند جانثاروں کے ساتھ بدر کے میدان کو ملاحظہ فرمایا اور زمین پر جگہ جگہ ہاتھ رکھ کر فرماتے: یہ فلاں کافر کے قتل ہونے کی جگہ ہے اور کل یہاں فلاں کافر کی لاش پڑی ہوئی ملے گی۔ چنانچہ راوی فرماتے ہیں: ویسا ہی ہوا جیسا فرمایا تھا اور ان میں سے کسی نے اس لکیر سے بال برابر بھی تجاوز نہ کیا۔ (مسلم، ص 759، حدیث: 4621) سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی، کہ اللہ عزوجل کی عطا سے ایک دن پہلے ہی یہ بتا دیا کہ کون کب اور کس جگہ مرے گا۔

اس رات اللہ عزوجل نے مسلمانوں پر اونگھ طاری کر دی جس سے ان کی تھکاوٹ جاتی رہی اور اگلی صبح بارش بھی نازل فرمائی جس سے مسلمانوں کی طرف ریت جم گئی اور پانی کی کمی دور ہو گئی۔

(در تہذیب علی، المواب، 2/271) آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام رات اپنے رب عزوجل کے حضور عجز و نیاز میں گزار دی (داکٹر انبویہ للبیہقی، 3/49) اور صبح مسلمانوں کو نماز فجر کے لیے بیدار فرمایا، نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس سے مسلمان شوق شہادت سے سرشار ہو گئے۔ (سیرت ملیہ، 2/212)

حضور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے مسلمانوں کے لشکر کی جانب نظر فرمائی پھر کفار کی طرف دیکھا اور دعا کی کہ یا رب! اپنا وعدہ سچ فرما جو تو نے مجھ سے کیا ہے، اگر مسلمانوں کا یہ گروہ ہلاک ہو گیا تو روئے زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ (مسلم، ص 750، حدیث: 4588، طحا)

اللہ عزوجل نے مسلمانوں کی مدد کے لئے پہلے ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے، اس کے بعد یہ تعداد بڑھ کر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار ہو گئی۔ (پ 9، الانفال: 9-4، آل عمران: 125، 124)

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریوں کی ایک مٹی بھر کر کفار کی طرف پھینکی جو کفار کی آنکھوں میں پڑی۔ (در منثور، 4/40، پ 4، الانفال تحت آیہ: 17) جانثار مسلمان اس دلیری سے لڑے کہ لشکر کفار کو عبرتناک شکست ہوئی، 70 کفار واصل جہنم اور اسی قدر (یعنی 70) گرفتار ہوئے (مسلم، ص 750، حدیث: 4588، طحا) جبکہ 14 مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ (مدارج القاری، 10/122)

**شہدائے غزوہ بدر:** غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمانے والے صحابہ کرام کے اسمائے مبارک یہ ہیں: (1) حضرت عبیدہ بن حارث (2) حضرت عمیر بن ابی وقاص (3) حضرت ذوالشمالین عمیر بن عبد عمرو (4) حضرت عاقل بن ابی بکیر (5) حضرت مہجج مولیٰ عمر بن الخطاب (6) حضرت صفوان بن بیضاء (یہ 6 مہاجرین ہیں) (7) حضرت سعد بن خنیسہ (8) حضرت مبشر بن عبد المذیر (9) حضرت حارث بن سراقہ (10) حضرت عوف بن عفراء (11) حضرت معوذ بن عفراء (12) حضرت عمیر بن حمام (13) حضرت رافع بن معلق (14) حضرت یزید بن حارث بن فہم (یہ 8 انصار ہیں) (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (سیرت ابن ہشام، ص 295)

غزوہ بدر میں مسلمان بظاہر بے سروسامان اور تعداد میں کم تھے مگر ایمان و اخلاص کی دولت سے مالا مال تھے، ان کے دل پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق و محبت اور جذبہ اطاعت سے لبریز تھے اور اللہ عزوجل کی مدد اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعائیں ان کے شامل حال تھیں۔ یہی وہ اسباب تھے جنہوں نے اس معرکے کو یادگار اور قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بنا دیا۔ اللہ عزوجل ہمیں بھی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت کا جذبہ عطا فرمائے۔ اوصین یحیا والیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

## غزوہ بدر میں خطبہ رسول

صحابی رسول حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت سیدنا اسماعیل بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے والد غزواتِ رسول کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے: یہ تمہارے آباء و اجداد کا شرف ہیں لہذا ان کو ضائع مت کرنا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 10/4) حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ رحمۃ اللہ الہیہین فرماتے ہیں: ہمیں غزواتِ رسول کے متعلق بھی قرآن پاک کی سورتوں کی طرح معلومات دی جاتی تھیں۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 10/4) **غزوہ بدر** اسلام اور کفر کے درمیان 17 رمضان المبارک کو لڑی جانے والی پہلی جنگ غزوہ بدر ہے۔ قرآن، حدیث اور سیرت و تاریخ کی کتب میں اس کا تفصیلی بیان موجود ہے۔ اس غزوہ میں مجاہدین اسلام نے تعداد اور سامانِ جنگ کی کمی کے باوجود انتہائی جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اس غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ سے پہلے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ہمارے لئے بھی قیمتی مدنی پھول ہیں۔ **غزوہ بدر میں خطبہ رسول** پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اسی بات کی ترغیب دلاتا ہوں جس کی ترغیب اللہ تعالیٰ نے دی، ان کاموں سے منع کرتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا، وہ حق بات کا حکم دینا اور سچ کو پسند فرماتا، بھلائی پر نیکو کاروں کو اپنی بارگاہ میں بلند مقام عطا فرماتا ہے، وہ اسی مرتبہ سے یاد رکھے جاتے اور فضیلت پاتے ہیں، آج تم حق کی منزلوں میں سے ایک منزل پر کھڑے ہو، اس مقام پر اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرمائے گا جو صرف اسی کی رضا کے لئے ہو۔ بے شک مصیبت کے وقت صبر ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ رنج و غم دور کرتا ہے اور اسی

کے ذریعے تم آخرت میں نجات پاؤ گے، تم میں اللہ کا نبی موجود ہے جو تمہیں بعض چیزوں سے ڈراتا اور بعض کے کرنے کا حکم دیتا ہے، آج تم حیا کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی ناراضی والا عمل ہوتا دیکھے کیونکہ وہ فرماتا ہے: اللہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جیسے تم اپنی جان سے بیزار ہو۔ (پ 24، المؤمن: 10) اس نے اپنی کتاب میں جن باتوں کا حکم دیا ہے ان کو دیکھو، اس کی نشانیوں میں غور کرو کہ اس نے تمہیں ذلت کے بعد عزت بخشی ہے، اس کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو وہ تم سے راضی ہو جائے گا، تم اس موقع پر آزما کر دیکھ لو تم اس کی رحمت اور مغفرت کے مستحق ہو جاؤ گے جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے، بے شک اس کا وعدہ حق، اس کا قول سچ اور اس کا عذاب سخت ہے، میں اور تم اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں جو حقیقی و قیوم ہے، وہی ہماری پشت پناہی کرنے والا ہے اور اسی کے کرم کو ہم نے تھام رکھا ہے، اسی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری اور سارے مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 34/4) **خطبہ رسول کے مدنی پھول** جنگ ہونے والی ہے، خون کا پیاسا دشمن سامنے موجود ہے مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس موقع پر بھی اپنے پروانوں کو حق بندگی ادا کرنے اور رضائے الہی کے حصول کی دعوت دے رہے ہیں، یقیناً یہ ثابت قدمی اور اولوالعزمی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے شایانِ شان ہے۔ اس مبارک خطبہ سے حاصل ہونے والے مدنی پھول ہمارے لئے مشعلِ راہ اور ہر امتحان میں کامیابی کی ضمانت ہیں: مثلاً 1 ہر حال میں اللہ کی اطاعت کرنا 2 نیکی کی رغبت رکھنا 3 ہر نیکی صرف اللہ کی رضا کے لئے کرنا 4 جان لیو حالات میں بھی صبر کا دامن تھامے رکھنا 5 مصیبت کے وقت کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے ہمارا رب ناراض ہو جائے 6 اللہ کے وعدوں کو یاد کرنا 7 ہر مصیبت و پریشانی میں اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اس سے دعا مانگنا۔ اللہ کریم ہمیں ان مدنی پھولوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اوبین بجا والنبی اکھین سل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



# شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

مفتی محمد شفیع عطاری مدنی



عبادت میں مشقت نہایت ہی کم ہے اور ثواب بہت ہی زیادہ، جو اتنی سی محنت بھی نہ کر سکے وہ پورا ہی محروم و بد نصیب ہے۔  
(مرآة المناجیح، 3/139، 138)

**شب قدر کون سی رات ہے؟** احادیث مبارکہ میں اس شب کو رمضان المبارک کے بالخصوص آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کی ترغیب ہے اور اس رات کے بارے میں اگرچہ اکابرین علماء، فقہاء کے اقوال مختلف ہیں مگر اکثریت اور جمہور کی رائے یہی ہے کہ **لَيْلَةُ الْقَدْرِ** رمضان شریف کی **ستاہیسویں شب** ہے لہذا اسے کسی طرح بھی غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: جمہور علماء ستاہیسویں شب کو لَيْلَةُ الْقَدْرِ کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عدد طاق ہے اور طاق اعداد میں سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں، اور سات آسمان بنائے، سات اعضاء پر سجدہ مشروع (یعنی اس کا حکم) فرمایا، طواف کے سات پھیرے مقرر رکھے، ہفتے کے سات دن بنائے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے تو پھر یہ رات رمضان کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہونی چاہئے۔

**لیلۃ القدر میں بھی مغفرت سے محروم رہنے والے افراد**  
(1) شراب کے عادی (2) والدین کے نافرمان (3) قطع رحمی یعنی رشتے داروں سے تعلق توڑنے والے (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے۔ (شعب الایمان، 3/336، حدیث: 3695 مختصراً)  
اللہ عزوجل ہمیں شب قدر عبادت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَصَرَ كُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَن حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرُ كُلَّهُ، وَلَا يُخْرَمُ خَيْرُهَا إِلَّا مَخْرُوعًا** ترجمہ: تمہارے پاس ایک مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا وہ تمام کی تمام خیر (بھلائی) سے محروم رہ گیا، اور اس کی خیر سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہے۔ (ابن ماجہ، 2/298، حدیث: 1644)  
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث مبارک میں جہاں عظمتوں والے مہینے رمضان شریف کی آمد کا ذکر فرمایا ہے وہیں اس مہینے کی بابرکت رات لیلۃ القدر کی اہمیت کا بھی بیان ہے اور شب قدر کی خیر سے حصہ نہ پانے والے شخص کو محروم فرمایا گیا ہے۔

**شب قدر کی خیر اور اس سے محروم رہنے سے مراد**  
حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”شب قدر کی ”خیر“ یہ ہے کہ عبادت کی توفیق مل جانا اور اس رات کے کچھ ہی حصے میں قیام کی سعادت پالینا اور اس کی بھلائیوں سے محروم ہونا اس کے لئے ہے جس کے لئے سعادت میں حصہ نہ ہو اور نہ ہی اسے عبادت کا ذوق نصیب ہو۔“  
(مرآة المناجیح، 4/453، تحت الحدیث: 1964)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ العفیٰ لکھتے ہیں: جس نے یہ رات گناہوں میں گزاری یا اس رات بھی بلاعذر عشا اور فجر جماعت سے نہ پڑھی اس لئے اس کی ”خیر و برکت“ سے محروم رہا وہ بقیہ دنوں میں بھی ”بھلائی“ نہیں کمائے گا۔ شب قدر میں عبادتوں کی تین قسمیں ہیں: جن میں سے آخری قسم ہے ”عشا و فجر“ کا جماعت سے ادا کرنا، جس نے یہ بھی نہ کیا واقعی وہ بڑا محروم ہے۔ مزید لکھتے ہیں: اس رات کی



## عاطف حسین عطاری مدنی\*

ہے جبکہ شبِ قدر میں قیام کے سبب ہونے والی بخشش کو مہینے کے اختتام تک مؤخر نہیں کیا جاتا۔

(فیض القدر، 6/248 تحت الحدیث: 8902 ماخوذاً)

### شبِ قدر کب ہوتی ہے؟ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کریم

نے اپنی مَشِیَّت (مرضی) کے تحت شبِ قدر کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لہذا ہمیں یقین کے ساتھ نہیں معلوم کہ شبِ قدر کون سی رات ہوتی ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”شبِ قدر کو رَمَضَانَ الْمُبَارَک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“ (بخاری، 1/661، حدیث: 2017) ”فیضانِ رمضان“ صفحہ 199 پر ہے: اگرچہ بزرگانِ دین اور مُفسِّرین و مُحدِّثین رَحْمَتُہُمُ اللہُ تَعَالَى اجمعین کا شبِ قدر کے تعین میں اختلاف ہے، تاہم بھاری اکثریت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال ماہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَک کی ستائیسویں شب ہی شبِ قدر ہے۔ سید القراء حضرت سیدنا اَبِی بِن سَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ستائیسویں شبِ رَمَضَانَ ہی ”شبِ قدر“ ہے۔ (مسلم، ص 383، حدیث: 762)

### شبِ قدر کے نوافل فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

شبِ قدر کی کم سے کم دو، زیادہ سے زیادہ ہزار اور درمیانی تعداد 100 رکعتیں ہیں جن میں قراءت کی درمیانی مقدار یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قدر پھر تین بار سورۃ اخلاص پڑھے اور ہر دور رکعت پر سلام پھیر کر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دو روپاک پڑھے۔ (روح البیان، 10/483)

### شبِ قدر کی دعا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرما دے۔

(ترمذی، 5/306، حدیث: 3524)

اللہ پاک ہمیں شبِ قدر کی برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

# شبِ قدر

## شبِ قدر کی فضیلت

حضرت سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساری مخلوق کی عمریں دکھائی گئیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی امت کی عمر سب سے چھوٹی پائیں تو غمگین ہوئے کہ میرے امتی اپنی کم عمری کی وجہ سے پہلے کی امتوں کے جتنے نیک اعمال نہیں کر سکیں گے چنانچہ اللہ پاک نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبِ قدر عطا فرمائی جو دیگر امتوں کے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (تفسیر کبیر، 11/231، تحت آیت: 3)

## شبِ قدر میں عبادت کرنے کی فضیلت

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان و اخلاص کے ساتھ عبادت کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، 1/626، حدیث: 1901)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن اس حدیث پاک کی وضاحت میں لکھتے ہیں: رمضان میں روزوں کی برکت سے گناہِ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور تراویح کی برکت سے گناہِ کبیرہ ہلکے پڑ جاتے ہیں اور شبِ قدر کی عبادت کی برکت سے درجے بڑھ جاتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 3/134)

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی وضاحت میں نقل کرتے ہیں کہ رمضان کے روزوں اور قیام کے ذریعے ہونے والی مغفرت تو ماہِ رمضان کے آخر میں ہوتی



# کتابتعارف

اویس یامین عطاری مدنی



**فضائل:** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کے علاوہ جن نفل روزوں کی ترغیب ارشاد فرمائی اور ان پر اجر و ثواب کی جو خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں، ان کا ذکر اس باب میں ہے۔ نیز اللہ والوں کے روزے رکھنے کے متعلق ایک باب **روزہ داروں کی 12 حکایات** کے نام سے تحریر فرمایا۔ **مُغْتَكِفِينَ کی 41 مدنی بہاریں:** اس میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اعتکاف کرنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی بہاریں جمع کی گئی ہیں۔

”فیضانِ رمضان“ میں ضمناً بھی جگہ بہ جگہ درجنوں موضوعات پر مدنی پھول اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں۔ احادیث و حکایات اور فقہی مسائل کی تخریج نے اس کتاب کو عوام کے ساتھ ساتھ علمائے کرام کے لئے بھی مفید تر بنا دیا ہے۔ ”فیضانِ رمضان“ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ ”فیضانِ سنت“ (جلد اول) میں ایک باب کی حیثیت سے دو لاکھ تیس ہزار (23000) اور اس کے علاوہ الگ سے کتابی صورت میں ایک لاکھ پانچ ہزار (105000) کی تعداد میں شائع ہو کر بے شمار مسلمانوں کی اصلاح کا ذریعہ بن چکی ہے۔

## الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ

کتاب ”فیضانِ رمضان“ اردو زبان کے علاوہ عربی، سندھی، ہندی، انگلش اور بنگلہ زبان میں بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے اور مذکورہ زبانوں میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) پر آن لائن پڑھی بلکہ ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہے۔ آپ بھی رمضان المبارک کی قدر و منزلت جاننے اور اس ماہ میں کی جانے والی عبادات کو اچھے انداز سے ادا کرنے کیلئے ”فیضانِ رمضان“ مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) سے ہدیہ حاصل کر کے اس کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔

یا خدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا احسان ہے

زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے

(وسائلِ بخشش فرم، ص 705، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

خُدائے رَحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑھا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَضَانَ جیسی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا۔ مسلمان اس نعمتِ عظمیٰ سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس مہینے میں عبادت کا زیادہ اہتمام کرتے، روزے رکھتے، تراویح، اعتکاف اور صدقہ فطر وغیرہ عبادات بجالاتے ہیں مگر علمِ دین سے دوری کے باعث ایک تعداد کئی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اردو زبان میں کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں رمضان المبارک کی فضیلت و اہمیت اور اس میں کی جانے والی عبادات کو آسان انداز میں بیان کیا جائے تاکہ کم پڑھے لکھے عاشقانِ رمضان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی رَاضِی بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیفِ لطیف ”فیضانِ رمضان“ اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

**کتاب کا مختصر تعارف:** یہ کتاب چند ابواب پر مشتمل ہے: **فضائلِ رمضان شریف:** اس باب میں قرآن پاک اور احادیثِ مبارکہ سے رمضان شریف اور اس کے روزوں کی فضیلت و اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ **احکامِ روزہ:** اس میں ان احکام کا بیان ہے کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا یا مکروہ ہو جاتا ہے، اسی طرح روزے کے ظاہری و باطنی آداب کو بھی آسان انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ **فیضانِ تراویح:** اس کے تحت تراویح کے حوالے سے شرعی مسائل کا بیان ہے۔ **فیضانِ لیلۃ القدر:** اس میں شبِ قدر کی قدر و منزلت اور اس میں کی جانے والی عبادات کے فضائل موجود ہیں۔ **فیضانِ اعتکاف:** اس میں اعتکاف کے فضائل اور اس کے احکام مذکور ہیں۔ **فیضانِ عید الفطر:** اس باب میں عید الفطر و صدقہ فطر کی فضیلت و اہمیت اور ان کے مسائل کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ **نفل روزوں کے**



# کُتُب کا تعارف

محمد شہزاد عطاری مدنی



**(2) شانِ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا** پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی شہزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پر مشتمل 500 صفحات کی انتہائی خوبصورت اور پُر مغز کتاب ہے جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ﴿ذوقِ عبادت﴾ ﴿عشقِ رسول﴾ ﴿شان و عظمت﴾ ﴿کرامات﴾ ﴿ایثار و سخاوت﴾ ﴿زہد و تقویٰ﴾ ﴿امورِ خانہ داری﴾ ﴿پردے کا اہتمام فرمانا﴾ ﴿مبارک نکاح اور جہیز کے معاملات سمیت 12 عنوان بالتفصیل تحریر کئے گئے ہیں۔ مناسب مقالمات پر پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کم و بیش 190 ارشادات، متعدد آیتیں اور بیسیوں مدنی پھول بھی بیان ہوئے ہیں۔

**دونوں کتابوں کی مشترک خصوصیات** ﴿دونوں کتابیں بطور خاص اسلامی بہنوں کے لئے تحریر ہوئی ہیں لہذا خطاب کے الفاظ بھی اسلامی بہنوں ہی کے لئے گئے ہیں لیکن اسلامی بھائیوں کے لئے بھی اتنی ہی مفید ہیں جتنی اسلامی بہنوں کے لئے﴾ ﴿دونوں کتابوں میں ان مقدّس بیبیوں کے بارے میں صرف معلومات دینے پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اسلامی بہنوں کی اخلاقی اور عملی تربیت کے لئے ان کی سیرتوں سے حاصل ہونے والے مدنی پھول بھی ذکر کئے گئے ہیں﴾ ﴿دونوں کتابیں مل کر گویا 35 تیار شدہ بیانات کا مدنی گلدستہ بھی ہیں، اس لئے ائمہ کرام، خطبائے عظام اور مبلغین کے لئے بھی یکساں مفید ہیں نیز اندازِ تحریر آسان رکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عام پڑھے لکھے لوگ بھی انہیں پڑھ کر معلومات کا خزانہ حاصل کر سکیں۔

**مدینہ** مکتبہ المدینہ پر فی الوقت کتاب "فیضانِ عائشہ صدیقہ" کی قیمت 230 روپے اور کتاب "شانِ خاتونِ جنت" کی قیمت 145 روپے ہے۔ جبکہ یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کی جاسکتی ہیں۔

اسلام کی بے شمار خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے عورت کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ اسے اصلاحِ معاشرہ کے لئے اہم قرار دیا اور اسے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کے باقاعدہ طور طریقے بتائے۔ جن خواتین نے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو حرزِ جاں بنایا انہوں نے تاریخ میں زبردست کامیابیاں حاصل کیں اور حقیقی ترقی کی بلندیوں تک جا پہنچیں۔ دورِ حاضر میں خواتین کے حوالے سے اسلامی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے والیوں کی سیرت عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ نے متعدد کتابیں چھاپی ہیں جن میں سے دو کا تعارف پیش خدمت ہے:

**(1) فیضانِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پر لکھی گئی 608 صفحات کی اردو زبان میں جامع ترین کتاب ہے۔ اس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرتِ پاک کے 23 عنوان قرآن و حدیث اور محدثین کی وضاحت کی روشنی میں مُدکّل انداز میں بیان ہوئے ہیں جن میں آپ کا ﴿ذوقِ عبادت﴾ ﴿عشقِ رسول﴾ ﴿تواضع و انکساری﴾ ﴿بطورِ مُفسّره﴾ ﴿محدثہ اور مُصنّفیہ آپ کی سیرت﴾ ﴿آپ کا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا اور﴾ ﴿آپ کے امورِ خانہ داری وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مبارک زندگی کا اہم اور تاریخی واقعہ "واقعہ اُفک" ہے، جس کا بیان قرآن مجید، پارہ 18 سورۃ النور کی آیات میں مفصل طور پر ہوا ہے، یہ واقعہ اور اس کے تاریخی حقائق کو بطورِ خاص کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ 46 حکایات اور عقائد و اعمال کی اصلاح کے بہت سارے مضامین بھی ضمیمہ کر ہوئے ہیں۔ مجموعی طور پر کتاب کی تیاری میں 215 کتب سے رہنمائی لی گئی ہے۔



# مدنی کلینک و روحانی علاج

## روزہ اور صحت

کاشف شہزاد عطاری مدنی



والہوسلّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رضا کیلئے ایک دن کاروزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جسم کو صحت عطا فرماتا ہوں اور اُسے عظیم اجر بھی دوں گا۔ (شعب الایمان، 411/3، حدیث: 3923) **انسانی صحت پر روزے کے مثبت اثرات** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ احادیث مبارکہ سے مستفاد ہوا کہ روزہ اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ حصولِ صحت کا بھی ذریعہ ہے۔ جدید سائنسی تحقیق سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ روزے کی برکت سے انسانی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور کئی بیماریوں کا علاج روزے کی بدولت ممکن ہو جاتا ہے۔ مثلاً 50، 60 سال کی عمر میں عموماً بھولنے کی بیماری (Alzheimer) لاحق ہو جاتی ہے، ایسے مریض اگر روزہ رکھیں تو ان کے دماغ کے خلیوں کے بننے کا عمل (Healing Process) تیز ہو جاتا ہے اور یادداشت بہتر ہونے لگتی ہے۔ ایک مشہور یونیورسٹی میں تجربے کے طور پر مختلف مریضوں کو مخصوص وقت تک بھوکا پیاسا رکھا گیا تو ان کے امراض میں بہتری نوٹ کی گئی یہاں تک کہ ذیابیطس (Diabetes) کے مریضوں کے (Sugar level) میں بہتری آگئی۔ دل کے مریض (Cardiac patient) کو یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ فاضل مادے خون لے جانے والی شریانوں میں جمن شروع ہو جاتے ہیں اور یوں شریانیں سخت ہو جاتی ہیں۔ روزے کی حالت میں جسم ان فاضل مادوں کو استعمال کر لیتا ہے اور یوں روزہ رکھنے والا خوش نصیب دل کی خطرناک بیماری (Atherosclerosis) جس میں شریانوں میں سختی پیدا ہو جاتی ہے) سے بچ جاتا ہے۔ روزہ مبارک

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ماہِ رمضان المبارک اُخروی فوائد کے ساتھ ساتھ ذیوی اعتبار سے بھی ہمارے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھنے سے نہ صرف ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ بے شمار جسمانی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جس طرح کچھ مدت کے بعد موٹر سائیکل یا گاڑی کی بہتر کارکردگی کے لئے اس کی ٹیوننگ (Tuning) مفید اور ضروری ہوتی ہے، اسی طرح روزے میں بھوکا پیاسا رہنا ہمارے جسمانی نظام کو بہتر کرتا ہے۔ سال کے گیارہ مہینوں میں جسم میں موجود مختلف خلیوں (Cells) میں فاسد مادے پیدا ہو جاتے ہیں، روزے کی برکت سے یہ فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں اور خلیے اپنے آپ کی مرمت (Repair) کر لیتے ہیں۔ **کیا روزے سے آدمی بہتر ہو جاتا ہے؟** بعض لوگوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کمزور ہو کر بیمار پڑ جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: ابھی چند سال ہوئے ماہِ رجب میں حضرت والد ماجد (رئیس الشیخین مولانا تقی علی خان) قدس اللہ علیہ الشریف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اب کی رمضان میں مرض شدید ہو گا روزہ نہ چھوڑنا۔ ویسا ہی ہوا اور ہر چند طیب و غیرہ نے کہا (مگر) میں نے بَحْدِ اللہ تعالیٰ روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی برکت نے بَغْضَلِہِ تَعَالٰی شفا دی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے: **صَوْمُ مَوْتًا تَصِحُّوْا** روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔ (تجم اوسط، 146/6، حدیث: 8312، ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص 206) **روزے سے صحت ملتی ہے** فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ



میں اگر کھانے پینے کے معاملات میں اعتدال اختیار کیا جائے تو وزن کم کیا جاسکتا ہے۔ 🌱 روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ (صراطِ ابنان، 293/1) **رمضان میں پیار ہونے کا بڑا سبب** ماہِ رمضان میں ڈاکٹروں کے پاس مریضوں کا رُخ بڑھ جاتا ہے اور عموماً سینے میں جلن اور معدے کے امراض مثلاً پیٹ میں درد اور دست وغیرہ کے مریض کلینک کا رُخ کرتے ہیں۔ ان بیماریوں کا بڑا سبب کھانے پینے میں بے احتیاطی ہے۔ لہذا سحری و افطاری سے متعلق چند مدنی پھول پیش خدمت ہیں: **سحری سے متعلق مدنی پھول** سحری میں خوب ڈٹ کر کھانے سے طبیعت بھاری ہو جاتی اور تیزابیت (Acidity) شروع ہو جاتی ہے، لہذا سحری میں ایسی غذا کھائیں جو دیر سے ہضم ہوتی ہیں۔ دودھ کے ساتھ کھجور، مختلف پھلوں، دودھ اور دہی کے ساتھ سحری کرنا بھی مفید ہے۔ 🌱 سحری میں دودھ کے ساتھ چار پانچ کھجوریں کھانے سے اچھی خاصی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ 🌱 سحری میں آن چھنے آنے کی روٹی کھائیں تو خوب ہے کیونکہ یہ دیر سے ہضم ہوتی ہے لہذا بھوک کا زیادہ احساس نہیں ہوتا۔ 🌱 شوگر کے مریض یاد دیگر کمزوری کے شکار سحری میں جو شریف کا دلیہ استعمال فرمائیں، چاہیں تو اس میں مرغی کے گوشت کے ٹکڑے (Pieces) شامل فرمائیں ان شاء اللہ ﷺ روزہ پورا کرنے کیلئے توانائی حاصل ہوگی۔ جو شریف میں کمپلیکس کاربوہائیڈریٹ (Complex Carbohydrate) شامل ہوتا ہے جو دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ **افطار کے بارے میں مدنی پھول** افطار میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پینے سے گیس، تخیر معدہ اور جگر کے ورم (وجن) کا سخت خطرہ ہے۔ (مدنی پھول، ص 356) 🌱 شوگر کے مریض کے لئے بھی ایک کھجور سے افطار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ 🌱 افطار کے لئے کیمیکلز سے بھرپور رنگ برنگ کے مشروبات اور ٹھنڈی بوتلوں (Cold drinks) کے بجائے تخم بالنگا، لیموں اور شہد یا چینی (چینی کی جگہ "شکر" بھی استعمال کی جاسکتی ہے) کا شربت بنا کر استعمال فرمائیں۔ **توانائی پانے کا قدرتی نظام** روزے کی حالت میں جسم میں انسولین کا لیول کم ہو جاتا ہے اور (Growth Hormone) نامی غدود کا لیول

بڑھ جاتا ہے۔ یہ غدود جسم کے پٹھوں اور چربی کو متحرک بناتا اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ اگر سحری ہلکی پھلکی بھی کی جائے تو اس قدرتی نظام کی برکت سے جسم میں توانائی کی مقدار معتدل رہتی ہے۔ **ماہِ رمضان میں پانی کا استعمال** سحر و افطار میں پانی یا کوئی مشروب ایک ڈیڑھ گلاس سے زیادہ نہ پیا جائے۔ جسم کو پانی کی روزانہ تقریباً 12 گلاس مقدار درکار ہوتی ہے اس کو افطار اور سحر کے درمیان پورا کیا جائے۔ یاد رکھئے! پیاس بجھانے کا جو کام پانی سے ہوتا ہے وہ شربت یا کولڈ ڈرنک سے نہیں ہوتا۔ **بہترین طریقہ** صرف کھجور یا پانی سے افطار کر کے نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد کھانا تناول فرمائیے۔ اگر افطار میں بھی خوب کھایا، نمازِ مغرب کے بعد بھی کباب سموسوں وغیرہ سے انصاف کیا اور رات تراویح کے بعد کھانے کی ایک اور نشست سبائی تو پھر گیس، قبض اور تیزابیت وغیرہ مسائل کے لئے تیار ہو جائیے۔ **صرف اللہ ﷺ کیلئے روزہ رکھئے** روزے کے طبعی فوائد وغیرہ پڑھ کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر یاد رکھئے! سارے کا سارا فنِ طیبِ نفلیات پر یعنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حتمی نہیں ہوتیں، بدلتی رہتی ہیں، ہاں اللہ ورسول ﷺ صلوات اللہ تعالیٰ علیہم والہم وسلم کے احکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں فرائض اور سنتوں پر عمل طبعی فوائد پانے کیلئے نہیں صرف و صرف رضائے الہی ﷺ کی خاطر کرنا چاہئے، لہذا اس لئے وُضُو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں، ڈائمنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں، سفرِ مدینہ اس لئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جھنجھٹ سے بھی کچھ دن سکون ملے گا یا دینی مطالعہ اس لئے کرنا کہ میرا نام پاس ہو جائے گا، اس طرح کی نیتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر عمل اللہ ﷺ کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضمناً اس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہذا ظاہری اور باطنی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزہ بھی ہمیں اللہ ﷺ کی رضائی کیلئے رکھنا چاہئے۔ (دُعا اور سائنس، ص 21 بتغیر)

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے (وسائلِ بخشش، ص 706)



## روزہ اور میڈیکل سائنس

محمد رفیق عطار مدنی

ضمناً طبی فوائد بھی مل جائیں گے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بیماری کے علاج کے لیے روزہ رکھے نہ کہ طلبِ ثواب کے لیے تو کوئی ثواب نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 3/134)

### روزہ کے 13 طبی فوائد

طبی لحاظ سے روزوں کے بے شمار فوائد میں سے 13 یہ ہیں:

- 1) معدے (Stomach) کی تکالیف، اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظامِ ہضم (Digestive System) بہتر ہو جاتا ہے
- 2) روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے (Heart Attack) کا خطرہ نہیں رہتا
- 3) دورانِ خون میں کمی ہو جاتی ہے اور دل کو آرام پہنچتا ہے
- 4) جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے
- 5) موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے
- 6) بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں (مرآۃ المناجیح، 1/293 ماخوذ)
- 7) روزہ دار کے جسم میں دوسروں کی نسبت قوتِ مدافعت (Resistance Power) زیادہ ہوتی ہے
- 8) آدمی بڑے خیالات سے دور رہتا ہے اور ذہن صاف رہتا ہے
- 9) انسولین استعمال

انسان کوئی بھی چیز کھانا پیتا ہے تو بدن پر لازماً اس کا اثر پڑتا ہے۔ اچھا اثر پڑے تو صحت اچھی ہوتی ہے اور بُرا اثر پڑے تو صحت خراب ہوتی ہے۔ اچھی صحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے بندے کو کبھی مختلف چیزوں کے کھانے سے کلیتاً (Totally) یا ایک خاص مدت تک منع کیا جاتا ہے اور کبھی بعض چیزوں کے استعمال میں کمی کا کہا جاتا ہے۔ یوں بندے کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ روزہ عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ صحت کے حوالے سے بھی اپنا اثر رکھتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک فرمان ہے: **صُومُوا تَصِحُّوا** یعنی روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ (تجم اوسط، 6/146، حدیث: 8312)

شرح حدیث حضرت علامہ عبدالرزاق مناوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ روزہ روح کی غذا ہے جس طرح کھانا جسم کی غذا ہے۔ روزہ رکھنے سے (دنیا میں) بندے کو صحت و تندرستی اور وافر مقدار میں رزق ملتا ہے جبکہ آخرت میں اسے بڑا ثواب ملے گا۔ (فیض القدر، 4/280، تحت الحدیث: 5060 ماخوذ)

ہمیشہ توجہ رہے کہ کوئی بھی نیک و جائز عمل اللہ کریم کی رضا ہی کے لئے کیا جائے، اسی طرح روزہ بھی پرہیزگاری حاصل کرنے اور اللہ و رسول کی اطاعت کرنے کی نیت سے ہی رکھیں،



فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ آگ سے کچی چیز سے افطار نہ کریں بلکہ گرمی میں پانی سے سردی میں کھجور سے (افطار کرے)۔

(مرآة المناجیح، 3/155 لخصاً)

**روزہ اور دوا کا استعمال:** جو مریض دوا یا اس سے زائد

دنوں تک دوا استعمال کرتے ہیں ان میں دو طرح کے افراد ہیں۔

کچھ دو ٹائم دوا استعمال کرتے ہیں اور کچھ تین ٹائم۔ اس میں بہتر

طریقہ یہ ہے کہ ڈاکٹر سے خوراک کی مقدار متعین کروالی

جائے۔ دو ٹائم والے افطار اور سحری میں جبکہ تین ٹائم والے

افطار کے وقت، تراویح کے بعد اور سحری میں دوا کا استعمال

کریں۔ **کس مریض کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟** شیخ

طریقہ امیر اہل سنت دامت بركاتہم الغالیہ فرماتے ہیں: مریض

کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار

ہو جانے کا گمان غالب ہو تو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ

رکھے۔ فی زمانہ اس بات کی اجازت ہے کہ اگر کوئی قابل اعتماد

فاسق یا غیر مسلم ڈاکٹر بھی روزہ رکھنے کو صحت کے لئے نقصان دہ

قرار دے اور روزہ ترک کرنے کا کہے اور مریض بھی اپنی

طرف سے غور کرے کہ جس سے اسے روزہ توڑنا یا نہ رکھنا ہی

سمجھ آئے تو اب اگر اس نے اپنے ظن غالب پر عمل کرتے ہوئے

روزہ توڑنا یا نہ رکھا تو اسے گناہ نہیں ہوگا اور روزہ توڑنے کی

صورت میں کفارہ بھی اس پر لازم نہ ہوگا مگر قضا بہر صورت

ضرور فرض ہوگی۔ اس میں زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایک سے زائد

ڈاکٹروں سے رائے لے۔ (فیضانِ رمضان، ص 146 لخصاً)

اللہ کریم ہمیں فرض روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

**نوٹ:** اس موضوع سے متعلق مزید معلومات کے لئے ”ماہنامہ

فیضانِ مدینہ“ رمضان المبارک 1438ھ، صفحہ 19 کا مطالعہ کیجئے۔

(ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس

مضمون کی طبیبی تفتیش مجلسِ طبیبی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد

کامران اسحاق عطار اور حکیم محمد رضوان فردوس عطار نے کی ہے۔)

کرنے میں کمی واقع ہوتی ہے ⑩ جگر کے اژدگر جمع شدہ

چربی کم ہو جاتی ہے ⑪ کھال اور چھاتی کے کینسر کا خطرہ کم رہتا

ہے ⑫ اعصابی امراض میں بہتری آ جاتی ہے ⑬ جسم میں

جلن پیدا کرنے والے مرکبات (Compounds) کم ہو جاتے

ہیں۔ **روزہ کی افادیت کے بارے میں مختلف ماہرین کی گواہی:**

روزے کی افادیت کو کئی غیر مسلم اطباء (Non Muslim

Doctors) بھی تسلیم کر چکے ہیں حتیٰ کہ بعض ممالک میں مختلف

امراض کے علاج کے لئے لوگوں کو گھنٹوں بھوکا رکھا جاتا ہے

اور اس سے مریض پر ابٹھا اثر پڑتا ہے۔ آئیے روزے کے

بارے میں چند نظریات پڑھتے ہیں: ① ایک غیر مسلم مذہبی

راہنما کا کہنا ہے کہ مجھے اسلام میں رمضان کے روزوں نے

بہت متاثر کیا ② ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ روزہ امراض کی روک

تھام کی طاقت رکھتا ہے ③ ایک اور ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ روزہ

جسمانی و روحانی خرابیوں کا دافع (یعنی دور کرنے والا) ہے۔ **جگر اور روزہ:** جگر

(Liver) ہمارے جسم کا ایک انتہائی اہم عضو ہے۔ اس کا کام غذا کو ہضم

(Digest) کر کے بدن میں پھیلا نا اور غیر ضروری مادوں کو خارج

کرنا ہے۔ ہم جب بھی کچھ کھاتے ہیں تو جگر کو فوراً کام شروع

کرنا پڑتا ہے۔ ہم وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ کھاتے رہتے ہیں تو جگر کو

بہت کم آرام ملتا ہے۔ روزہ رکھنے کی وجہ سے ایک لمبے وقت

تک ہم کھانے سے رُک جاتے ہیں اور یہ سلسلہ ایک مہینے تک

رہتا ہے تو اس دوران جگر کو کافی آرام ملتا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے

کہ جگر ایک مہینے میں تروتازہ ہو کر آئندہ کے لئے خود کو تیار

کر لیتا ہے۔ **سحری کے متعلق دو اہم باتیں:** ① بغیر سحری

روزہ رکھنے سے جسمانی کمزوری ہو سکتی ہے اور اس کا اثر تقریباً

جسم کے سارے افعال پر پڑتا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے سحری کو برکت والا کھانا فرمایا۔ (بخاری، 1/633، حدیث:

1923) ② سحری کرتے ہی فوراً سو جانا مضر صحت ہے۔ اس لئے

سحری کے بعد کچھ دیر انتظار یا ہلکی واک کرنی چاہئے۔ **کس چیز**

**سے افطار کریں؟** حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ



# شوگر کے مریض اور رمضان کے روزے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَحَدٌ۔ اس ماہ کے فرض روزے رکھنا نہ صرف اخروی فوائد و ثمرات کے حصول کا باعث ہے بلکہ انسانی جسم کی صحت و تندرستی میں بھی اس کا عمل دخل ہے۔ مختلف امراض میں مبتلا اسلامی بھائی روزہ رکھنے کے حوالے سے پریشانی کا شکار ہوتے ہیں، انہیں چاہئے کہ اپنے طبیب کے مشورے سے مناسب غذا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ احتیاط کا دامن تھامتے ہوئے فرض روزے ضرور رکھیں۔ اس مضمون میں بالخصوص شوگر (ڈیابٹس) کے مریضوں کو روزہ رکھنے کے حوالے سے چند معروضات پیش کی گئی ہیں۔ **تحقیقی جائزہ** شوگر کے مریضوں پر روزے کے اثرات جاننے کیلئے پاکستان اور بیرون پاکستان کے مختلف ڈاکٹر حضرات نے گزشتہ دنوں ایک تحقیقی تجربے کا اہتمام کیا۔ شوگر کے 70 مریضوں کا انتخاب کر کے پہلے ان کا شوگر لیول نوٹ کر لیا گیا، ان میں سے کچھ کو روزے رکھوائے گئے اور کچھ کو نہ رکھوائے گئے۔ جن مریضوں کو روزے رکھوائے گئے انہیں سحری سے آدھا گھنٹہ قبل اور افطار کے آدھے گھنٹے بعد انسولین (Insulin) کا انجکشن دیا گیا اور روزے کے اوقات کے علاوہ باقاعدہ ادویات استعمال کروائی گئیں۔ پورا مہینہ یہ عمل چلتا رہا اور شوگر لیول چیک ہوتا رہا، نتیجتاً یہ معلوم ہوا کہ روزے رکھنے والے مریضوں کی شوگر نارمل رہی جبکہ روزہ نہ رکھنے والے مریضوں کا شوگر لیول اتار چڑھاؤ کا شکار رہا۔ **بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** اس تحقیقی جائزے سے ثابت ہوتا ہے کہ شوگر کا مریض اگر اپنے معالج کی ہدایات کے مطابق رمضان کے روزے رکھے اور مناسب ادویات لیتا رہے تو یہ اس کیلئے فائدہ مند ہے۔ شوگر کے مریض کے خون میں انسولین کی مقدار کم جبکہ شوگر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، روزے کے دوران یہ شوگر آہستہ آہستہ استعمال ہوتی رہتی ہے۔ ماہ رمضان کے روزوں کی برکت سے شوگر کے مریضوں کا نہ صرف شوگر لیول کنٹرول ہو گا بلکہ شوگر کی وجہ سے ہونے والی کمزوری نہیں ہوگی اور قوت مدافعت (immunity) بھی بڑھے گی۔ **شوگر کے مریض کے لئے چند ممکنہ مسائل** شوگر کے مریض کو روزے میں چند مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے:

- 1 خون میں شوگر کی مقدار میں کمی جسے ”ہائپو گلائی سیما (Hypoglycemia)“ کہا جاتا ہے۔ مختلف تجزیاتی مطالعہ (Studies) سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کے باوجود شوگر کے مریضوں میں شوگر کی کمی کے واقعات عام دنوں سے زیادہ نہیں ہوتے۔ شوگر کی مقدار عموماً ان مریضوں میں زیادہ کم ہوتی ہے جو رات کو اچھی طرح کھانا نہیں کھاتے یا مناسب انداز میں سحری نہیں کرتے۔ 2 خون میں شکر کی مقدار کا بڑھ جانا جسے ”ہائپر گلائی سیما (Hyperglycemia)“ کہا جاتا ہے۔ اس صورتحال میں ہفتہ 10 دن تک شوگر بڑھتی رہتی ہے اور کمزوری میں اضافہ ہوتا ہے آخر کار مریض کو مایوس جاسکتا ہے۔ اس کیفیت کا بنیادی سبب سحر و افطار میں کھانے پینے میں بے اعتدالی ہے۔ 3 بالخصوص موسم گرما میں روزے رکھنے کی صورت میں جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اس پریشانی سے بچنے کے لئے افطار اور سحری کے درمیان کم از کم 8 سے 10 گلاس پی کر اپنے جسم میں پانی کی مقدار پوری کریں۔ گرمی کے موسم میں روزے کے دوران ایسے کاموں سے بچنے کی کوشش کریں جن کی وجہ سے جسم سے زیادہ پسینہ نکلتا ہو۔ **سحری کیسی ہو؟** شوگر کے مریض سحری میں ایسی غذا استعمال فرمائیں جو دیر سے ہضم ہوتی ہے مثلاً جو شریف کا دلیہ، ان چھنے آٹے کی روٹی کے ساتھ سبزی یا مرغی کا سالن وغیرہ۔ **پیس کی شدت سے حفاظت کا نسخہ** جن



مریضوں کو پیاس زیادہ لگتی ہے وہ سحری میں الاٹھی کا قہوہ اس طرح استعمال کریں کہ قہوہ میں الاٹھی اُبال لیں اور اس میں معمولی دودھ شامل کریں۔ اگر ہائی بلڈ پریشر کا مسئلہ نہ ہو تو نمکین لسی پینے سے بھی روزے میں پیاس کم لگتی ہے۔ **افطار سے متعلق مدنی پھول** تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ایک کھجور میں 6 گرام کاربوہائیڈریٹس ہوتی ہیں جس میں معدنیات، فائبر، فاسفورس اور پوٹاشیم ہوتا ہے۔ افطار سے قبل آخری وقت میں تھکاوٹ اور بوجھل پن کی وجہ سے بھی جسم میں پوٹاشیم کی کمی واقع ہوتی ہے جسے کھجور کھا کر فوری طور پر دور کیا جاسکتا ہے۔ شوگر کے مریض افطار میں ایک کھجور اور اگر ان کی شوگر کنٹرول میں ہے تو 2 کھجوریں بھی کھا سکتے ہیں۔ فروٹ چاٹ بغیر چینی کے کھائیں نیز اگر کٹے ہوئے پھلوں میں تھوڑا سا لیموں شامل کر لیں تو اس کی افادیت میں اضافہ ہو جائے گا۔ مشروب کے طور پر ایک گلاس لیموں پانی کا استعمال مناسب رہے گا۔ **عشائے (Dinner)** شوگر کے مریض رات کو ایک چپاتی سالن کے ساتھ یا سلاد اور رائتے کے ساتھ ایک پلیٹ ابلے ہوئے چاول کھا سکتے ہیں، سوتے وقت بھوک لگتی ہے تو ایک کپ دودھ بھی پی سکتے ہیں۔ **انرجی ڈرنکس کا استعمال** سحری ہو یا افطار، بالعموم ہر شخص اور بالخصوص (Specially) شوگر کے مریض کو انواع و اقسام کی کولڈ ڈرنکس اور انرجی ڈرنکس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں انرجی ڈرنکس کے استعمال کے باعث نوجوانوں میں بھی شوگر کے مریضوں کی شرح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق یومیہ 2 سے 3 انرجی ڈرنکس پینے والے 20 سے 25 نوجوان روزانہ شوگر میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ انرجی ڈرنکس کے بجائے لسی، سکینجبین، سٹو اور تھادل وغیرہ قدرتی انرجی ڈرنکس ہیں جن کا استعمال توانائی فراہم کرتا ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ **توجہ فرمائیے** شوگر یا کسی بھی بیماری میں مبتلا فرد کو اگر خودیہ محسوس ہو کہ مجھے روزہ نہیں رکھنا چاہئے یا ڈاکٹر مشورہ دے کہ آپ رمضان کا فرض روزہ نہ رکھیں تو اس پر عمل سے پہلے کسی مستند مفتی اہل سنت سے شرعی رہنمائی ضرور حاصل فرمائیں۔ (شرعی رہنمائی کیلئے دارالافتاء اہل سنت کے نمبرز نیچے دیئے گئے ہیں) • شوگر کے مریض کو اگر بلڈ پریشر کا مسئلہ بھی ہو تو اس مضمون میں مذکور کسی بھی مشورے پر عمل سے پہلے اپنے معالج سے ضرور مشورہ فرمائیں۔ **نماز کا ایک دنیوی فائدہ** شوگر کے مریض اگر بالخصوص رمضان المبارک میں نماز پنجگانہ اور 20 رکعت نماز تراویح باجماعت ادا کریں تو اس کا ایک ضمنی فائدہ یہ بھی ہو گا کہ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اور ورزش کی ضرورت نہیں رہے گی۔

آگیا رمضان عبادت پر کمر اب باندھ لو فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

(وسائل بخشش مرم، ص 705)

(1) اس مضمون کی جتنی قیمتیں ”مجلس طبی علاج (دعوتِ اسلامی)“ کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔ (2) تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے

### دارالافتاء اہل سنت کے فون نمبر اور میل ایڈریس

فون سروس کے اوقات کار	0300-0220113	0300-0220112	بالخصوص پاکستان اور دنیا بھر کیلئے
10am تا 3pm (دفعہ 2 تا 1 صبح المبارک تعطیل)	0300-0220115	0300-0220114	بالخصوص پاکستان اور دنیا بھر کیلئے
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 6pm (علاوہ نماز کے اوقات)		0044-121 318 2692	بالخصوص یو کے اور دنیا بھر کیلئے
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 6pm (علاوہ نماز کے اوقات)		0015-859020092	بالخصوص امریکہ اور دنیا بھر کیلئے
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 6pm (علاوہ نماز کے اوقات)		0027-318135651	بالخصوص افریقہ اور دنیا بھر کیلئے
پاکستانی اوقات کے مطابق 2pm تا 6pm (علاوہ نماز کے اوقات)		0061-280058426	بالخصوص آسٹریلیا اور دنیا بھر کیلئے

Email: darulifta@dawateislami.net





پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

# سحری و افطاری کی غذائیں اور احتیاطیں



ابو محمد عطار مدنی

روزہ ہماری بخشش و مغفرت کا بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ہماری جسمانی صحت و تندرستی کا بھی ضامن ہے جیسا کہ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے: **صُومُوا تَصِحُّوا** (یعنی روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے) (تعم اوسط، 6/146، حدیث: 8312) اس مہینے کے معمولات دیگر مہینوں سے جدا ہوتے ہیں لہذا اس مہینے میں کھانے پینے میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ بسا اوقات یہ بے احتیاطی صحت کی خرابی تک لے جاتی ہے، سحری اور افطاری میں کیا کھائیں اور کن چیزوں سے احتیاط کریں، ذیل میں ان چیزوں کے متعلق مدنی پھول پیش کئے جا رہے ہیں جن پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ صحت بھی بہتر رہے گی اور روزہ رکھنے اور روزہ گزارنے میں بھی دشواری کم ہوگی لیکن یاد رکھئے کہ اس میں ہماری نیت صرف یہ ہونی چاہئے کہ اللہ کریم کا حکم پورا کرنے اور روزے میں بھوک پیاس کی شدت کی وجہ سے ہونے والی بے صبری و تشویش سے بچنے کی نیت سے ان مدنی پھولوں پر عمل کریں گے۔

**سحری میں کیا کھائیں؟** سحری رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ہے، اس کا یہ فائدہ بھی ہے کہ اس سے روزے میں قوت



حاصل ہوتی ہے۔ 1 سحری میں دودھ اور اس سے بنی اشیاء کا استعمال کیجئے 2 پچلی کے آٹے کی روٹی، ذلیہ یا باسستی چاول یا دال روٹی وغیرہ استعمال کیجئے کہ ان سے بھوک دیر میں لگتی ہے 3 دہی تو انائی برقرار رکھتا ہے۔ کوشش کر کے دہی گھر میں ہی بنائیں کیونکہ گھر میں بنائے ہوئے دہی میں کیلشیم زیادہ ہوتی ہے 4 دہی میں زیرہ، الائچی یا خونبانی شامل کر کے کھانا اور لسی پینا بھی مفید ہے 5 سحری تاخیر سے کریں لیکن اتنی تاخیر بھی نہ کر دیں کہ صبح صادق کا شکر ہونے لگے 6 بغیر شکر والے جوس یا دودھ والے جوس پیجئے کہ پیاس کم لگے گی 7 سحری میں شوربے والا سالن استعمال کرنا چاہئے 8 بچوں کو سحر و افطار میں پروٹین (Protein) والی غذاؤں کے ساتھ دودھ والا شربت دیجئے 9 سحری میں پراٹھے کے بجائے روٹی پر زیتون کا تیل (Olive Oil) لگا کر رات کے بنے سالن کے ساتھ کھانا زیادہ مفید ہے 10 روزے کا دورانیہ طویل ہو تو پیاس سے بچنے کے لئے کھجور کے شیک میں O.R.S ڈال کر پی لیں یہ پانی کی کمی سے محفوظ رکھے گی 11 شوگر کے مریض اگر سحری میں کھجور کھائیں تو بلڈ پریشر (Blood Pressure) اور شوگر لیول ٹھیک رہتا ہے، کھجور قوت کو بحال رکھتی ہے 12 سحری میں کیلا کھانا بہت ہی مفید ہے۔ افطاری میں کیا کھائیں 1 روزہ رکھنے سے شام کے وقت کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے جبکہ کھجور کھانے سے جلد تو انائی بحال ہو جاتی ہے کیونکہ یہ غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے اور کھجور سے افطار کے پیچھے یہی حکمت کار فرما ہے۔ 2 دن بھر نہ کھانے سے معدے میں تیزابیت ہو جاتی ہے اور کھجور میں ایسی معدنیات اور نمکیات ہوتی ہیں جو تیزابیت





پر قابو پالیتی ہیں **3** افطاری کے بعد کے اوقات میں پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیجئے تاکہ دن کے وقت جسم میں پانی کی کمی سے بچا جاسکے **4** روزہ کھولنے کے لئے کھجور، دہی، پانی یا تازہ پھلوں کے رس نوش کیجئے **5** ایسے پھل اور سبزیاں جن میں پانی کی وافر مقدار موجود ہو مثلاً خربوزہ، تربوز، کھیر، ٹماٹر، انگور، سنگترہ، پپیتا اور انناس وغیرہ کا استعمال بہت مفید ہے **6** رمضان میں زیادہ سے زیادہ موسمی پھل استعمال کریں **7** افطاری میں ان غذاؤں کا انتخاب کریں جو معدنیات سے بھرپور، نرم اور جلد ہضم ہونے والی ہوں **8** کولڈ ڈرنک اور بازاری مشروبات کے بجائے روایتی مشروبات مثلاً لسی، شلگنچین، فالے کا شربت اور ملک شیک (Milkshake) وغیرہ پینا آپ کی صحت اور جیب دونوں کیلئے مفید ہے **9** افطار کے بعد نماز مغرب مسجد میں باجماعت ادا کریں تاکہ افطار اور کھانے کے درمیان وقفہ ہو جائے اور فرض بھی ادا ہو جائے، ایسا کرنے سے کھانا کچھ کم کھایا جائے گا اور ہمارا وزن بھی قابو میں رہے گا **10** بیمار حضرات خصوصاً ذیابیطس (Diabetes) یا دل کے امراض میں مبتلا افراد کو اپنے معالج (Doctor) کے مشورے سے کھانا پینا چاہئے۔ **سحری کی احتیاطیں 1** سحر اور افطار میں متوازن خوراک ہی صحت کی ضامن ہوتی ہے **2** سحری کے دوران ایک ساتھ بہت زیادہ

پانی پی لینا نقصان دہ عمل ہے اس عمل سے معدہ پانی سے بھر جاتا ہے جو اکثر Vomit یعنی الٹی کا سبب بن جاتا ہے **3** چینی یا مصنوعی شکر سے تیار شدہ غذاؤں کا زیادہ استعمال نقصان پہنچاتا ہے **4** سحری میں سادہ غذاؤں کا استعمال کریں اور کوشش کریں کہ مرغن یا پروٹین والی غذائیں یعنی گوشت وغیرہ کم کھائیں، ان کے کھانے سے دن کے اوقات میں پیاس زیادہ لگے گی **5** زیادہ نمک استعمال نہ کریں **6** گردوں کے مریض سحر و افطار میں پانی کا استعمال رکھیں تاہم ڈائلیسسز (Dialysis) کروانے والے افراد اپنے معالجین کی ہدایت پر پانی استعمال کریں **7** ہمیشہ بھوک لگنے کی صورت میں کھائیں، سیر ہونے کی حالت میں اوپر تلے کئی چیزیں نہ کھائیں **8** تلی ہوئی اشیاء سے مکمل پرہیز رکھئے کہ یہ پیاس کا سبب بنتی ہیں **9** سحری کے وقت روغنی غذائیں زیادہ مقدار میں کھانے سے خون میں شکر کی سطح بڑھ جاتی ہے اس لئے شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ کے مریض اپنے طبیب سے لازمی مشورہ کریں اور صرف ان غذاؤں کا انتخاب کریں جو فرض روزوں میں رکاوٹ نہ بنیں۔ **افطاری کی احتیاطیں 1** پکوڑے، سمو سے اور ان جیسی دیگر اشیاء کھانی ہی ہوں تو ہفتے میں ایک دن کے لئے مخصوص کر دیں کہ یہی آپ کی صحت کے لئے بہتر ہے **2** کڑک چائے، کافی، سافٹ ڈرنک یا اس جیسی دیگر مشروبات، مسالہ جات اور تیز مرچ کھانے سے پرہیز کریں **3** سالن وغیرہ میں مرچ مسالہ نارمل رکھئے کہ تیز مسالے پیاس، سنے کی جلن اور پیٹ کی خرابی کا سبب بنتے ہیں **4** افطار کے وقت بہت ٹھنڈا پانی پینے سے پرہیز کیجئے کہ روزے میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، پیچھڑ، معدہ اور جگر کے ورم کا سخت خطرہ ہے۔ **5** افطاری میں کھانا کم کھائیں کیونکہ سارا دن بھوکا رہنے کے بعد اگر آپ کا جسم یک دم بہت زیادہ غذا حاصل کر لیتا ہے تو یہ پیٹ میں گیس پیدا کرنے سمیت معدے کے دیگر امراض کو جنم دے سکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اھین پجاء النبی الہین صل اللہ علیہ والہ وسلم

نوٹ: اس مضمون کی طبی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطاری نے کی ہے۔





## بھیلوں اور سبزیوں کے فوائد

# تربوڑ اور بیٹنگن



### بیٹنگن (Aubergine) اور اس کے فوائد

### اعجاز نواز عطاری مدنی

بیٹنگن موسم سرما و گرما کی ایک مفید سبزی ہے، اس کی بہت سی اقسام و رنگ ہیں۔ لمبا، گول، بیضوی، سیاہ، جامنی، آرزوئی (لال)، سفید۔ اسے آلو بیٹنگن، بیٹنگن کا بھرتا، بیٹنگن گوشت، بیٹنگن چاول، بیٹنگن کے پکوڑے کے طور پر پکایا جاتا ہے، اسے صاف کر کے چھلکوں سمیت پکانا زیادہ مفید ہے، بیٹنگن کے چند فوائد یہ ہیں:

- بیٹنگن میں فاسفورس، فولاد، وٹامن B، A اور C ہوتے ہیں۔
- بیٹنگن بھوک لگاتا ہے۔
- معدے کو تقویت دیتا ہے۔
- قبض کُشا ہے۔
- بیٹنگن معدے کی گرمی اور گیس کے اخراج کیلئے بھی مفید ہے۔
- بیٹنگن کا سالن کھانے سے بلغم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
- بیٹنگن کا سالن دل کیلئے بہت اچھا ہے، اس سے دل کو تقویت ملتی ہے۔
- (پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص 290)
- بیٹنگن کے اندر ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو بلڈ پریشر، ذہنی تناؤ اور شوگر کے مرض کو قابو کرنے میں مددگار ہیں۔
- ایک تحقیق کے مطابق بیٹنگن میں ایسے قدرتی اجزاء بھی پائے جاتے ہیں جو کینسر جیسے مُؤذی مرض سے محفوظ رکھتے ہیں۔
- بیٹنگن موج نکلنے اور ورم دور کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا، اس کے ٹکڑوں پر نمک لگا کر کڑا ہی میں گرم کرنے کے بعد قدرے ٹھنڈا کر کے متاثرہ حصہ پر باندھنا مفید ہے۔
- ہتھیلیوں اور تلووں پر پسینہ آتا ہو تو بیٹنگن کا پانی لگانے سے پسینہ رُک جاتا ہے۔
- احتیاط: بیٹنگن کا کثرت سے استعمال فسادِ خون اور جوڑوں کے درد کا باعث ہے۔ (انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)

### تربوڑ (Watermelon) اور اس کے فوائد

تربوڑ موسم گرما کا نہایت مفید پھل ہے، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تربوڑ اور کھجور کو ملا کر کھاتے اور فرماتے: ہم اس (کھجور) کی گرمی کو اس (تربوڑ) کی ٹھنڈک کے ساتھ اور اس (تربوڑ) کی ٹھنڈک کو اس (کھجور) کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں۔ (ابوداؤد، 3/508، حدیث: 3836) گرمی دور کرنے کے لئے تربوڑ کا شربت بھی پیاجاتا ہے۔ تربوڑ کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: کھانے سے پہلے تربوڑ کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/442)
- تربوڑ کثرت سے کھانا گردوں کے درد سے نجات کا باعث ہے۔ (گھریلو علاج، ص 52)
- تربوڑ جسم کے تمام اعضا کو قوت پہنچاتا ہے۔
- تربوڑ کا شربت دل کو فرحت پہنچاتا ہے۔ (پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص 217)
- تربوڑ فسادِ ہاضمہ، بلڈ پریشر، گرمی کے باعث سر درد و بخار، جگر کی گرمی، وہم، جنون، پاگل پن، امراضِ مثانہ، پیشاب کی بندش، بھوک میں کمی، امراضِ معدہ، بواسیر، جگر کا بڑھنا، ضعیف قلب، قے، یرقان، خارش، خشک کھانسی وغیرہ تمام امراض میں بھی مفید ہے۔
- احتیاط: تربوڑ کھانے کے بعد پانی پینا بسا اوقات سینے کا باعث اور سخت نقصان دہ ہوتا ہے۔



## گرمی اور تربوز

ابو اسامیٰ عطارِ مدنی\*

اتارنے کا کام کرتا ہے **12** جبکہ وٹامن اے اور سی جلد اور بالوں کی حفاظت میں مددگار ہوتا ہے **13** یہ جسمانی چربی کو کم کرتا اور مسلز کے لئے بھی فائدہ مند ہے **14** جلدی ہضم ہوتا ہے **15** اس کے بیج معدے میں موجود فاضل مادوں کو خارج کرتے ہیں **16** یہ نہ صرف مختلف اعضائے جسمانی میں موجود گرمی کے مضر اثرات کو کم کرتا ہے بلکہ دماغی گرمی کو بھی دور کرتا ہے **17 مزید ارشادت** ایک کپ تربوز، پودینے کی چند پتیاں، ایک چمچ چینی، ایک چمچ لیموں کا رس اور آدک کا چھوٹا سا ککڑا ابلینڈ کریں اور پی لیں۔ پورا دن سستی اور کابلی آپ کے قریب نہیں آئے گی، ان شاء اللہ **18 ہانسمہ کی بہترین دوا** کالی مرچ، کالا زیرہ اور نمک باریک پیس کر ایک بوتل میں محفوظ کر لیجئے، تربوز پر چھڑک کر استعمال کیجئے۔ اس طرح تربوز کی لذت میں بھی اضافہ ہو جائے گا اور وہ ہانسمہ کی بہترین دوا ثابت ہو گا اور بھوک بھی چمک اٹھے گی۔ **احتیاطیں** رات ہو یا دن تربوز کھا کر اوپر سے پانی نہ پیئیں، اسے کھا کر فوراً سو جانے سے ہیضہ (Cholera) ہو سکتا ہے، اسی طرح کھٹا اور گلا ہوا تربوز کھانے سے بھی ہیضہ ہو سکتا ہے۔ جس دن تربوز کھائیں چاول ہرگز نہ کھائیں، بلغمی مزاج والے، معدے کے مریض، جن کو پٹھوں میں درد ہو، پیشاب زیادہ آتا ہو وہ تربوز استعمال نہ فرمائیں، تربوز جب بھی کھائیں خالی پیٹ اور ٹھنڈا کر کے کھائیں۔

**نوٹ** سرد مزاج والے حضرات تربوز کے استعمال سے پہلے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنی نعمتیں استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا شکر گزار بندہ بھی بنائے۔

اٰمِیْنِ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گرمی کے موسم میں بالخصوص دن کے وقت سایہ حاصل کرنے کے لئے کسی سائبان (Shelter) کے نیچے جگہ مل جانا کسی نعمت سے کم نہیں، ان لحاظ میں اگر کوئی ٹھنڈا مشروب پینے کو مل جائے تو کیا ہی بات ہے، لیجئے! ایسے ہی گرم موسم کے لئے ایک پھل کے فوائد آپ کے پیش خدمت ہیں جسے کھایا بھی جاتا ہے اور اس کا مشروب بھی استعمال ہوتا ہے، موسم گرما کا یہ خاص پھل تربوز ہے۔ لذت، وٹامنز اور معدنی اجزاء سے مالا مال پھل تربوز میں اعلیٰ سطح کا فولک ایسڈ بیٹا کاروٹین (Folic acid beta carotene)، الیکٹرولائٹس (Electrolytes)، سوڈیم (Sodium) اور پوٹاشیم (Potassium) کا بہترین ذخیرہ ہوتا ہے۔ **1** یہ آجڑا صحت کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ امراض قلب، آرٹھرائٹس، ذمے اور کئی اقسام کے کینسر کی روک تھام میں بڑے ہی مددگار ہوتے ہیں **2** مختلف تحقیقات سے پتا چلا ہے کہ تربوز میں ”لائکوپین“ نامی جزئیات بھی پائی جاتی ہیں جو جسم انسانی میں کینسر کی چند اقسام کو پیدا ہونے سے روکنے میں مدد فراہم کرتی ہیں **3** یہ پھل اینٹی آکسیڈنٹ (Antioxidant) کے طور پر بھی کام آتا اور قوتِ مدافعت بھی بڑھاتا ہے **4** نیز اینٹی آکسیڈنٹ جُز جلد کو سورج کی شعاعوں سے ہونے والے نقصان سے بھی بچاتا ہے اور **5** ڈی ہائیڈریشن (Dehydration) کے لئے مددگار ثابت ہوتا ہے **6** اس میں شامل خصوصی اجزا تیزابیت اور اسٹریس کو بھی ختم کرنے میں مدد دیتے ہیں **7** یہ پھل جلد کی نمی اور تروتازگی کو برقرار رکھنے میں بھی معاون ہوتا ہے **8** اس میں 92 فیصد پانی ہوتا ہے جو کہ انسانی جسم کو پانی کی کمی کا شکار نہیں ہونے دیتا **9** یہ شریانوں اور ہڈیوں کی صحت کے لئے مفید ہے **10** اس میں موجود وٹامن اے نظر کمزور ہونے سے بچاتا اور **11** وٹامن بی جسم کی تھکن



# کھجور کے فوائد



محمد عمر فیاض عطاری مدنی

مفقوی (یعنی طاقت دینے والی) غذا ہے۔ پیلایر قان (یعنی پیلیا) کیلئے بہترین دوا ہے۔ رات کو کھجور بھگو کر صبح اس کے پانی کا استعمال دل کے دورے (Heart attack) و دیگر امراض قلب کا انتہائی کامیاب اور سستا علاج ہے۔ پکی ہوئی کھجوروں کو پانی میں بھگو کر ان کا پانی پیاجائے تو تپش (Dysentery) ختم، معدے اور آنتوں میں صفرائی کی زیادتی کم ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ معدے اور آنتوں کے زخم، آلسر اور سوزش کے لئے بھی کھجور کا پانی پینا بہت مفید ہے۔ کھجور کی گھٹلی یا چھال کو جلا کر اس کی راکھ زخم پر ڈالنے سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ کھجور کے درخت سے گوند نکلتی ہے جو آنتوں، گردوں، پیشاب کی نالیوں کی سوزش اور بیرونی چوٹوں کے لئے مفید ہے۔

**قوت حافظہ اور اعصابی کمزوری کا نسخہ** 5 عدد کھجوریں اور 10 عدد بادام ایک گلاس دودھ میں گرائنڈ کر کے (یعنی ملک شیک بنا کر) پینا قوت حافظہ کا بہترین نسخہ ہے نیز جسمانی اور اعصابی کمزوری میں ہر عمر کے افراد کے لئے بہت مفید ہے۔

**کھجور استعمال کرنے کی احتیاطیں** ایک وقت میں 5 تولہ (تقریباً 60 گرام) سے زیادہ کھجوریں نہ کھائیں۔ پرانی کھجوریں کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیونکہ اس میں بعض اوقات سُر سُریاں (چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتے ہیں۔ بعض بیچنے والے چکانے کے لئے سرسوں کا تیل لگاتے ہیں نیز مکھیوں کی بیٹ وغیرہ بھی لگی ہوتی ہے لہذا کھجور ہمیشہ دھو کر ہی استعمال فرمائیے۔ (ماخوذ از مدنی پنج سورہ، ص 359)

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔  
(یہ مضمون ایک ماہر حکیم صاحب سے بھی چیک کروایا گیا ہے۔)

کھجور (Date) ایک طاقت بخش اور خوش ذائقہ غذا ہے جس کا استعمال دنیا بھر میں کیا جاتا ہے بالخصوص رمضان المبارک میں اس کا استعمال مسلم ممالک میں نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔ افطار کے وقت شاید ہی کوئی ایسا دسترخوان ہو جہاں کھجور موجود نہ ہوتی ہو۔ کھجور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہایت مرغوب اور پسند تھی۔ آئیے! کھجور کے کچھ خواص اور فوائد جانتے ہیں۔

**کھجور کے خواص** زمین پر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کی بچی ہوئی مٹی سے کھجور کا درخت پیدا کیا گیا (تفسیر روح البیان، 7/393 صفحہ)۔ کھجور کی خاصیت گرم اور تر ہے لہذا اسے معتدل کہا جاسکتا ہے۔ جسامت میں چھوٹے سے اس پھل کی تقریباً چار ہزار اقسام بتائی جاتی ہیں مگر مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عجوہ اور برنی کھجور سب سے عمدہ ہیں۔ (رسائل طب، ص 322، 328)

**کھجور کے طبی فوائد** 3 فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: نہار منہ کھجور کھانے سے پیٹ کے کیڑے مَر جاتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص 398 حدیث: 6394)۔ عجوہ کھجور جنت سے ہے، اس میں زہر سے شفا ہے۔ (ترمذی، 4/17، حدیث: 2073)۔ کھجور کھانے سے قولنج (یعنی بڑی انتڑی کا درد Colic Pain) نہیں ہوتا۔ (کنز العمال، 10/12، حدیث: 28191)۔ امام ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حاملہ کو کھجوریں کھلانے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت، بُردبار اور نرم مزاج ہوگا۔ (مدنی پنج سورہ، ص 356)۔ کھجور کے ساتھ کھیر ایا کلڑی ملا کر کھانے سے جسمانی کمزوری اور ڈبلا پن دور ہوتا ہے۔ کھجور کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین



# سحری و افطاری کی تیاری

## بنتِ ضیاء الحق عطار یہ مدثریہ

سے روزہ افطار کرنا سنت ہے۔ کھجور جیاتین (Vitamins) سے بھر پور پھل ہے اور جلد بدن کا حصہ بن جاتی ہے۔ (2) شہد: اس کے بارے میں ارشادِ ربّانی اور فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے کہ شہد میں شفا ہے۔ روزہ دار اگر سحری میں دودھ میں ایک چمچ شہد ملا کر پی لے اور پھر مغرب کے بعد معمول کی سادہ غذا کھائے تو اس کی برکت سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ طاقت بھی برقرار رہے گی اور روزے میں بھی آسانی ہوگی۔ (3) دہی: روزہ دار سحری و افطاری دونوں میں دہی کا استعمال کرے تو یہ معدے کو دُرست رکھے گا اور روزے میں آسانی ہوگی۔ (4) دودھ: یہ ایک مکمل غذا ہے افطار کے وقت تین یا سات کھجوریں دودھ میں ڈال کر دودھ پی لیا جائے تو صحت و توانائی بحال ہو جائے گی۔ (5) پھل اور سلاطین: رمضان المبارک میں پھلوں اور سلاطین کا خوب استعمال کریں، پھل صرف افطار میں ہی نہیں بلکہ سحری میں بھی کھائیں۔

اللہ کریم ہم سب کو اسراف سے بچتے ہوئے سنت کے مطابق سحری و افطاری کرنے نیز اپنے دستِ خوان کو جلدی ہضم ہونے والے، مُتوازن اور سادہ کھانوں سے مُزین کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور ہر عاقل بالغ مسلمان پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔ روزے کے جہاں اُخروی فوائد ہیں وہیں اس کے بہت سے طبی فوائد (Medical Benefits) بھی ہیں ان فوائد کے حصول کے لئے لازم ہے کہ سحری و افطاری میں مُتوازن (Balanced) اور صحت بخش غذا استعمال کی جائے۔

ہمارے یہاں اس ماہ مبارک میں سحری کے وقت عموماً دستِ خوان پر پرائیڈ اور ایسے کھانے رکھے جاتے ہیں جو دیر سے ہضم ہوتے ہیں، اسی طرح افطاری کے وقت دستِ خوان کو پکوڑوں، سموسوں اور دیگر فاسٹ فوڈز سے سجانے کے ساتھ ساتھ سافٹ ڈرنک اور رنگ برنگے مشروبات سے بھی آراستہ کیا جاتا ہے، اور پھر ”ٹوچل میں آیا“ کے مصداق پیٹ پر اتنا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں پیٹ اور گلے کے امراض لے کر کلینک اور اسپتالوں میں آنے والوں کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ بالخصوص رمضان المبارک میں ثقیل تلی ہوئی، چکنائی والی اشیاء اور فاسٹ فوڈ کے استعمال سے گریز کریں۔ اللہ پاک کی نعمتوں کو درست اور صحیح طریقے سے استعمال کرنے ہی میں ہماری صحت اور سلامتی کا راز پوشیدہ ہے اس لئے سحری اور افطاری کے لئے سادہ اور مناسب قیمت کی مگر بہترین خصوصیات کی حامل 5 غذائیں درج ذیل ہیں: (1) کھجور: یہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبوب غذا ہے، کھجور



كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى  
وَجْهَهُ الْكَرِيمِ

# امیر المؤمنین علی المرتضیٰ

## حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

عبدان احمد عطاری مدنی

وہ معزز ہستی جسے دنیا ہی میں جنت کی بشارت عطا ہوئی،

(ترمذی، 416/5، حدیث: 3769) وہ محترم ہستی جسے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دنیا و آخرت میں اپنا بھائی قرار دیا، (ترمذی، 401/5، حدیث: 3741) وہ مُعَظَّم ہستی جسے المرتضیٰ، کُزَّار (جنگ میں پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا)، شیرِ خدا، مولا مشکل کشا کے القابات ملے، امیر المؤمنین مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی مبارک ذات ہے۔

**پیدائش و بچپن** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے دس سال پہلے آپ کی پیدائش ہوئی۔ (الاصابہ، 4/464) 5 سال کی عمر تک والدین کی پرورش میں رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کفالت میں رہ کر ظاہر و باطن کو سنوارتے رہے۔ (شرح انزقانی علی الموابہ، 1/449، شرح شجرہ قادریہ، ص 42) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ہر دور بت پرستی سے پاک رہا ہے۔ (تاریخ اُخلفاء، ص 132) اسلام کی نورانی کرنیں طلوع ہوتے ہی دس برس کی عمر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل نورِ ایمان سے جگمگا اٹھا۔ (تاریخ اُخلفاء، ص 132)

**واقعہ ہجرت اور نکاح** ہجرت کی رات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سبز چادر اوڑھ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک بستر پر رات گزارنے کا شرف حاصل کیا۔ اگلی صبح سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس رکھی ہوئی اہل مکہ کی امانتیں اُنہیں لوٹائیں اور ”مدینہ منورہ“ کی جانب ہجرت فرمائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات میں سفر کرتے اور

دن کسی جگہ چھپ کر گزارتے، مدینے پہنچے تو قدیمین شریفین پر ورم آچکا تھا اور ان سے خون رِس رہا تھا، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں قدموں پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور لُعبِ دہن لگایا پھر دعا کی تو قدم ایسے ٹھیک ہوئے کہ شہادت تک ان میں کبھی تکلیف نہ ہوئی۔ (اصابہ، 4/104، 105) ماہِ صفر 1 ہجری یا ماہِ رجب 2 ہجری میں سیدۃُ الکونین فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح کی بابرکت تقریب ہوئی۔

(طبقات ابن سعد، 8/18، الاکمل فی التاريخ، 2/12)

**مجاہدانہ کارنامے** غزوہ تبوک کے موقع پر مدینے میں نائبِ رسول کی حیثیت سے ٹھہرے، اس کے علاوہ ہر غزوہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سینہ سپر ہو کر بہادری اور شجاعت کے وہ کارنامے دکھائے کہ اپنا ہویا پر ایسا ہر ایک ہمت کی داد دینے بغیر نہ رہ سکا۔ (طبقات ابن سعد، 3/17، 16) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوارِ اسلام کے دشمنوں پر بجلی کی طرح گرتی اور انہیں خاک و خون میں ملا دیتی تھی۔ جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کو جھنڈا عطا کر کے کسی مہم پر روانہ کرتے تو کامیابی و کامرانی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم چوم لیتی تھی۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/105) غزوہ خیبر کے موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ڈھال پھینک کر قلعہ کے دروازہ کو اکھاڑا اور اسے بطورِ ڈھال استعمال کیا یہاں تک کہ رحمتِ الہی سے فتح یابی نصیب ہوئی۔ وہ دروازہ اس قدر



بھاری تھا کہ بعد میں 40 صحابہ علیہم الرضوان نے مل کر اسے اٹھایا۔  
(تاریخ ابن عساکر، 42/111-110)

### آپ کے فضائل پر مشتمل تین احادیث مبارکہ

(1) میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (المستدرک، 96/4، حدیث: 4693) (2) بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چار لوگوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک علی ہیں۔ (ترمذی، 5/400، حدیث: 3739) (3) میں جس کا مولا (مددگار یا دوست) ہوں علی اس کے مولا (مددگار یا دوست) ہیں۔ (ترمذی، 5/398، حدیث: 3733)

**عہدہ قضا** رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجتے ہوئے اپنا دستِ کرم آپ کے سینے پر مارا اور دعاؤں سے نوازا۔ اس کے بعد تادم حیات آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ (ابن ماجہ، 3/90، حدیث: 2310) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا عثمان غنی علیہم الرضوان کے دورِ خلافت میں ایک مخلص و خیر خواہ مشیر کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیں اور مسلمانوں کی طاقت و قوت کو استحکام بخشا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ مجھے اس مشکل معاملہ سے محفوظ رکھے جس میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ساتھ نہ ہو۔

**خلفائے ثلاثہ سے محبت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفائے ثلاثہ سے بے حد محبت کیا کرتے تھے غالباً اسی وجہ سے کہ آپ نے اپنے بیٹوں میں کسی کا نام ابو بکر، کسی کا نام عمر تو کسی کا نام عثمان رکھا۔ (المستدرک، 5/68، 69)

**خلافت** خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے۔

**اخلاق و کردار** کردار و عمل کی پختگی، وفا شعاری، رحم دلی، بردباری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے اوصاف آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یکجا دکھائی دیتے ہیں۔ سخاوت و شجاعت، عبادت و

ریاضت، دانائی و حکمت اور زہد و قناعت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امتیازی اوصاف ہیں۔ منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد بھی نہایت سادہ اور عام زندگی گزارتے رہے، حکومت اور دولت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر میں کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی۔

**اپنا سامان خود اٹھایا (حکایت)** ایک مرتبہ بازارِ کوفہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک درہم کی کھجوریں خریدیں پھر انہیں اپنی چادر میں باندھا اور چلنے لگے، لوگوں نے عرض کی: لائیے! یہ گٹھری ہم اٹھالیتے ہیں، فرمایا: جو اپنے بچوں کا ذمہ دار ہوتا ہے وہی اس بوجھ کو اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(الزبد الاحمر، ص: 159)  
**نفس کی مخالفت (حکایت)** ایک بار کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک! اس کی خوشبو عمدہ، رنگ اچھا اور ذائقہ لذیذ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے نفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں ہے۔ (الزبد الاحمر، ص: 158)

**وصال مبارک** منبع فیض و برکات خلیفہ چہارم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم 4 برس 8 ماہ 9 دن منصبِ خلافت پر رونق افروز رہے۔ سن 40 ہجری میں 17 یا 19 رمضان کو فجر کی نماز میں قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخموں کی تاب نہ لا کر 21 رمضان المبارک اتوار کی رات اپنی زندگی کے 63 سال گزار کر جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ نمازِ جنازہ بڑے صاحبزادے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی، مشہور و معروف قول کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک نجف اشرف میں ہے۔ (طبقات ابن سعد، 3/27، کرامات شیر خدا، ص: 13) بوقتِ وصال آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال میں صرف سات سو درہم باقی تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/105)

اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اوصین بچاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



روشن ستارے

کہہ کر اللہ  
وجہہ الکریم

## حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ کی گھریلو زندگی

عدنان احمد عطار سیّدنی\*

مقدس ہستیوں نے دن روزے میں اور رات عبادت الہی میں بسر کی۔ (روض الفائق، ص: 278) **کام کالج کی ذمہ داری** گھر کے کام کالج (مثلاً چکی پیسنے، جھاڑو دینے اور کھانا پکانے کے کام وغیرہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کرتی تھیں اور باہر کے کام (مثلاً بازار سے سودا سلف لانا، اونٹ کو پانی پلانا وغیرہ) حضرت علیؑ رضی اللہ عنہما کے ذمہ داریوں میں شامل تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 8/157، حدیث: 14)

**والدہ کی خدمت** حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علیؑ رضی اللہ عنہما کے والدہ ماجدہ کی خدمت بھی کیا کرتی تھیں چنانچہ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہما نے اپنی والدہ کی خدمت میں کہا: فاطمہ زہرا آپ کو گھر کے کاموں سے بے پروا کر دیں گی۔ (الاصاب، 8/269، ضمیمہ) **ایک بستر** حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے پاس ایک ہی بستر تھا اور وہ بھی مینڈھے کی ایک کھال، جسے رات کو بچھا کر آرام کیا جاتا پھر صبح کو اسی کھال پر گھاس دانہ ڈال کر اونٹ کے لئے چارے کا انتظام کیا جاتا اور گھر میں کوئی خادم بھی نہ تھا۔ (طبقات ابن سعد، 8/18) **گھر والوں کا احساس** ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میرے

خليفة چہارم، امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالبؑ رضی اللہ عنہما کے تیس برس بعد جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت فرمانے سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ (تاریخ ابن عساکر، 41/361) حضرت علیؑ رضی اللہ عنہما چار بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے، بہن بھائیوں میں سے حضرت عقیل اور حضرت جعفر، حضرت ام ہانی اور حضرت جمانہ علیہم السلام دولت ایمان سے سرفراز ہوئے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 11/88، ریاض النضرہ، 2/104،

مصنف عبد الرزاق، 7/134، حدیث: 12700) **پرورش، لقب و کنیت**

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کنار اقدس میں پرورش پائی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں ہوش سنبھالا، آنکھ کھلتے ہی محتد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال جہاں آراء دیکھا، حضور انور ہی کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں، ہر گز ہر گز بتوں کی نجاست سے آپ کا دامن پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لئے لقب کریمؑ کہہ کر اللہ تعالیٰ وجہہ ملا۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/436، بتیہ)

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الحسن اور ابو ثراب ہے۔ **نکاح** آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدتنا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہما کا بابرکت نکاح 2 ہجری ماہ صفر، رجب یار رمضان میں ہوا۔ (اتحاف السائل للناوی، ص: 2) **جہیز و رہائش** حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہما کے جہیز میں ایک چادر، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا ایک تکیہ، ایک پیالہ، دو منگے اور آٹا پیسنے کی دو چکیاں تھیں۔ (مسند احمد، 1/223، حدیث، 819، معجم کبیر، 24/137، حدیث: 365) بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہما کی رہائش کے لئے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہما کے گھر کا شانہ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور تھا اس لئے حضرت سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے کا شانہ اقدس سے قریب اپنا ایک گھر حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما کے لئے پیش کر دیا۔ (طبقات ابن سعد، 8/19، ضمیمہ) ابتدا کی تین دن ان دونوں

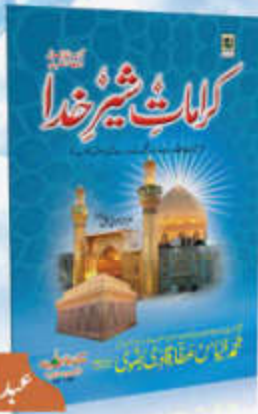


بچے (یعنی حسن و حسین) کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آج ہم لوگ صبح اٹھے تو گھر میں ایک چیز بھی ایسی نہ تھی جس کو کوئی چکھ سکے، بچوں کے والد نے کہا کہ میں ان دونوں کو لے کر باہر جاتا ہوں اگر گھر پر رہیں گے تو تمہارے سامنے روئیں گے اور تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے کہ کھلا کر چپ کر واسکو چنانچہ وہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے گئے، دیکھا کہ دونوں بچے ایک ضراحی سے کھیل رہے ہیں اور ان کے سامنے بچی کھچی کھجوریں ہیں۔ رسول محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی! دھوپ تیز ہونے سے پہلے بچوں کو گھر لے چلو، آپ نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آج صبح سے گھر میں ایک دانہ نہیں ہے اگر آپ تھوڑی دیر تشریف رکھیں تو میں فاطمہ کے لئے کچھ بچی کھچی کھجوریں جمع کر لوں۔ یہ سن کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کچھ کھجوریں جمع کر کے ایک کپڑے میں باندھ لیں۔ (معجم کبیر، 22/422، حدیث: 1040) **بچوں کی صحت یابی کے لئے منت** ایک مرتبہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے، حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بچوں کی صحت یابی کے لئے تین روزوں کی منت مان لی، اللہ تعالیٰ نے صحت دی، منت پوری کرنے کا وقت آیا تو روزے رکھ لئے گئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک یہودی سے کچھ کلو جو لائے، حضرت خاتونِ جنت نے تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز قیدی آگیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور گھر والوں نے صرف پانی سے افطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خزان العرفان، پ 29، الدر، تحت الآیة: 8، ص: 1073 خلاصاً) **عید کا دن** امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس ایک مرتبہ عید الاضحیٰ کے دن کچھ مہمان آئے تو آپ نے انہیں خزیرہ (آٹے اور

گوشت سے تیار ایک قسم کا کھانا) پیش کیا، یہ دیکھ کر انہوں نے کہا: اللہ آپ کا بھلا کرے آپ ہمیں مرغابی کھلائیے، ارشاد فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلیفہ کے لئے اللہ کے مال سے صرف دو ہی برتن حلال ہیں ایک وہ جس میں خلیفہ اور اس کے گھر والے کھائیں، دوسرا وہ برتن جسے وہ لوگوں کے سامنے رکھے۔ (مسند احمد، 1/169، حدیث: 578) **وصیت پر عمل** بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ایک صاحبزادی حضرت امامہ رضی اللہ عنہا تھیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو وصیت کی تھی کہ میری وفات کے بعد آپ امامہ سے نکاح کر لیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصیت پر عمل کرتے ہوئے ان سے نکاح کر لیا۔ (زر قانی علی الموہب، 2/358) **مہمان نوازی** جب آپ نے اُمّ البنین بنتِ حازم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس 7 دن ٹھہرے ساتویں دن کچھ عورتیں آپ کی زوجہ سے ملنے آئیں، یہ دیکھ کر آپ نے اپنے غلام کو درہم عطا کیا اور فرمایا: مہمانوں کیلئے اس سے انگور خرید لاؤ۔ (ابن ابی الدنیا، الجوع، 4/127، رقم: 281) **ازواج کے درمیان انصاف** حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنی دو بیویوں میں اس طرح تقسیم کاری کر رکھی تھی کہ پہلی بیوی کے پاس دن گزارتے تو اس کے لئے نصف درہم کا گوشت خریدتے دوسری کے پاس دن گزارتے تو اس کے لئے بھی نصف درہم کا گوشت خریدتے۔ (الزہد للاحمد، ص 157، رقم: 696) **نکاح و اولاد** حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو دوسرے نکاح کی اجازت نہ تھی، لیکن ان کے وصال کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یکے بعد دیگرے کئی نکاح کئے، آپ کے 14 لڑکے اور 18 لڑکیاں تھیں، بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے امام حسن، حسین، محسن، بی بی زینب اور بی بی اُمّ کلثوم علیہم الرضوان پیدا ہوئے، حضرت محسن کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔ (ریاض النضر، 2/239)



بزرگوں کی صحبت



عبد الرحمن عطار بن عبدنی

سے میری ہتھیلی بھر گئی پھر میں نے کچھ پانی پیا اور کھجوریں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گیا اور سرکارِ صلوات اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مل کر کھجوریں تناول کیں۔

(الزهد للامام احمد، ص 157، رقم: 701)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات میں ان لوگوں کے لئے درس ہے جو اچھے خاصے تندرست ہو کر بھی کوئی کام کاج نہیں کرتے اور مزدوری تو مزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو بھی باعثِ شرم خیال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے بزرگانِ دین کسبِ حلال کے لئے چھوٹے موٹے کام کو بھی بُرا نہیں سمجھتے تھے۔ ایسے لوگ بھی اسی معاشرے میں پائے جاتے ہیں کہ اگر چاہیں تو کما کر خود بھی کھا سکتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی کھا سکتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے وجود کو بے کار قرار دے رکھا ہے اور بقدرِ حاجت کمانے پر قادر ہونے کے باوجود مفت کی روٹیاں توڑنے اور اس کے لئے بھیک مانگنے کے عادی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو! بطورِ پیشہ بھیک مانگنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، جو بلا اجازتِ شرعی سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ اپنے لئے طلب کرتا ہے اور اس طرح جتنی رقم زیادہ حاصل کرے گا اتنا ہی جہنم کی آگ کا زیادہ حقدار ہو گا۔

اللہ پاک ہمیں لوگوں سے مذموم سوال کرنے سے بچائے اور کسبِ حلال کے لئے کوششیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰوٰیٰنِ بَجَاہِ النَّبِیِّ الْاَوْٰیٰنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## مولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ذریعہ معاش

خلیفہ چہارم حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا، شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے گزر اوقات کے لئے اجرت پر کام کیا کرتے تھے۔ (حدیث ندیہ، 1/222)

**ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے** حضرت سیدنا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم عمامہ باندھے ہمارے پاس تشریف لائے اور بتانے لگے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں مجھے سخت بھوک محسوس ہونے لگی تو میں مزدوری کی تلاش میں مدینہ کے گرد و نواح کی طرف نکل گیا، وہاں میں نے ایک عورت دیکھی جس نے مٹی کا ایک ڈھیر جمع کیا ہوا تھا جسے وہ پانی سے تر کرنا چاہتی تھی، میں نے ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور مزدوری ملے کی اور سولہ ڈول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے، میں نے ہاتھ دھوئے پھر اس عورت کے پاس آیا اور کہا کہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے، تو اس عورت نے مجھے 16 کھجوریں گن کر دیں، میں انہیں لے کر حضور نبی اکرم صلوات اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بتایا پھر ہم نے مل کر وہ کھجوریں کھائیں۔ آپ صلوات اللہ علیہ والہ وسلم نے میرے لئے کلماتِ خیر کہے اور دعا فرمائی۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/112)

**کھجوروں کے عوض باغ کی سیرابی** شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک باغ میں گیا، باغ کے مالک نے کہا کہ ہر ڈول پر ایک کھجور کے بدلے میرے اس باغ کو سیراب کر دو۔ میں نے کچھ ڈول نکالے اور اس کے بدلے میں کھجوریں وصول کیں جن

# حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کے مشورے

كَبْرَمَ اللّٰهِ تَعَالٰى  
وَجَهَّةِ الْكَرِيْمِ



اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے رائے دی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں سے جو چیز لی ہے اگر آپ اسے نہیں لیں گے تو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کے خلاف ہوگا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دیگر لوگوں نے مجھے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا مگر آپ نے یہ کہا ہے تو اب میں ان لوگوں سے ضرور جہاد کروں گا۔ (ریاض النفرۃ، 1/147)

ایک روایت کے مطابق حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے یوں کہا: اللہ عزوجل نے نماز اور زکوٰۃ کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ انہیں الگ الگ کریں گے۔ (کنز العمال، ج:6، 3/227، حدیث: 16841)

**لشکر بھیجنے کا مشورہ** غزوہ روم کے لئے لشکر اسلام روانہ کرنے سے پہلے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام علیہم السلام سے مشورہ کیا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے لشکر روانہ کرنے کی رائے دیتے ہوئے کہا: آپ خود اس جنگ میں شرکت کریں یا لشکر اسلام بھیجیں، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی، یہ سن کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اچھی خبر سنائے، پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور لشکر اسلام کی تیاری کا حکم دیا۔ (تاریخ ابن عساکر، 2/64)

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلَيْهَا بَابُهَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

(معجم کبیر، 11/65، حدیث: 11601)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی ذاتِ مقدّسہ میں دیگر اوصافِ حمیدہ اور خُصائلِ کریمہ کی طرح بہترین مشورہ اور دُرست رائے دینے کی صلاحیت بھی کامل درجے کی تھی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا 2 برس 3 ماہ کا دورِ خلافت ہو یا حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساڑھے دس سالہ زمانہِ خلافت یا پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطورِ خلیفہ بارہ سالہ خدمات ہوں، جنگ، قضا، امورِ سلطنت، شرعی احکام اور اسلامی سزاول کے نفاذ (Implementation) جیسے ہر میدان میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اپنے دُرست مشوروں اور بہترین رائے کے ذریعے ان اکابرین صحابہ کرام علیہم السلام کے ساتھ شانہ بشانہ نظر آتے ہیں۔ چند جملکیاں ملاحظہ کیجئے:

**مکتوبین سے جہاد** خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہِ خلافت میں بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور کفر و اِزتداد کے لباس کو اوڑھا تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِستفسار فرمایا: اے ابوالحسن! آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ



ہو جائے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی رائے پر عمل کیا۔

(الہدایۃ والنہایۃ، 5/126)

**شرابی کی سزا** حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کی سزا کے متعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ کیا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے رائے دی کہ اسے 80 کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پئے گا نشہ ہو گا اور جب نشہ ہو گا تو یہودہ بکے گا اور جب یہودہ بکے گا تو شہمت لگائے گا، لہذا حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو 80 کوڑے لگانے کا حکم دیا۔

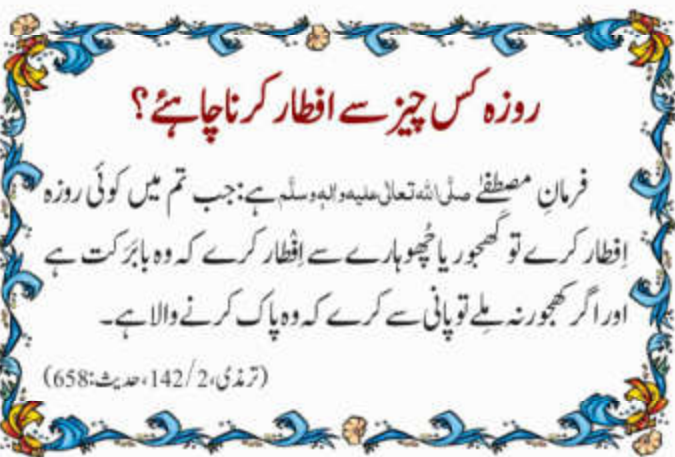
(موطأ امام مالک، 2/351، حدیث: 1615)

**جھگڑا نمٹانا** امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب لوگ کوئی جھگڑا لے کر آتے تو ایک فریق سے فرماتے: حضرت علی کو بلاؤ، دوسرے فریق سے فرماتے: حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور دیگر صحابہ کرام کو بلاؤ۔

(تاریخ ابن عساکر، 39/182)

**جمع قرآن میں تعاون** حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو جمع قرآن کے بارے میں اچھا ہی کہو، خدا کی قسم! انہوں نے جو کچھ کیا وہ ہمارے ہی تعاون سے کیا ہے۔

(فتح الباری، 10/16، تحت حدیث: 4988)



## روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہئے؟

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ باہر کت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(ترمذی، 2/142، حدیث: 658)

**خليفة کا وظیفہ** حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں پر خلافت کا بار آیا تو آپ نے اپنے گزر اوقات کے لئے بیت المال سے کچھ نہ لیا مگر امورِ خلافت میں مشغول ہونے کے سبب گزر اوقات میں دشواری ہونے لگی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ کیا، دیگر مشوروں کے ساتھ ایک مشورہ یہ بھی تھا کہ آپ بیت المال سے صبح شام کے کھانے کے برابر لے لیا کریں حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ رائے زیادہ پسند آئی اور اسی پر عمل کیا۔ یہ رائے پیش کرنے والی شخصیت شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تھی۔ (طبقات ابن سعد، 3/233)

**ہجری سن کی ابتدا** حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جمع کر کے مشورہ مانگا کہ ہم تاریخ لکھنے کا آغاز کرنا چاہتے ہیں، کب سے شروع کریں؟ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے مشورہ دیا: اس دن سے جس دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا کہ مُحَرَّم کے مہینے سے ابتدا ہو، یوں ہجری سن کا آغاز ہو گیا۔

(متدرک، 3/549، حدیث: 4344۔ تلخیص نجوم لابن جوزی، 1/14)

**شام جانے کا مشورہ** جب مسلمانوں نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا اور قلعے والوں کو دشواری و تنگی ہونے لگی تو انہوں نے یہ شرط پیش کی کہ مسلمانوں کے امیر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائیں گے تو وہ مسلمانوں سے صلح کر لیں گے، حضرت سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری صورت حال لکھ کر روانہ کر دی، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں مشورہ طلب کیا تو کسی نے یہ مشورہ دیا کہ آپ ان کے پاس نہ جائیں کہ وہ آپ کو حقیر جانیں گے، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے مشورہ دیا کہ آپ ان کی طرف جائیں تاکہ ان کے قلعے میں انہیں شکست دینا مسلمانوں پر آسان



# حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

## کے حیرت انگیز فیصلے

مزار مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی

سر سوراخوں سے باہر نکال لئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار لے آؤ، خادم تلوار لایا تو آپ نے خادم سے کہا: غلام کا سر کاٹ ڈالو، یہ سنتے ہی غلام نے فوراً اپنا سر پیچھے کر لیا جبکہ لڑکا اسی طرح کھڑا رہا، یوں آپ کی حکمت عملی سے معلوم ہو گیا کہ ”غلام کون ہے؟“<sup>(1)</sup> 2 جھوٹے گواہ بھاگ گئے: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چوری کے الزام میں لایا گیا ساتھ گواہی دینے کے لئے دو گواہ بھی موجود تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے کام کی طرف متوجہ ہو گئے پھر آپ نے جھوٹے گواہوں کے بارے میں فرمایا: جب میرے پاس جھوٹا گواہ آیا ہے تو میں نے اسے سخت سزا دی ہے، (کچھ دیر بعد) آپ نے ان دونوں گواہوں کو طلب کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دونوں جھوٹے گواہ پہلے ہی فرار ہو چکے ہیں لہذا آپ نے ملزم کو بری کر دیا۔<sup>(2)</sup> 3 17 اونٹ کیسے تقسیم ہوں گے؟ ایک مرتبہ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس 3 آدمی آئے اور کہنے لگے: ہمارے پاس 17 اونٹ ہیں، ایک کا حصہ کل اونٹوں کا آدھا (1/2) ہے دوسرے کا حصہ تہائی (1/3) ہے اور تیسرے آدمی کا حصہ سب اونٹوں میں نواں (1/9) ہے، آپ ہمارے

ایک قاضی اور جج (Justice) کی زندگی میں بسا اوقات ایسے پیچیدہ مقدمے بھی آجاتے ہیں جن کا حل انتہائی مشکل اور دشوار نظر آتا ہے۔ ذرا اصل اس طرح کے مقدمات اس بات کا فیصلہ بھی کر دیتے ہیں کہ قاضی کن صلاحیتوں کا حامل ہے اور عقل و دانش کے کس بلند رتبے پر فائز ہے، آئیے! شیر خدا حضرت سیدنا مولانا علی رضی اللہ عنہ کے کچھ دل چسپ اور مشکل فیصلوں کو ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ آپ کے فیصلوں نے کس طرح پریشان حالوں کی پریشانی حل کی، ڈکھیروں کا دکھ دور کیا اور آزمائش میں گھر جانے والوں کو آزمائش سے نکالا۔

1 غلام کون ہے؟ یمن کے ایک آدمی نے اپنے لڑکے کو سفر پر بھیجا تو اس کے ساتھ ایک غلام بھی روانہ کیا، راستے میں کسی بات پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا، کوفہ پہنچ کر غلام نے دعویٰ کر دیا کہ یہ لڑکا میرا غلام ہے اور میں اس کا آقا ہوں، یہ کہہ کر اس نے لڑکے کو بیچنا چاہا، جب یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: کمرے کی دیوار میں دو بڑے سوراخ بناؤ اور ان دونوں سے کہو: اپنے اپنے سر ان سوراخوں سے باہر نکالیں، جب دونوں نے اپنے



مگر میں نے قبول نہیں کیا اور اب آپ یہ فرما رہے ہیں کہ انصاف کے طریقے پر میرا حق ایک درہم بنتا ہے آپ مجھے سمجھائیے کہ میرا حق ایک درہم کیسے ہے؟ پھر میں ایک درہم قبول کر لوں گا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: 8 روٹیوں کے 24 حصے تم تین آدمیوں نے کھائے، یہ پتا نہیں کہ کس نے کم کھایا اور کس نے زیادہ کھایا؟ اس لئے یہ سمجھ لو کہ سب نے برابر برابر کھایا ہے (یعنی ہر ایک نے آٹھ حصے کھائے) تم نے اپنی 3 روٹیوں کے 9 حصوں میں سے آٹھ حصے کھائے، تمہارا ایک حصہ باقی رہا، اور تمہارے ساتھی نے اپنی 5 روٹیوں کے 15 حصوں میں سے 8 حصے کھائے اس کے 7 حصے باقی رہے، تیسرے شخص نے تمہاری روٹیوں میں سے ایک حصہ کھایا اور تمہارے ساتھی کے سات حصے کھائے، اب انصاف کے مطابق تم کو ایک درہم اور تمہارے ساتھی کو 7 درہم ملیں گے، تفصیل سننے کے بعد اس جھگڑنے والے شخص کو ایک درہم لینا پڑا۔<sup>(4)</sup> **5** مرحوم کی وصیت: ایک شخص نے مرتے وقت اپنے دوست کو 10 ہزار دیئے اور وصیت کی: جب تم میرے لڑکے سے ملاقات کرو تو اس میں سے جو تم چاہو وہ اس کو دے دینا، اتفاق سے کچھ روز بعد اس کا لڑکا وطن واپس آ گیا، اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: بتاؤ! تم مرحوم کے لڑکے کو کتنا دو گے؟ اس نے کہا: ایک ہزار، آپ نے فرمایا: اب تم اس کو 9 ہزار دو، اس لئے کہ جو تم نے چاہا وہ 9 ہزار ہیں اور مرحوم نے یہی وصیت کی تھی کہ جو تم چاہو وہ اس کو دے دینا۔<sup>(5)</sup>

**شہادت:** حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے 4 برس 9 ماہ چند دن امور خلافت سر انجام دیئے، آخر کار اس دنیا میں 63 سال گزار کر کوفہ میں 21 رمضان المبارک 40ھ کو شہادت کی سعادت پائی۔<sup>(6)</sup>

(1) خلفائے راشدین، ص 124 (2) مصنف ابن ابی شیبہ، 14/548، رقم: 29426  
(3) خلفائے راشدین، ص 126 (4) استیعاب، 3/207 (5) خلفائے راشدین، ص 125 (6) تاریخ ابن عساکر، 42/577 کتاب العقائد، ص 45۔

درمیان اونٹ تقسیم کیجئے مگر شرط یہ ہے کہ انہیں کاٹنا نہ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹ المال سے ایک اونٹ منگوایا، اب 18 اونٹ ہو گئے پہلا شخص جس کا حصہ تمام اونٹوں میں آدھا تھا اسے 18 کے آدھے یعنی 9 اونٹ دے دیئے، دوسرا شخص جس کا حصہ تہائی تھا اسے 18 کا تہائی یعنی 6 اونٹ دے دیئے، پھر تیسرا شخص جس کا حصہ کل اونٹوں میں نواں تھا اسے کل اونٹوں کا نواں حصہ یعنی 18 میں سے 2 اونٹ دے دیئے اس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے حسن تدبیر سے ایک مشکل مسئلے کا فیصلہ کر دیا اور 6، 9، اور 2 اونٹ ملا کر کل 17 اونٹ ان تینوں میں تقسیم بھی کر دیئے اور کسی اونٹ کو کاٹنا بھی نہ پڑا، ایک اونٹ جو باقی بچا اسے بیٹ المال میں واپس پہنچا دیا گیا۔<sup>(3)</sup> **4** ایک درہم ملا: دو شخص صبح کے وقت کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تھے، ایک کے پاس 5 روٹیاں جبکہ دوسرے کے پاس 3 روٹیاں تھیں، اتنے میں ادھر سے ایک شخص گزرا، ان دونوں نے اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھالیا اور تینوں نے وہ آٹھ روٹیاں مل کر کھالیں، تیسرے شخص نے جاتے ہوئے 8 درہم ان دونوں کو دیئے اور کہا: میں نے تمہارے ساتھ جو کھانا کھایا ہے اس کی یہ قیمت ہے تم اسے آپس میں تقسیم کر لو، اب ان دونوں میں تقسیم پر جھگڑا ہوا۔ 5 روٹیوں والے شخص نے کہا: میں 5 درہم لوں گا کہ میری روٹیاں 5 تھیں اور تم 3 درہم لو کہ تمہاری روٹیاں 3 تھیں، دوسرے نے کہا: نہیں! رقم آدھی آدھی تقسیم ہوگی، دونوں یہ معاملہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے (مشورہ دیتے ہوئے) 3 روٹی والے شخص سے فرمایا: تمہارا ساتھی جو تمہیں دے رہا ہے اسے قبول کر لو کیونکہ اس کی روٹیاں زیادہ تھیں، وہ کہنے لگا: میں صرف انصاف والی بات کو قبول کروں گا، آپ نے فرمایا: انصاف یہی ہے کہ تم ایک درہم لو اور تمہارا ساتھی 7 درہم لے، اس نے حیرت سے کہا: میرے ساتھی نے مجھے 3 درہم دینے چاہے لیکن میں راضی نہیں ہوا، آپ نے یہی مشورہ دیا



# امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کے کارنامے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طرف کفار تلواریں لئے کھڑے تھے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بستر پر سوئے۔ (سیرت ابن ہشام، ص 192) غزوہ تبوک کے علاوہ ہر غزوہ میں شرکت فرمائی اور خیبر کے قلعہ کو فتح کر کے ”فاتح خیبر“ کے نام سے شہرت پائی۔ (بخاری، 84/3، حدیث: 4209) (3) روشن فیصلے جب سینہ دست نبوی سے فیض یاب ہو اور فیصلوں کو تصدیقات نبوی حاصل ہوں تو ایسے فیصلے زمانے میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فیصلوں کو خود حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پسند فرمایا۔ (فضائل الصحاب، ص 812، حدیث: 1113) مقدمہ کتنا ہی پیچیدہ کیوں نہ ہوتا آپ چند لمحوں میں اس کا بہترین فیصلہ فرما دیا کرتے، الغرض آپ کے فیصلے اسلامی عدالت کے لئے انقلابی حیثیت رکھتے ہیں۔ (4) صاحب الرائے (درست رائے والے) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایسی درست رائے کے حامل تھے کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ سے مشورہ فرمایا۔ (بخاری، 4/528) خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور خلیفہ دوم حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جیسے دور اندیش اور تجربہ کار اپنے دورِ خلافت میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مشورہ فرماتے۔ (اکمال فی التاريخ، 3/205) (5) عربی زبان کے قواعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جب لوگوں کو عربی بول چال میں غلطیاں کرتے پایا تو اصلاح کے لئے بنیادی قواعد و ضوابط مرتب کئے اور حضرت ابو الأسود دؤلی کو کلمہ کی تینوں قسموں ”اسم، فعل، حرف“ کی تعریفیں لکھ کر دیں اور اس میں اضافہ کرنے کا فرمایا پھر ان کے اضافہ جات کی اصلاح بھی فرمائی۔ (تاریخ خلفاء، ص 143) (6) فقہ و فتاویٰ باب مدینة العلم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس میدان

عہد ساز اور انقلاب آفریں شخصیات نے ہر دور میں انسانی سوچ کے دھارے بدلے، مزاج و کردار کو نئی سمت پر گامزن اور گفتار و نگاہ کو نئے زاویوں سے روشناس کیا۔ کئی انقلابی شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے کارنامے نہ صرف اپنے زمانے بلکہ آنے والی صدیوں کو بھی متاثر کرتے ہیں اور لوگ نسل در نسل ان کی انمول اور انقلاب آفریں تعلیمات کی روشنی میں اپنے حال اور مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ایسی ہی ایک انقلابی شخصیت جو اخلاق کریمانہ و اقوال حکیمانہ، جہد مسلسل، ہمت و شجاعت، علم و تقویٰ، کردار و عمل، تدبیر و اسلامی سیاست، ایشاد و تواضع، استغناء و توکل اور قناعت و سادگی جیسے عمدہ اوصاف سے مزین ہے۔ دنیا جنہیں حیدر و صغدر، فاتح خیبر، شیر خدا، سید الاولیاء، امام الاتقیاء، مخزن سخاوت، تاجدار شجاعت، امام المشرق والمغرب، خلیفہ چہارم امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نام سے جانتی ہے۔ آپ کے چند انقلابی کارنامے ملاحظہ کیجئے: (1) باب مدینة العلم آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بارگاہ رسالت سے ”باب العلم (علم کا دروازہ)“ کا لقب عطا ہوا۔ آپ خود فرماتے ہیں: مجھے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے علم کے ہزار باب عطا کئے اور ہر باب سے آگے ہزار باب کھلتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 42/385) ایک موقع پر یوں فرمایا: مجھ سے پوچھو! اللہ تعالیٰ کی قسم! قیامت تک ہونے والی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے، میں تمہیں ضرور بتاؤں گا۔ (کنز العمال، 1/239، حدیث: 4737) آپ کی قرآن فہمی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار فرمایا: اگر میں چاہوں تو سورہ فاتحہ کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر دوں۔ (الاتقان، 2/1223) (2) شجاعت و بہادری ہجرت کی رات جبکہ چاروں



میں بھی تاریخ رقم فرمائی، پیش آنے والے نئے مسائل کو پل بھر میں حل فرمادیتے، کثیر صحابہ کرام علیہم السلام فقہی مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ حضرت عمر فاروق اعظم و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لوگوں نے مسئلے پوچھے تو فرمایا: حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے جا کر پوچھو۔ (مسلم،

ص 130، حدیث: 639، مصنف ابن ابی شیبہ، 4/223، حدیث: 5) **(7) خراجیوں**

**کا قلع قمع** اسلام دشمن خراجیوں کا سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے قلع قمع فرما کر مسلمانوں کو ان کے فتنے سے محفوظ و مامون کیا۔ (الاستیعاب، 3/217) **(8) ہجری سن کا آغاز** عہد فاروقی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے

اسلامی سن کا آغاز ہجرت مدینہ سے کیا گیا۔ (الہدیہ والنہایہ، 5/146)

**(9) امور رفاہ عامہ (عوامی بھلائی کے کام)** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اپنے دور خلافت میں مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے حقوق عامہ کی حفاظت کا بھی اہتمام فرمایا جیسا کہ شاہراہ عام کو گندگی سے بچانے کے لئے بیت الخلاء اور نالیوں کو شارع عام سے دور بنانے کا حکم فرمایا۔ (مصنف عبدالرزاق، 9/405، حدیث: 18722) انسانی جانوں کے تحفظ کے لئے قانون بنایا کہ اگر کسی کے کنواں کھودنے یا بانس وغیرہ گاڑنے کی صورت میں انسانی جان تلف ہوئی تو ضمان ادا کرنا ہو گا۔ (مصنف عبدالرزاق، 9/405، حدیث: 18723)

# مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز

اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے  
اور حفظِ جان تو جان فُروضِ غُزر کی ہے  
پر وہ تو کرچکے تھے جو کرنی بشر کی ہے  
أَصْلُ الْأُصُولِ بِنْدِغِي أَسْ تَاخُورِ كِي هِي  
(حدائق بخشش، ص 203)

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز  
صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے  
ہاں تو نے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز  
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع ہیں

**اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے** اللہ پاک کا  
فرمانِ عالیشان ہے: **حِفْظُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالصَّلَاةَ الْوَسْطَى**  
ترجمہ کنزُالعرفان: تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً درمیانی نماز  
کی۔ (پ 2، البقرہ: 238)  
درمیانی نماز کی بالخصوص تاکید کی گئی جس سے مراد نمازِ عصر  
ہے۔ (سراط الجنان، 1/363)

**صدیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے** حضرت سیدنا  
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غارِ ثور کے قریب پہنچے تو پہلے اندر جا کر  
صفائی کی اور تمام سوراخوں کو بند کیا۔ آخری دو سوراخ بند  
کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو اپنے مبارک پاؤں ان پر رکھ  
دیئے۔ اب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غار میں  
تشریف لائے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر سر انور

**الفاظ و معانی واری:** قربان کی۔ **خطر:** (مرادی معنی) شرف۔  
**غُزر:** آغز کی جمع، سب سے روشن۔ جو کرنی بشر کی ہے: جو انسان  
کے بس میں ہے۔ **فُروع:** شاخیں۔ **أَصْلُ الْأُصُول:** (مرادی معنی)  
سب سے اہم اور بنیادی فرض۔ **بِنْدِغِي:** غلامی۔ **تَاخُور:** بادشاہ۔

**مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز** ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرما کر حضرت سیدنا علی  
المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہاً الکریم کو کسی کام سے روانہ فرمایا۔ جب  
سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نمازِ عصر  
ادا فرما چکے تو اب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی واپسی ہوئی اور  
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے زانو پر سر مبارک رکھ کر  
آرام فرمانے لگے۔ (اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نیند کی خاطر  
آپ نے نمازِ عصر نہ پڑھی) یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔  
(مجم کبیر، 24/145، حدیث: 382/فصلاً)



**ثابت ہوا کہ جملہ فرائض شروع ہیں** ان دونوں نفوس

قدسیہ کے اس طرز عمل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دین اسلام کے دیگر فرائض ثانوی (Secondary) حیثیت کے حامل ہیں۔

**أَصْلُ الْأُصُولِ بِنْدِ كِي اس تاجور کی ہے** صدر الشریعہ مفتی امجد

علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔

(بہار شریعت، 74/1)

نماز عصر کو چھوڑا تمہاری نیند کی خاطر  
علی بھی کس قدر ہیں تم پہ قرباں یا رسول اللہ  
تَصَدَّقْ حضرت صدیق غارِ ثور میں اپنی  
ترے آرام کی خاطر کریں جاں یا رسول اللہ  
ملی صدیق کو جاں اور نماز عصر حیدر کو  
ترے صدقے اگرچہ اے مری جاں یا رسول اللہ  
مگر ان کے عمل سے یہ عقیدہ ہو گیا ثابت  
تمہیں ہو اصل ایمان، جاں ایمان یا رسول اللہ

رکھ کر سو گئے۔ ایک سوراخ میں سے (سانپ نے) آپ کے پاؤں میں ڈس لیا مگر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آرام میں خلل آنے کے خوف سے آپ نے کوئی حرکت نہ فرمائی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، 4/417، حدیث: 6034/6034 خلاصاً)

**اور حفظِ جاں تو جانِ فروضِ غُزْرِ کی ہے** اپنی جان کی

حفاظت کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، خودکشی وغیرہ کے ذریعے اپنی جان کو ہلاک کرنا جائز نہیں۔ ”ہر وہ چیز جو ہلاکت کا باعث ہو اس سے باز رہنے کا حکم ہے حتیٰ کہ بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خودکشی کرنا سب حرام ہے۔“

(صراط الجنان، 1/310 بتصریح) جان کی حفاظت کرنے کی اس قدر اہمیت ہے کہ حالتِ اضطرار میں) جان بچانے کیلئے حرام چیز کا بقدر ضرورت کھانا نہ صرف جائز بلکہ فرض ہے۔ (صراط الجنان، 1/275)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جان کا رکھنا سب سے زیادہ اہم فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/370)

**ہاں تو نے ان کو جان اُنھیں پھیر دی نماز** حضور انور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو سورج پلٹ آیا اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر ادا فرمائی۔

(تجم کبیر، 24/145، حدیث: 382/382 خلاصاً) (ادھر غارِ ثور میں سانپ کے ڈسنے کے بعد شدتِ تکلیف کی وجہ سے) حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر محبوبِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالشَّيْبَانِ کے مبارک چہرے پر چھاؤ ہوئے۔ پیارے

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو گئے اور ڈسے ہوئے حصے پر اپنا لعابِ دہن (یعنی تھوک شریف) لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، 4/417، حدیث: 6034/6034 خلاصاً)

**پروہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے** ایک انسان زیادہ

سے زیادہ جو کر سکتا ہے وہ ان دونوں حضرات نے کر دکھایا یعنی تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر اور حضرت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جان قربان کر دی۔

## رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تربیت فرمائی

حضور سید عالم، شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لکھ رہے تھے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: دوات میں صوف (1) ڈالو، قلم پر تر چھاقظ لگاؤ، بسم اللہ کی ب کھڑی لکھو، سین کے دندانے جدا رکھو، اور میم اندھانہ کرو (یعنی میم کا دائرہ کھلا رکھو)، لفظ اللہ خوبصورت لکھو، لفظ رحسُن کو لمبا اور اور لفظ رحیم کو عمدہ لکھو۔

(اشفا بتعريف حقوق الصلطفى، جزو 1، ص 357)

(1) وہ کپڑا جو دوات میں سیاہی کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔



# راکبِ دوشِ مصطفیٰ

(حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)



کبھی داڑھی مبارک سے کھیلتے لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں کبھی نہیں جھڑکا۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شانہ مبارک پر سوار دیکھ کر کسی نے کہا: صاحبزادے! آپ کی سواری کیسی اچھی ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: سوار بھی تو کیسا اچھا ہے۔ (ترمذی، 5/432، حدیث: 3809)

حسن مجتبیٰ، سید الاسخیاہ  
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن خوش نصیبوں میں شامل ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: **بَابِي وَأُمِّي** یعنی تم پر میرے ماں باپ فدا۔ (معجم کبیر، 3/65، حدیث: 2677) **شبیرِ مصطفیٰ**  
حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: (امام) حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر کوئی بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہ تھا۔ (بخاری، 2/547، حدیث: 3752) **امام حسن سردار ہیں** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح فرما کر اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس فرمان کو عملاً پورا فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ عزوجل اس کی بدولت مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔ (بخاری، 2/214، حدیث: 2704) **اوسان** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رحم دل، سخی، عبادت گزار اور عفو و درگزر کے پیکر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے اور مسجد میں موجود لوگوں سے دینی مسائل پر گفتگو فرماتے۔ جب آفتاب بلند ہو جاتا تو چاشت کے نوافل ادا فرماتے پھر اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 13/241) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیفاً سے مکہ مکرمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیفاً) پیدل چل کر 25 حج ادا فرمائے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/387) **سخاوت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کثرت سے صدقہ و خیرات فرماتے

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول، اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں کے نور، راکبِ دوشِ مصطفیٰ (مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر سوار کرنے والے)، سردارِ امت، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری کو مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ (اہدایہ و انہایہ، 5/519) **نام، القابات اور کنیت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ”حسن“ کنیت ”ابو محمد“ اور لقب ”سبط رسول اللہ“ (رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نواسے) اور ”رِيحَانَةُ الرَّسُولِ“ (رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پھول) ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص 149) **مبارک تخنیک (گھٹی)** نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کان میں اذان کہی۔ (معجم کبیر، 1/313، حدیث: 926) اور اپنے لعابِ دہن سے گھٹی دی۔ (اہدایہ و انہایہ، 5/519) **عقیتہ** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیتے میں دو دنے ذبح فرمائے۔ (نسائی، ص 688، حدیث: 4225) **سرکار کی امام حسن سے محبت** حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے پناہ محبت تھی۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی اپنی آنغوشِ شفقت میں لیتے تو کبھی مبارک کندھے پر سوار کئے ہوئے گھر سے باہر تشریف لاتے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معمولی سی تکلیف پر بے قرار ہو جاتے، آپ کو دیکھنے اور پیار کرنے کے لئے سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے پیارے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بے حد مانوس تھے، نماز کی حالت میں پشت مبارک پر سوار ہو جاتے تو



حتیٰ کہ دو مرتبہ اپنا سارا مال اور تین مرتبہ آدھا مال راہِ خدا میں صدقہ فرمایا۔ (ابن عساکر، 13/243) **شہادت** کسی کے زہر کھلا دینے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 5 ربیع الاول 49 ہجری کو مدینہ منورہ میں شہادت کا جام نوش فرمایا۔ ایک قول 50 ہجری کا

بھی ہے۔ (المختصر، 5/226، صفحہ الصفوۃ، 1/386)

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

## یا حَسَنَ ابنِ عَلِیٍّ! کَرْدُو کَرَمَ

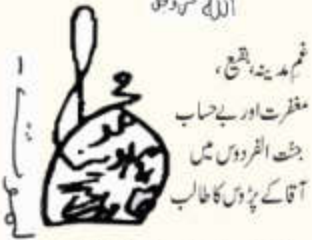
یا حَسَنَ ابنِ عَلِیٍّ! کَرْدُو کَرَمَ!  
اپنی اَلْفَتِ دو مجھے دو اپنا غَم  
اور عطا ہو قلبِ مُضَطَّرِ چشَمِ غَم  
لب پہ ذِکْرُ اللّٰہِ میرے دم بَدَم  
سے دو حصہ سیدِ عالی کَسَم  
ساری سرکاروں کے در پر سر ہے خَم  
ہیں محمد کے نواسے لاجَرَم  
عبدِ حق ہوں خادمِ شاہِ اُمَم  
عرصہٴ محشر میں رکھ لینا بھَرَم  
ہو عطا زادِ سفرِ چشَمِ کَرَم!  
یا حَسَنَ! دکھلا دو نانا کا حَرَم  
راہِ حق میں میرے خَم جائیں قَدَم  
یا حَسَنَ! دے دیجئے ایسا قَلَم  
ہو عنایت یا امامِ مُحَرَم!



راکبِ دوشِ شہنشاہِ اُمَم  
فاطمہ کے لال حیدر کے پُہر!  
اپنے نانا کی محبت دیجئے  
خُو مٹے بے کار باتوں کی رہے  
اے سخی ابنِ سخی اپنی سَخَا  
آل و اصحابِ نبی سے پیار ہے  
پیشوائے نوجوانانِ پِہشت  
یا حَسَنَ! ایماں پہ تم رہنا گواہ  
آہ! پلے میں کوئی نیکی نہیں  
میرا دل کرتا ہے میں بھی حج کروں  
طیبہ دیکھے اک زمانہ ہو گیا  
جذبہ دو ”نیکی کی دعوت“ کا مجھے  
میں سدا دینی کُتُب لکھتا رہوں  
دین کی خدمت کا جوش و وُلُو لہ

اے شہیدِ کربلا کے بھائی جان!  
دُور ہوں عطار کے رنج و اَلَم

اللہ عزوجل



۱۹ شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ  
16-05-2017

**الفاظ و معانی:** راکب: سوار۔ دوش: کندھا۔ لال: بیٹا۔ پُہر: بیٹا۔ مُضَطَّر: بے قرار۔  
چشَمِ غَم: روتی آنکھ۔ خُو: عادت۔ لب: زبان۔ دَم بَدَم: ہر وقت۔ سَخَا: سخاوت۔ عالی کَسَم:  
بہت بزرگی والا۔ خَم: گھجکا ہوا۔ عَرَصۃٴ محشر: قیامت کا میدان۔ بھَرَم: لالچ۔ سدا: ہمیشہ۔  
وُلُو لہ: بہت زیادہ شوق۔ اَلَم: غم۔

# تذکرہ ابن جوزی

آصف جہانزیب عطاری مدنی\*

الحکایات اور ”بخم الدموم“ (بنام آنسوؤں کا دریا) کا ترجمہ کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

**بہترین مقرر** وعظ و بیان میں بھی آپ کا شہرہ تھا۔ آپ کی مجلس وعظ میں وُزرا و خلفا سمیت تقریباً دس ہزار سے ایک لاکھ تک افراد شریک ہوتے (تذکرہ الحفاظ للذہبی، 4/93 طغٹا) نیز آپ کے ہاتھ پر ایک لاکھ لوگ تائب ہوئے اور بیس ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 42/291 طغٹا)

**علم حدیث میں مہارت** علم حدیث میں بھی آپ کو مہارت حاصل تھی اور یہی علم آپ کی وجہ شہرت بنا، آپ فرماتے ہیں: میرے زمانے تک رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت شدہ کوئی بھی حدیث میرے سامنے بیان کی جائے تو میں بتا سکتا ہوں کہ یہ صحیح و ضعیف کے کس درجے پر ہے۔

(اوقاف احوال المصطفیٰ (مترجم) مقدمہ، ص 5)

**حدیث پاک کا ادب** حدیث پاک کے ادب کا یہ عالم تھا کہ حدیث پاک لکھنے میں جو قلم استعمال فرماتے، ان کے تراشے اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے اور آپ نے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میرے غسل کا پانی لکڑی کے انہی تراشوں سے گڑم کیا جائے۔ (ذیقات الامیان، 3/117)

**وصال** علم و فضل کا یہ درخشش باب 13 رمضان المبارک 597ھ کو بغداد میں شب جمعہ کو بند ہو گیا، نماز جنازہ جامع منصور بغداد میں ادا کی گئی اور تدفین حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو میں ہوئی۔ آپ کے انتقال پر ہر طرف سوگ کی سی کیفیت تھی۔ لوگوں کو آپ سے ایسا قلبی تعلق تھا کہ رمضان کی راتوں میں آپ کی قبر پر قرآن مجید کے کئی ختم کئے گئے۔ (اوقاف احوال، 18/113، عیون الحکایات، مقدمہ تحقیق، ص 7)

محدث، مفسر، علامہ جمال الدین ابو الفرج عبدالرحمن بن جوزی علیہ رحمة اللہ القوی تاریخ اسلام کی ایک مایہ ناز شخصیت ہیں۔

**ولادت و تربیت** آپ کی ولادت 509 یا 510 ہجری کو بغداد میں ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/483، عیون الحکایات، مقدمہ تحقیق، ص 4) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر ابھی تین سال ہی تھی کہ والد کا انتقال ہو گیا پھر آپ کی پرورش آپ کی پھوپھی نے کی۔

(سیر اعلام النبلاء، 15/484)

**حصول علم کا شوق** بچپن ہی سے آپ کو حصول علم کا شوق تھا چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں: 6 سال کی عمر میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مکتب میں داخلہ لے لیا تھا، 7 سال کی عمر میں کسی مداری یا شغبدہ باز کا تماشا دیکھنے کے بجائے جامع مسجد میں ہونے والے درس میں حاضر ہوتا، وہاں جو بھی احادیث بیان ہوتیں مجھے یاد ہو جاتیں اور گھر جا کر میں انہیں لکھ لیتا، دوسرے لڑکوں کی طرح دریائے و جلد کے کنارے کھیلنے کے بجائے میں کسی کتاب کا صفحہ لے کر گھر کے ایک گوشے میں مطالعہ میں مشغول ہو جاتا۔ (لغت الکبیر الی نصیر الولد، ص 33 طغٹا) آپ نے تقریباً 87 علما و مشائخ سے علم حاصل کیا۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 42/288)

**تصانیف** بلند پایہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تحریرو تصنیف میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: میری تصانیف 340 سے کہیں زیادہ ہیں جن میں کئی کتابیں 20 جلدوں (Volumes) پر مشتمل ہیں۔ (اوقاف احوال، 18/112) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ 13 برس کی عمر سے شروع فرمایا۔ (اوقاف احوال، 18/111) علوم قرآن و حدیث سمیت کثیر فنون میں آپ نے یادگار تصانیف چھوڑیں۔ دعوت اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیۃ نے آپ کی دو کتابوں ”عیون“



# حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی

تذکرہ صحیحین



برس انجمن خدام الرسول میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے، وصال سے چھ سال قبل جامعہ غوثیہ نعیمیہ میں تدریس اور افتا کا سلسلہ رہا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (سوائے ”علم المیراث“ کے) اپنی تمام تصانیف گجرات میں قیام کے زمانے میں ہی تحریر فرمائیں۔ (حالات زندگی، حیات سالک، ص 83 تا 87، تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 55) (لفظاً) آپ کی تصانیف میں تفسیر نور العرفان، تفسیر نعیمی (پارہ گیارہ تک)، مراۃ المناجیح اور جاء الحق عوام و خواص میں بہت مشہور و معروف ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ (دعوت اسلامی) سے شائع ہونے والی اکثر کتب و رسائل میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتب بالخصوص مراۃ المناجیح سے خوب استفادہ کیا جاتا ہے۔ **قابل رشک جدول** روزانہ بعد نماز فجر 30 منٹ درس قرآن اور 15 منٹ درس حدیث کے لئے مختص تھے۔ اشراق کے نوافل ادا کرنے کے بعد ناشتہ فرماتے پھر تدریس کے ذریعے طلبہ کرام میں علم و حکمت کا نور منتقل فرماتے، تدریس سے فراغت کے بعد دو گھنٹے تک تصنیف و تالیف میں مشغولیت رہتی، اس کے بعد دوپہر کا کھانا تناول فرما کر ایک گھنٹا آرام فرماتے۔ بعد نماز ظہر ایک پارہ تلاوت کرتے اور پھر تحریر و تصنیف اور ملک بھر سے آئے ہوئے سوالات اور خطوط کے جوابات دینے میں مصروف ہو جاتے۔ باجماعت نماز عصر ادا کرنے کے بعد چہل قدمی کرتے ہوئے حضرت سیدنا کریم الہی المعروف کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوتے، جاتے ہوئے زبان پر درود تاج کے نذرانے ہوتے تو لوٹتے ہوئے دلائل الخیرات شریف ورد زبان ہوتی اور عین اذان مغرب کے وقت مسجد میں سیدھا قدم رکھتے، نماز مغرب ادا فرمانے کے بعد

بدایوں شریف کو جن ہستیوں کے مقام پیدائش ہونے کا شرف حاصل ہے ان میں ایک ذات مشہور مفسر قرآن، حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بھی ہے۔ آپ کی ولادت صبح صادق کی پُر نور اور بابرکت ساعتوں میں شوال المکرم 1314 ہجری کو محلہ کھیڑہ بستی او جھینی (بدایوں، یوپی ہند) میں ہوئی۔ (حالات زندگی، حیات سالک، ص 64) **تعلیم و تربیت** آپ نے قرآن پاک سے لے کر فارسی کی نصابی تعلیم اور درس نظامی کی ابتدائی کتب اپنے والد گرامی حضرت مولانا محمد یار خان بدایونی سے پڑھیں، مدرسہ شمس العلوم میں علامہ قدیر بخش بدایونی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں تین سال تک تعلیم حاصل کی پھر مختلف درس گاہوں میں پڑھا اور آخر کار جامعہ نعیمیہ (مراد آباد، ہند) میں داخلہ لے کر خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ حافظ مشتاق احمد صدیقی کانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جیسے شفیق اور مہربان آساترہ کے زیر سایہ رہ کر علم و عمل کی دولت سے فیض یاب ہوئے اور 19 برس کی عمر میں سند فراغت حاصل کی۔ (حالات زندگی، حیات سالک، ص 69 تا 80) **دینی خدمات** سند فراغت حاصل کرنے کے بعد استاد محترم حضرت علامہ صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر جامعہ نعیمیہ مراد آباد (ہند)، مدرسہ مسکینیہ (دھولجی، کاشیواڑ، ہند)، کچھوچھو شریف اور بھگلی شریف (تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین، پنجاب پاکستان) میں تدریس فرمائی پھر آپ ضلع گجرات (پنجاب پاکستان) تشریف لے آئے اور زندگی کے بقیہ ایام یہیں گزارے۔ بارہ تیرہ سال دارالعلوم خدام الصوفیہ گجرات اور دس



## تراویح کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: روزے اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے، روزے عرض کریں گے: بیارَبِّ میں نے اسے دن میں کھانے اور شہوت سے روکا لہذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول کر! اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات میں سونے سے روکا لہذا اس کے متعلق میری شفاعت قبول کر! دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔

(شعب الایمان، 2/346، حدیث: 1994)

مفسر شہیر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: (قرآن پاک تراویح پڑھنے والے مسلمان کی شفاعت کرتے ہوئے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کرے گا) روزہ افطار کر کے اس کی طبیعت آرام کی طرف مائل ہوتی تھی، ہاتھ پاؤں میں سُستی پھیل جاتی تھی کہ نمازِ عشا کی اذان کی آواز سنتے ہی تراویح میں مجھے سننے آجاتا تھا لہذا یہاں تراویح پڑھنے والے مراد ہیں تہجد والے ہی مراد نہیں کیونکہ تہجد تو سال بھر پڑھی جاتی ہے یہاں خصوصیت سے رمضان کا ذکر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 3/139)

کھانا تناول فرماتے اور نمازِ عشا تک مطالعہ فرماتے، عشا کی نماز باجماعت ادا فرماتے اور سنتیں و نوافل گھر میں ادا کرتے پھر 11 منٹ تک طلبہ سے فقہی مسائل پر گفتگو فرماتے اس کے بعد آرام کے لئے تشریف لے جاتے اور جلد بیدار ہو کر نمازِ تہجد ادا فرماتے۔ نماز سے محبت کا یہ عالم تھا کہ عرصہ دراز تک تکبیرِ اولیٰ بھی فوت ہوتے ہوئے نہ دیکھی گئی، خاموشی سے اذان سننے کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ بوقتِ اذان گھر میں سناٹا ہو جاتا، نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے جانا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ (حالاتِ زندگی، سوانح عمری، ص 24 تا 25 طغٹا) **وصال و مدفن** 3 رمضان المبارک 1391 ہجری مطابق 24 اکتوبر 1971ء کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ فائز الانوار گجرات شہر (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 58 طغٹا)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حیات مبارکہ کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ ”فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ پڑھئے۔

## دودھ نہ پیا

حضور غوثِ پاک، حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کیم رمضان المبارک کو ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا۔ (سنے کی لاش، ص 3) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ فرمایا کرتی تھیں: جب میرے صاحبزادے عبد القادر کی ولادت ہوئی تو وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت میرا دودھ نہیں پیتا تھا اگلے سال رمضان کا چاند غبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ ”میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔“ پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے۔ (بہیلا اسرار، ص 172)



# مدنی آقا شہزادیاں

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



آصف جہانزیب عطاری مدنی

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چار صاحبزادیوں حضرت زینب، رقیہ، ام کلثوم اور بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نوازا تھا۔ ان میں سے حضرت سیدتنا رقیہ اور حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وصال رمضان المبارک میں ہوا، ذیل میں ان دونوں شہزادیوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں اس لئے آپ کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ بھی کہا جاتا ہے۔ (سفینہ نوح، ص 13 طبعاً) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخلاق و عادات، گفتار و کردار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔ (ترمذی، 5/344، حدیث: 3898 طبعاً) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے اور جب آپ تشریف لاتیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کا ”مَوْجِبًا يَأْتِيْتِي“ یعنی خوش آمدید اے میری بیٹی! کہہ کر استقبال فرماتے اور اپنے ساتھ بٹھاتے۔ (بخاری، 2/507، حدیث: 3623) نبی کریم، رَزُوْفٌ رَّحِيمٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو سب سے آخر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات فرماتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے ملاقات فرماتے۔ (مسند رک، 4/141، حدیث: 4792) آپ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد محبت فرماتی تھیں اسی لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا آپ کو بے حد صدمہ ہوا جس کا اظہار آپ یوں فرماتیں: (حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے) جو صدمہ مجھے پہنچا ہے کہ اگر وہ صدمہ دنوں پر آتا تو وہ راتیں ہو جاتیں۔ (مرآة المفاتیح، 10/305، تحت الحدیث: 5961) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ظاہری کے تقریباً پانچ یا چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ (طبقات الکبریٰ، 8/23) آپ کی نماز جنازہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ (مرآة المفاتیح، 8/456، طبقات الکبریٰ، 8/24، تاریخ دمشق، 7/458، البدایہ والنہایہ، 1/157، حلیۃ الاولیاء، 4/100، مسند الخارث، 1/371، حدیث: 272)

**حضرت سیدتنا رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** آپ کی ولادت اعلان نبوت سے 7 سال قبل ہوئی۔ (الاستیعاب، 4/398 طبعاً) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آپ کا نکاح حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ (المعجم الاوسط، 2/346، حدیث: 3501، اسد الغابہ، 3/126) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اسلام میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے قافلے میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ (البدایہ والنہایہ، 2/317) آپ نے دوبار حبشہ اور ایک بار مدینہ کی طرف ہجرت کا شرف حاصل کیا۔ (تاریخ دمشق، 3/151) آپ کے ہاں ایک ہی صاحبزادے کی ولادت ہوئی جو صغریٰ (بچپن) ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ (تاریخ دمشق، 3/151) رمضان المبارک 2 ہجری میں جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر کے لئے تشریف لے گئے اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علیٰ علیل تھیں اور اسی علالت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ (اسد الغابہ، 3/126)

**حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی شہزادی ہیں۔ (جنتی زیور، ص 502) آپ فاتح خیبر، شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی زوجہ، جنتی جوانوں کے سردار حضرت حسنین کریمین کی والدہ ہیں نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سلسلہ نسب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے جاری فرمایا۔ (سفینہ نوح، ص 16 طبعاً) آپ کو جنتی عورتوں کی سردار ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ (بخاری، 2/507، حدیث: 3624) آپ کی ولادت بعثت رسول سے کچھ عرصہ قبل ہوئی۔ (سیر اعلام النبویہ، 3/425) آپ نہایت عبادت



# خاتونِ جنت کی عاداتِ مبارکہ

آصف جہانزیب عطاری مدنی

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (مرآة المناجیح، 456/8، طبقات الکبریٰ، 24/8، تاریخ مدینہ دمشق، 458/7، الہدایۃ والنہایۃ، 157/1، حلیۃ الاولیاء، 100/4، مسند الخارث، 1/371، حدیث: 272)

خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”شانِ خاتونِ جنت“ کا مطالعہ کیجئے۔



اللہ یوم فاطمہ ۱۳ رمضان المبارک

سیدہ فاطمہ	حضرت مصطفیٰ
سیدہ فاطمہ	زوجہ مہربانی
سیدہ فاطمہ	صاحبہ پارسا
سیدہ فاطمہ	مطلقاً باحیاء
سیدہ فاطمہ	سیدہ زہرا
سیدہ فاطمہ	علیہ طاہرہ
سیدہ فاطمہ	علاجہ زاجرہ
سیدہ فاطمہ	صاحبہ شاکرہ
سیدہ فاطمہ	ساجدہ مائتہ
سیدہ فاطمہ	حارثہ عاجلہ
سیدہ فاطمہ	عائشہ عاجلہ
سیدہ فاطمہ	عائشہ کبریٰ
سیدہ فاطمہ	خلجہ صغیرہ
سیدہ فاطمہ	حوضہ کعبہ
سیدہ فاطمہ	بہارِ عطا

خاتونِ جنت، شہزادی کوئین حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی مبارک عادات اور انداز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت حد تک مشابہت پائی جاتی تھی چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے فاطمہ بنت رسول اللہ سے بڑھ کر کسی کو عادات و اطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخواست میں رسول اللہ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (ترمذی، 5/466، حدیث: 3898 طبعاً)

اسی طرح جب آپ رضی اللہ عنہا اپنے والدِ مکرم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خاص انداز سے استقبال فرماتے اور جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شہزادی کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی اسی انداز میں استقبال فرماتیں اور سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر تعظیم کرتے ہوئے کھڑی ہو جاتیں، مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ترمذی، 5/466، حدیث: 3898 طبعاً)

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا!  
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا  
بتول و فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا  
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نگہت کا

(دیوان سالک، ص 33)

خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا وصال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً پانچ یا چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11 ہجری میں ہوا۔ (طبقات الکبریٰ، 8/23) اور نمازِ جنازہ



رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا

# خاتونِ جنت

## اور پردے کا اہتمام

محمد رفیق عطاری مدنی\*

پر نہ پڑے۔ (مدارج النبوة، 2/461) مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ (روز قیامت) ازواجِ پاک اور فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) باپردہ اٹھیں گی کہ وہ خاص اولیاء اللہ میں داخل ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 7/369 مطلقاً) **پہلی خاتون** علامہ ابن عبد البر علیہ رحمۃ اللہ اکبر فرماتے ہیں: اسلام میں آپ پہلی خاتون ہیں جن کی نعش مبارک کو اس طرح چھپانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ (الاستیعاب، 4/451) **پہل صراط پر بھی پردہ** فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا: اے محشر والو! اپنی تگاہیں جھکا لو کہ فاطمہ بنت محمد پل صراط سے گزریں۔ (جامع صغیر، ص 57، حدیث: 822) کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

چُو زہرا باش از مخلوق زو پُوشش  
کہ دز آغوشش شبنیزے بہ بیٹی

یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح والی اور پردہ دار بنو تاکہ اپنی گود میں امام حسین جیسی اولاد دیکھو۔

اللہ پاک بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صدقہ ہماری اسلامی بہنوں کو باپردہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اوصین بجاہ النبی الاوصین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کریں اسلامی بہنیں شرعی پردہ

عطا ان کو حیا شاہِ اُمم ہو

(وسائل بخشش (مرم)، ص 313)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے نگاہ اٹھا اٹھا کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، 2/392، حدیث: 1176) **عورتوں کے لئے بھلائی** حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: عورت کے لئے کس چیز میں بھلائی ہے؟ میں نے اس کا جواب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو جواب دیا: عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ (غیر محرم) مردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی (غیر محرم) مرد انہیں دیکھیں۔ (موسوع ابن ابی الدنیا، 8/97، حدیث: 412، منہوم) **جنائے پر بھی اجنبی کی نظر نہ پڑے** شہزادی رسول خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ زندگی میں تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت سیدتنا آسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنائے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑا پھر اُس پر کپڑا اتان کر سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھایا جس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت خوش ہوئیں۔ (جذب القلوب، ص 159، خلاصہ) **رات میں تدفین کی وصیت** حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت کی تھی کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو مجھے رات میں دفن کرنا تاکہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنائے



# نواسی مصطفیٰ اکرم حضرت سیدتنا کَلثُومُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا



محمد شہزاد عطاری مدنی

کی اور وہ بھی اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے، اس کے بعد آپ اپنے سابقہ بہنوئی یعنی اپنی مرحوم بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح میں آئیں۔ ان تینوں حضرات سے آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (طبقات ابن سعد، 8/338)

یاد رکھئے! اس دنیا میں جس کے لئے جتنی سانس لینا مقدر ہے وہ ان کی گنتی ضرور پوری کرتا ہے اور جب کسی کا وقت مقرر آ پہنچتا ہے تو اس کی روح قبض کرنے میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر نہیں کی جاتی۔ کسی کا مرنا یا زندہ رہنا محض اللہ پاک کی مشیت سے ہے، کوئی بھی کسی کی نحوست سے نہیں مرتا۔ جن معاشروں میں بیوہ کو منحوس سمجھ کر مَعَاذَ اللہ ذلیل و خوار کیا جاتا ہے، انہیں صحابہ کرام علیہم السلام کی مبارک زندگیوں سے سبق لینا چاہئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت کا شوہر وفات پا جائے یا اسے طلاق ہو جائے تو ممکنہ صورت میں اس کا نکاح کر دینا کوئی بُری بات نہیں بلکہ اگر وہ عورت جوان ہو تو اسے نکاحِ ثانی سے روکنا کئی بُرائیوں کو جنم دے سکتا ہے۔

**وصال مبارک** حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے بیٹے حضرت زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک ہی دن دنیا سے رخصت ہوئے، حضرت سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی ایک ساتھ نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(طبقات ابن سعد، 8/340)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَھْمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت سیدتنا بی اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نور والے آقا، بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ و حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی لاڈلی شہزادی اور جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سگی بہن ہیں۔

**ولادتِ باسعادت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت کے چھٹے سال پیدا ہوئیں اور حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/22)

**ازدواجی زندگی** روایت میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولا علی شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے کہا: اے علی! آپ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیجئے کیونکہ میں نے سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بروز قیامت ہر نسب اور رشتہ ٹوٹ جائے گا سوائے میرے نسب اور رشتے کے (لہذا آپ مجھے اپنا رشتہ دار بنا لیجئے) تو مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنی بیٹی سیدتنا اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ سے کر دیا۔ ان سے ایک بیٹے حضرت سیدنا زید اکبر اور ایک بیٹی حضرت سیدتنا رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ولادت ہوئی۔ (فیضان فاروق اعظم، 1/79 ضمیمہ)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے بھتیجے حضرت عون بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آپ کا نکاح کیا، کچھ عرصے بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کے بھائی حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نکاح میں آئیں، ان کی زندگی نے بھی زیادہ عرصہ وفا نہ



## ازواجِ مطہرات کے امت پر احسانات

احسانِ امت کی راہنمائی کے لئے شرعی احکام وغیرہ پر مشتمل 2210 احادیث مبارکہ کا بڑا ذخیرہ روایت کرنا اور کثیر صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم کی شرعی راہنمائی فرمانا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم صحابہ کو کسی بات میں مشکل پیش آتی تو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں سوال کرتے اور آپ سے ہی اس بات کا علم پاتے۔ (ترمذی، 471/5، حدیث: 3909) اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت کی تمام عورتوں بشمول ازواجِ مطہرات کے علم کو اگر جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہوگا۔ (مجمع الزوائد، 9/389، حدیث: 15318)

عورتوں پر بھی آپ کے خاص اور زبردست احسانات ہیں، دور نبوی میں زیادہ تر آپ ہی عورتوں کی معروضات اور گزارشات بارگاہ رسالت تک پہنچاتیں، ان کے ذاتی مسائل کے حل پر بھی بھرپور توجہ دیتیں۔ اسلامی بہنوں پر آپ کا ایک خاص الخاص احسان یہ ہے کہ آپ نے اپنی حیات و خدمات اور سیرت و کردار سے بتادیا کہ ایک عورت بھی پردے میں رہ کر دین کی عظیم خدمت کر سکتی ہے اور یہ بھی آپ کا احسان ہے کہ عورتوں کے مخصوص شرعی مسائل کا بڑا حصہ آپ ہی نے امت تک پہنچایا ہے۔ ایک خاص احسان یہ ہے کہ آپ کی برکت سے ساری امت کو تیمم کا حکم ملا اور پانی پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں پاک مٹی سے پاکی حاصل

نیکی، اچھا سلوک، بھلائی، مہربانی، عطا، عنایت اور نوازش جیسی تمام خوبیوں کو کسی ایک لفظ سے تعبیر کرنا ہو تو اُسے احسان کہہ سکتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے امتیوں پر بے شمار احسانات ہیں، اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس و پاکیزہ بیویوں کے بھی امت پر احسانات ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ وہ بحکم قرآن مجید مؤمنوں کی مائیں ہیں اور ماں بچوں پر احسان کا کوئی موقع نہیں چھوڑتی، ویسے تو ہر اُمّ المؤمنین کا ہم پر کوئی نہ کوئی احسان ضرور ہے اور ان احسانات کی کئی صورتیں ہیں مگر یہاں بعض اہمات المؤمنین کے چند احسانات ذکر کئے جاتے ہیں۔

\* سب سے پہلے اگر ہم اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بات کریں تو آپ نے ابتدائے اسلام میں تبلیغ دین کی خاطر اپنا مال وقف کر دیا، دل، زبان، جان اور مال کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاونت اور حوصلہ افزائی کی اور بہت زیادہ تعاون کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان باتوں کا بار بار اقرار و تذکرہ فرمایا اور ان کی تحسین و تعریف فرمائی۔ آپ کے یہ احسانات ساری امت پر قرض رہیں گے۔

\* یوں ہی اگر ہم اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی سیرت مقدسہ کو دیکھیں تو امت مسلمہ پر آپ کے علمی، مذہبی، معاشرتی، اجتماعی اور اصلاحی بے شمار احسانات نظر آتے ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا



کرنے کی اجازت مل گئی۔ سبحن اللہ

✽ اُمت پر احسانات فرمانے والی ہماری ماؤں میں سے ایک حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔ آپ شرعی احکام و قوانین کی ماہر فقہا صحابیات میں شمار ہوتی ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 2/203) اور بقول امام الحرمین امام ابو النعمانی عبد الملک بن عبد اللہ جوینی: حضرت اُمّ سلمہ کی رائے ہمیشہ درست ثابت ہوتی تھی۔ (فتح الباری، 6/294، تحت الحدیث: 2733)

وجہ یہی ہے کہ آپ نے بارگاہ رسالت میں بکثرت سوالات پوچھے اور پھر لوگوں نے آپ سے شرعی راہنمائی حاصل کی، بالخصوص ”صلح حدیبیہ“ کے موقع پر آپ کی معاملہ منہی، حکمت عملی اور بہترین مشورے نے اصلاح کا بڑا کام کیا کہ اس وقت صحابہ کرام عمرہ کی ادائیگی سے روکے جانے پر رنج و غم میں تھے اور کوئی بھی قربانی کر کے اپنا احرام کھولنے کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھا تو آپ نے بارگاہ رسالت میں یہ رائے دی کہ یا رسول اللہ! آپ کسی سے کچھ بھی نہ فرمائیں اور خود اپنی قربانی ذبح کر کے اپنا احرام کھول دیں چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا یہ دیکھ کر سب صحابہ کرام نے بھی اپنی اپنی قربانیاں کر کے احرام کھول دیا۔

✽ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بارگاہ نبوی میں خاص مقام حاصل تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا نکاح خود رب کریم نے فرمایا اور گواہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔ آپ کے احسانات بالخصوص یتیموں اور یتیموں پر بہت تھے، آپ نے خواتین کو سکھایا کہ صدقہ و خیرات کی کثرت کریں اور کمزوروں کا سہارا بنیں۔

✽ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کردار و عمل سے حق گوئی کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادات جیسے غریبوں و محتاجوں کی مدد، شب بیداری و روزہ داری، نیز تلاوت قرآن کی ترغیب و تعلیم دی ہے اور حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریباً 60 احادیث مبارکہ اُمت تک پہنچا کر اس پر احسان فرمایا۔ (مدارج النبوة، 2/474)

✽ 76 احادیث کریمہ روایت کرنے والی اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ خوف خدا رکھنے والی اور انتہائی صلہ رحمی کرنے والی خاتون تھیں۔ لوگوں کو شریعت کی پاسداری سکھانے والی ہستی ہیں اور اُمت مسلمہ کو متعدد مسائل کا حل آپ کے ذریعے سے ملا، خاص کر حالت احرام میں نکاح کے جائز ہونے کا مسئلہ آپ کی برکت سے ظاہر ہوا۔

✽ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا سب سے پہلا احسان اپنے قبیلہ والوں پر تھا کہ آپ کی بدولت تقریباً 700 افراد نے غلامی سے آزادی پائی، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت جویریہ سے بڑھ کر اپنی قوم پر خیر و برکت لانے والی کوئی اور عورت ہم نے نہیں دیکھی۔ (ابوداؤد، 4/30، حدیث: 3931)

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر بن عبداللہ جیسے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایات کیں ہیں جن میں اُمت کی راہنمائی کا بڑا سامان موجود ہے۔

رب کریم ہم تمام اسلامی بھائیوں کو اور خاص کر ہماری اسلامی بہنوں کو ازواج مطہرات کی سیرت پڑھنے، سننے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، مولائے کریم انہیں ان احسانات پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ تمام امہات المؤمنین پر اللہ پاک کی رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امہات المؤمنین کی مبارک سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کی کتاب ”فیضان امہات المؤمنین“ پڑھئے۔ یہ کتاب اس لنک سے فری ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہے۔

<https://www.dawateislami.net/bookslibrary/ur/faizan-e-ummahatul-momineen>





سب سے پہلے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عقد نکاح میں آنے والی خوش نصیب خاتون ام المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، آپ کا نام خدیجہ بنت خویلد، والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ (مدالغاب، 7/81) آپ کی کنیت اُمّ القاسم، اُمّ ہند اور القاب الکبریٰ، طاہرہ اور سیدۃ قریش ہیں، آپ کی ولادت عام الفیل سے 15 سال پہلے مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

**عقد نکاح** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کردار و عمل سے متاثر ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیغام نکاح بھیجا جسے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبول فرمایا، یوں یہ بابرکت نکاح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سفر شام سے واپسی کے 2 ماہ 25 دن بعد منعقد ہوا۔ (المواہب اللدنیہ، 1/101) اس وقت حضرت خدیجہ کی عمر مبارک 40 برس تھی (الطبقات الکبریٰ، 8/13) **رب عذو جلال کا سلام** ایک بار جبریل امین علیہ السلام نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے پاس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا برتن لارہی ہیں جس میں کھانا اور پانی ہے جب وہ آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہہ دیں اور یہ بھی خوشخبری سنا دیں کہ جنت میں ان کے لئے موتی کا ایک گھر بنا ہے جس میں نہ کوئی شور ہو گا اور نہ کوئی تکلیف۔ (بخاری، 2/565، حدیث: 3820) **نماز سے محبت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز کی فرضیت سے پہلے بھی نماز ادا فرماتی تھیں۔ (تہذیب رضویہ، 5/83) **جدیدہ ثربانی** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی ساری دولت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر قربان کر دی اور اپنی تمام عمر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

کرتے ہوئے گزار دی۔ (سیرت مصطفیٰ، ص 95) **جو دو سخا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت کا عالم یہ تھا کہ ایک بار قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی وجہ سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں تو آپ نے انہیں 40 بکریاں اور ایک اونٹ تحفہ پیش کیا۔ (الطبقات الکبریٰ، 1/92/2) **خصوصیات****

(1) عورتوں میں سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا (لاستیعاب، 4/380) (2) آپ کی حیات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی اور سے نکاح نہ فرمایا۔ (مسلم، ہ 1016، حدیث: 6281) (3) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے ہوئی۔ (المواہب اللدنیہ، 1/391) **شان ام المؤمنین بزیان سید المرسلین**

نکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب لوگوں نے میرا نکاح کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا مال دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ (الاصاب، 8/103) **وصال شریف** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقریباً 25 سال حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریک حیات رہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال بعثت (یعنی اعلان نبوت) کے دسویں سال دس رمضان المبارک میں ہوا آپ مکہ مکرمہ کے قبرستان جنتہ المعلیٰ میں مدفون ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی (یعنی شرعاً اس کا آغاز نہ ہوا تھا)، بوقت وفات آپ کی عمر مبارک 65 برس تھی، آپ کی وفات پر رحمت عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہت غمگین ہوئے۔ (مدارج النبوت، 2/465) جس سال آپ کی وفات ہوئی اسے "عام الحزن (غم کا سال)" قرار دیا۔

ام المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت مبارکہ کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کا رسالہ "فیضان خدیجہ الکبریٰ" پڑھئے۔



# مفتیہ اسلام حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ

خرم شہزاد عطاری مدنی



جنت البقیع کی قدیم تصویر

تاریخ اسلام میں جن ہستیوں کا ذکر سنہری حروف سے کیا جاتا ہے ان میں ایک اُمّ المؤمنین، حبیبہ سید المرسلین، عالمہ، عابدہ، زاہدہ، طیّبہ، طاہرہ، مُفسّرہ، مُحدّثہ، فقیہہ، مُجتہدہ مُفتیہ اسلام سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ طہارت و صداقت اور علمی شان و لیاقت بے مثال ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بے شمار اوصافِ جلیلہ میں سے ایک نمایاں وصف ”فقاہت“ بھی ہے۔ خداداد ذہانت و فطانت پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے فیضانِ صحبت سے آپ نے علم و فضل کی انتہائی بلندیوں کو پالیا تھا۔

**دو تہائی دین ان سے حاصل کرو!** نبی رحمت، شفیع اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم اپنا دو تہائی دین اس حُبیرا (یعنی سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے حاصل کرو۔“ (کشف الخفاء، 1/332، حدیث: 1196)

**آپ سے بڑھ کر کوئی عالم نہ دیکھا** حضرت سیدنا عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ”میں نے لوگوں میں اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، میراث، حلال و حرام، شعر، اقوالِ عرب اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔“ (حلیۃ الاولیاء، 2/60، رقم: 1482، مستدرک، 14/5، حدیث: 6793 بتغیر قلیل)

**مستقل فتوے دیا کرتی تھیں** حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں ہی مستقل طور پر فتویٰ دینے کا رتبہ حاصل کر چکی تھیں، یہ اہم دینی خدمت وصال مبارک تک جاری رہی۔“ (طبقات اکبری، 2/286 ملخصاً)

**صحابہ کرام مسائل پوچھا کرتے** حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو خود بھی فقیہ ہیں اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں یمن کا حاکم بنایا تھا، فرماتے ہیں: ہم اُصحابِ رسول کو جب بھی کسی بات میں کوئی مشکل پیش آئی اور ہم نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو آپ کے پاس اس کا علم پایا۔“ (ترمذی، 5/471، حدیث: 3909)

**وراثت کے مسائل میں مہارت** حضرت مسروق تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اکابر اصحاب کو وراثت کے مسائل اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (طبقات اکبری، 2/286)

**خدمت حدیث** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو ہزار دو سو دس (2210) احادیث مروی ہیں جن میں ایک سو چوہتر (174) مُتَّفَقٌ عَلَیْہِہِ یعنی بخاری و مسلم دونوں کی روایات اور چون (54) احادیث صرف بخاری کی ہیں اڑسٹھ (68) احادیث صرف مسلم کی (بقیہ دیگر کُتُب احادیث میں ہیں)۔ (مخص از مرآۃ المناجیح، 8/70)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرتِ مبارکہ کے متعلق تفصیل سے جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا“ پڑھئے



# اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شوقِ عبادت

آصف اقبال عطاری مدنی\*

عزف کے دن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (مسند احمد، 9/448، حدیث: 25024) 2 حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلا ناغہ نماز تہجد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں۔ (سیرت سفلی، ص 660) غور کیجئے کہ اُمّ المؤمنین کا جذبہ عبادت کس قدر کمال کا تھا اور عبادت کی سختی پر کس قدر صبر فرمانے والی تھیں کہ سخت گرمی میں بھی نفل روزے رکھتیں اور ایک ہم ہیں کہ فرض روزہ رکھنے میں بھی سستی کرتے ہیں 3 اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاشت کی آٹھ رکعتیں ادا کرتیں، پھر فرماتیں: اگر میرے ماں باپ اٹھا بھی دیئے جائیں تو میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔ (موطام مالک، 1/153، حدیث: 366) یعنی اگر اشراق کے وقت مجھے خبر ملے کہ میرے والدین زندہ ہو کر آگئے ہیں تو میں ان کی ملاقات کے لئے یہ نفل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نفل پڑھوں پھر ان کی قدم بوسی کروں۔

(مرآۃ المناجیح، 2/299)

اس قول و عمل میں ان اسلامی بہنوں کے لئے نصیحت ہے جو فرض نمازیں بھی ترک کر دیتی ہیں اور نماز فجر قضا کر کے دن چڑھے تک سوتی رہتی ہیں۔ ایک طرف اُمّ المؤمنین کی نوافل پر قابل رشک استقامت اور دوسری طرف ہماری قابل افسوس حالت کہ نفل تو دور رہے ہماری فرض نمازیں تک چھوٹ جاتی ہیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طفیل عبادت گزار بنا دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَھْمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خوفِ خدا، عشقِ رسول، فہمِ قرآن و حدیث، تفسیر و تشریح، فقہ و فتاویٰ، فصاحت و بلاغت، عبادت و ریاضت، اطاعت و اتباع، سخاوت و فیاضی، بہادری و جرأت، زہد و قناعت، شکر، عاجزی و انکساری، گریہ و زاری، خودداری، ماتحتوں پر شفقت، غریبوں کی مدد، پردے کا بے مثال اہتمام، عفت و پاکدامنی اور شرم و حیا وغیرہ ان تمام اوصاف کو اگر ایک خاتون میں دیکھنا ہو تو وہ عظیم ہستی تمام مؤمنوں کی ماں، حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نفل عبادات استقامت سے بجالانا آپ کی امتیازی شان تھی، آپ کو عبادت سے بہت محبت تھی، ہر سال حج کرتیں۔ (بخاری، 1/614، حدیث: 1861) اور رمضان المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام فرماتیں۔ (موطام مالک، 1/121) اس روایت سے ہماری وہ اسلامی بہنیں سبق حاصل کریں جو تراویح کی نماز شاپنگ سینئروں کی زینت بن کر یا اپنی سستی کی وجہ سے چھوڑ دیتی ہیں۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تہجد، اشراق و چاشت، نفل نماز و نفل روزوں کی کثرت فرماتی تھیں، 3 روایات ملاحظہ کیجئے: 1 حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عزف کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے تو اس وقت آپ روزے سے تھیں، (گرمی کی شدت سے) آپ پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔ انہوں نے عرض کی: آپ روزہ توڑ دیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں کیونکر روزہ توڑوں گی! جبکہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ



## اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَوَدَةَ بنت زَمْعَةَ

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا سَوَدَةَ بنت زَمْعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اُن ازواجِ مطہرات میں سے ہیں جن کا تعلق خاندانِ قریش سے ہے، آپ کے والد کا نام ”زَمْعَةُ“ اور والدہ کا نام ”شَمُوس بنت عمرو“ ہے، آپ پہلے اپنے چچا زاد ”سُکْرَان بن عمرو“ کے نکاح میں تھیں، اسلام کی ابتدا ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے تھے، ایک قول کے مطابق ہجرتِ حبشہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں حضرت سَوَدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ (المواہب اللدنیہ، 1/405)

حضرت سیدتنا سَوَدَةَ بنت زَمْعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بہت ہی دین دار، سلیقہ شعار اور بے حد خدمت گزار خاتون تھیں، آپ خُصُورِ عَلِيَّةِ السَّلَامِ کے احکامات پر خوب عمل پیرا ہوتی تھیں۔

(زر قانی علی المواہب، 4/377-380 خلاصہ)

**قابلِ رشک خاتون** آپ دراز قد جبکہ حسن و جمال اور سیرت میں منفرد تھیں۔ (بخاری زیور، ص 482) اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آپ کے اوصافِ حَسَنَہ (یعنی اچھی خوبیوں) کو دیکھ کر آپ پر بہت زیادہ رشک فرمایا کرتی تھیں۔

(زر قانی علی المواہب، 4/380 خلاصہ)

**خُصُور سے نکاح** جب حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا انتقال ہو گیا تو حضرت خولہ بنت حکیم نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ سَوَدَةَ بنت زَمْعَةَ سے نکاح فرمائیں۔ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت خولہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے اِسْ مَخْصَصَانَه مشورہ کو قبول فرمایا چنانچہ حضرت خولہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے پہلے حضرت سَوَدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے نکاح کر لیا۔

محمد بلال سعید عطاری مدنی

اللہ تعالیٰ عنہا سے بات کی تو انہوں نے رضا مندی ظاہر کی، پھر آپ کے والد سے بات کی تو انہوں نے بھی خوشی سے اجازت دے دی، یوں اعلانِ نبوت کے دسویں سال میں یہ بابرکت نکاح منعقد ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/513)

**پردہ کا اہتمام** آپ پردے کا اتنا اہتمام کرتی تھیں کہ بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا بھی پسند نہ فرماتیں چنانچہ آپ نے جب فرض حج ادا فرمایا تو کہا: میرے رب نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے، لہذا خدا کی قسم! اب موت آنے تک گھر سے باہر نہ نکلوں گی، راوی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! آپ گھر سے باہر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکلا گیا۔ (در منثور، 6/599)

**سختی** ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت نبی بی سَوَدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس بھیج دیا آپ نے اسی وقت اُن تمام درہموں کو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کے فقراء و مساکین کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(طبقات ابن سعد، 8/45 خلاصہ)

**وصال** ایک قول کے مطابق آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا وصال ماہ شوالِ المکرم 54 ہجری کو حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ (فیضانِ امہات المؤمنین، ص 66) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی قبر مبارک جنّت البقیع شریف میں ہے۔

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سیرت کے متعلق مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضانِ امہاتِ المؤمنین“ پڑھئے۔



# اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی

## رمضان المبارک میں وصال فرمائے والے بزرگانِ دین

ہند) میں پیدا ہوئے، 16 رمضان 1164ھ کو ماہرہ شریف (خلع ایند یونی) ہند میں وصال فرمایا، آپ بھی سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کی تالیف ”بیاض دہلی“ خاندانی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ (تاریخ خاندان برکت، 20-18)

(4) شمس الثموس حضرت امام ابو الحسن علی رضا 148ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق کے نخت جگر، علم و عمل کے جامع، ہر دلعزیز شخصیت کے مالک اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے آٹھویں شیخ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال 21 رمضان 203ھ میں ہوا۔ ایران کے شہر مشہد (خراسان رضوی) میں آپ کا مزار ”حرم امام رضا“ کے نام سے عالمگیر شہرت رکھتا ہے۔ (بیر اعلام النہاء، 8/248، 251)

### علمائے اسلام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام

(5) عاشق رسول حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل تہانی ازہری، شافعی فقیہ، صوفی، قاضی، شاعر اور کثیر کتب کے مصنف ہیں، سَعَادَةُ الدَّارِیْن، جامع کراماتِ اولیاء اور شَوَاهِدُ الْحَق مشہور زمانہ تصانیف ہیں، 1265ھ قصبہ اجزم (نزد حیفاشلی فلسطین) میں پیدا ہوئے، اوائل رمضان 1350ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بیروت (لبنان) میں ہے۔ (شواہد الحق، ص 3، 8) (6) مُحَمَّدِیْت شہیر حضرت ابو الفرج عبدالرحمن بن علی جَوَزِی حنبلی، عظیم فقیہ، مُسْتَنْدِ مُؤَرِّخ اور مشہور واعظ ہیں۔ 510ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے تھے۔ 13 رمضان المبارک 597ھ میں شب جمعہ کو

رمضان المبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابہ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے چند کا مختصر ذکر 5 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔

### صحابہ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام

شہدائے غزوہ بدر: 17 رمضان 2 ہجری بروز جمعہ غزوہ بدر ہوا۔ جس میں 14 صحابہ کرام درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ (شہدائے بدر کے نام صفحہ 24 پر دیکھئے) ان میں سے 13 میدان بدر میں دفن کئے گئے۔ (یہ مقام مدینہ شریف سے جنوب مغرب میں (چپ شام) 80 میل پر واقع ہے) جبکہ حضرت سیدنا عیینہ بن حارث غزوہ بدر میں زخمی ہوئے بدر سے مدینہ شریف آتے ہوئے ”صفراء“ پر شہید ہوئے، آپ کا مزار مبارک ”صفراء“ میں ہے۔ (شرح الزرقانی علی المصاب اللدنی، 325/2، طبقات ابن سعد، 2/12)

(1) امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کا ذکر خیر صفحہ 15 اور 44 پر ملاحظہ فرمائیے۔

### اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام

(2) ولی کامل حضرت سیدنا ابو الحسن سری سقطی سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخ طریقت ہیں، آپ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے۔ 155ھ بغداد (عراق) میں پیدا ہوئے، 13 رمضان المبارک 253ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک شونیزنیہ (بغداد، عراق) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (مرآة الاسرار، ص 324، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص 118، 122) (3) سرکار کلاں حضرت سیدنا شاہ آل محمد ماہروی برکاتی 18 رمضان 1111ھ کو بلگرام (ہردوی، یونی،





کے مہتمم اول ہیں، 1276ھ کو محلہ سوداگران بریلی میں پیدا ہوئے، 22 رمضان 1326ھ کو وہیں وصال فرمایا، مزار مبارک قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت، ص 78، 79) (12) ریحان ملت مولانا محمد ریحان رضا خان، عالم باعمل، مبلغ اسلام، بانی رَضَوی بَرَقی پریس، دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کے شیخ الحدیث اور مہتمم تھے۔ 18 ذوالحجہ 1325ھ بریلی میں نبیرۃ اعلیٰ حضرت، مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان کے ہاں پیدا ہوئے اور 18 رمضان 1405ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کی تدفین مرقد اعلیٰ حضرت سے مُشْتَصِلِ جانبِ جنوب ہوئی۔

(مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، 1/362-371)

### خلفائے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِم رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِینَ

(13) امین الفتویٰ مفتی محمد شفیع احمد بیسل پوری، عالم دین، مُدَرِّس، واعظ، مفتی اسلام اور خلیفہ اعلیٰ حضرت ہیں، شعبان 1301ھ بیسل پور (پہلی بھیت، یوپی) ہند میں پیدا ہوئے، عین عالم جوانی میں محض 37 سال کی مختصر عمر میں 24 رمضان جمعہ الوداع 1338ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بیسل پور میں ہے۔ (محاسن علماء، ص 75۔ تذکرہ محدث سورتی، ص 288) (14) سلطان الواعظین مولانا سید محمد ہدایت رسول لکھنوی، عالم، واعظ، شیخ طریقت، شاعر، مصنف اور تلمیذ و خلیفہ اعلیٰ حضرت تھے، تصانیف میں ”فیوض ہدایت“ مطبوع ہے، غالباً 1276ھ مصطفیٰ آباد (رام پور، یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، 23 رمضان المبارک 1332ھ کو یہیں وصال فرمایا۔ (تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص 353، 363) (15) صاحب باغ فردوس حضرت مولانا سید ایوب علی رَضَوی، فارسی و ریاضی میں ماہر، مُدَرِّس، شاعر، مصنف، بانی رَضَوی کتب خانہ اور اعلیٰ حضرت کے پیش کار (نیجر) تھے۔ 1295ھ بریلی شریف (یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، جمعہ الوداع 26 رمضان 1390ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک میانی قبرستان مرکز الاولیاء لاہور میں ہے۔ (ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2001ء، ص 19، 21)

انتقال فرمایا، جامع منصور بغداد میں نماز جنازہ ہوئی۔ آپ نے اڑھائی سو (250) سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ (بین الملکیات، ص 47) (7) فیض ملت حضرت علامہ فیض احمد اویسی رَضَوی، مفسر قرآن، مفتی اسلام، شارح کتب احادیث اور کثیر کتب کے مصنف، عظیم مُدَرِّس اور عرّاج خاص وعام تھے، جامعہ اویسیہ رَضَویہ (بہاولپور، پاکستان) اور تقریباً چار ہزار کتب و رسائل آپ کی یادگار ہیں۔ 1351ھ حلد آباد (رحیم یار خان) میں پیدا ہوئے، 15 رمضان 1431ھ کو وصال ہوا، مزار پُر انوار مذکورہ جامعہ میں ہے۔ (ماہنامہ فیض عالم، بہاولپور، اگست 2010ء، ص 4، فیض الرحمن، 1/12، 13) (8) شمس الایمان قاضی خان حسن بن منصور حنفی اُوْرُجَنْدِی عظیم حنفی فقیہ ہیں۔ ”فتاویٰ قاضی خان“ آپ کے علمی و فنی جواہرات کا شاہکار ہے، 16 رمضان 592ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک اُوْرُجَنْدِی (صوبہ فرغانہ، ازبکستان) میں ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص 258، الفتاویٰ الہدیہ، ص 84) (9) محدث کبیر ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی کی پیدائش ایران کے مشہور شہر قزوین میں 209ھ میں ہوئی اور یہیں 22 رمضان 273ھ میں وفات پائی۔ آپ مشہور مُحدِّث، مُفسِّر اور مُؤرِّخ تھے، صحاح ستہ میں شامل کتاب ”سنن ابن ماجہ“ آپ ہی کی تالیف کردہ ہے۔ (البدایہ والنہایہ، 7/429، بستان الحدیث، ص 298، 300) (10) خلیل ملت خلیفہ مفتی اعظم ہند مفتی محمد خلیل خان قادری بَرَکاتی، باب الاسلام سندھ اور بلوچستان کے مفتی اعظم، استاذ العلماء، کتب کثیرہ کے مصنف اور بانی دارالعلوم آحسن البرکات (زم زم نگر حیدرآباد) ہیں، 28 رمضان 1405ھ کو زم زم نگر حیدرآباد میں وصال فرمایا اور درگاہ حضرت عبدالوہاب شاہ جیلانی میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔ (مفتی اعظم اور ان کے

خلفاء، 1/355-358)

### خاندانِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِم رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِینَ

(11) صاحب ذوق نعت، استاذ زمن مولانا حسن رضا خان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے بھائی، قادر الکلام شاعر، کئی کتب کے مصنف اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف



# اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو جعفر محمد شہد عطار مدنی \*



حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا کا قدیم مزار مزار شریف حضرت سیدنا ابو علی قلندر مزار شریف حضرت سیدنا محمد علی مکھڑوی مزار شریف حضرت سیدنا عبدالواحد بنگرامی مزار شریف حضرت بدر الدین احمد رضوی

## (وہ بزرگانِ دین جن کا یوم وصال / عرسِ رَمَضانِ المبارک میں ہے)

③ امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک مروزی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 118ھ کو مرو (ترکمانستان) میں ہوئی اور وصال 13 رمضان 181ھ کو فرمایا۔ مزار مبارک ہیت (صوبہ انبار) مغربی عراق میں ہے، آپ تبع تابعی، شاگردِ امام اعظم، عالم کبیر، محدثِ جلیل اور اکابرِ اولیائے کرام سے ہیں۔ ”کتاب الہدایۃ والذمات“ آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ (طبقات امام شعرانی، ج 1، ص 84-86، محدثین عظام و حیات و خدمات، ص 146-153)

④ مشہور مجذوب ولی حضرت سیدنا شرف الدین ابو علی قلندر چشتی قدس سرہ اللہ القوی کی ولادت 652ھ پانی پت (صوبہ ہریانہ) ہند میں ہوئی اور وصال 13 رمضان 724ھ کو یہیں فرمایا، مزار مبارک مرکزِ روحانیت اور مرجعِ خلائق ہے۔ آپ کا شعری مجموعہ ”دیوان ابو علی قلندر“ کے نام سے ہے۔ (اخبار الانبیاء، ص 129، شان اولیاء، ص 426-428)

⑤ قطبِ عصر حضرت خواجہ سید نصیر الدین محمود چراغِ دہلوی چشتی نظامی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت فیض آباد (اودھ، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالم دین، ولی کامل اور خلیفہ خواجہ نظام الدین اولیا ہیں، وصال 18 رمضان 757ھ کو ہوا، مزار بستی چراغِ دہلی (دہلی ہند) میں ہے۔ (تزیینۃ الاصفیاء، ص 219-225، المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص 359-368، مرآۃ الاسرار، ص 858-866)

رَمَضانِ المبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابہ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 14 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ رَمَضان المبارک 1438ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا ① مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: صحابہ کرام علیہم الرضوان ① امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ لَکَرِیْم، کی ولادت واقعہ فیل کے تیسویں یا اٹھائیسویں سال مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ جلیل القدر صحابی رسول، دامادِ مصطفیٰ، امامِ مشارق و مغارب، اسد اللہ، باپِ علم اور حیدرِ کرام ہیں۔ آپ نے 21 رمضان 40ھ کو شہادتِ شہادت نوش فرمایا، آپ کا مزار نجف اشرف (عراق) میں ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص 132، مرآۃ الاسرار، ص 18-192)

② خاتونِ جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ وصال 3 رمضان 11ھ کو مدینہ منورہ میں ہوا اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔ آپ نبی علیہ السلام کی بیٹی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ، امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی والدہ مشفقہ اور جنت میں تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ (زرقاتی علی السواہب، ص 331-337، مدارج النبوت، ص 2/459-461) اولیائے کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ

- ① (1) حضرت سیدنا سمری سقلی (2) حضرت سیدنا شاہ آل محمد مدبروی (3) حضرت سیدنا امام علی رضا (4) حضرت امام یوسف بن اسماعیل نیشاپوری (5) حضرت عبدالرحمن بن علی جوزی
- (6) حضرت علامہ فیض احمد لویسی (7) شمسُ الاَئِمَّہ قاضی خان حسن اُذْرُبَیْدی (8) محدث کبیر ابن ماجہ قزوینی (9) مفتی محمد ظلیل خان بڑکانی (10) مولانا حسن رضا خان
- (11) مولانا رحمان رضا خان (12) مفتی محمد شفیع احمد بیگل پوری (13) مولانا سید ہدایت رسول لکھنوی (14) حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین



⑥ **قطب وقت حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی چشتی نظامی** قدس سرہ کاشانی کی ولادت باسعادت بلگرام (ضلع ہرودئی، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ مشہور ولی کامل ہیں۔ آپ کی عمدہ تصانیف میں سے ”سبع سنابل“ مقبول بارگاہ رسالت ہے۔ وصال 3 رمضان 1017ھ کو فرمایا، مزار مقام ولادت میں مرجع انام ہے۔ (تذکرہ، ص 30، 33، تذکرہ علمائے ہند، ص 329) ⑦ **استاذ الاصفیاء حضرت سیدنا خواجہ محمد علی گھنڈوی چشتی نظامی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1164ھ میں بٹالہ (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ جامع منقولات و معقولات، صوفی کامل اور بانی خانقاہ گھنڈ شریف ہیں۔ 29 رمضان 1253ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار گھنڈ شریف (ضلع انب) پاکستان میں ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/174، 177) ⑧ **علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام** سلطان الفقہاء امام ابن ہمام کمال الدین محمد حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 790ھ کو اسکندریہ جنوبی مصر میں ہوئی۔ آپ قرآن و حدیث، تفسیر و فقہ، علم کلام وغیرہ کے ماہر اور صوفی کامل بھی تھے۔ آپ کا شمار اہل ترجیح اور اکابرین علمائے احناف میں ہوتا ہے۔ ہدایہ شریف کی شرح ”فتح القدر“ آپ کی عالمگیر شہرت کا سبب ہے۔ 7 رمضان 861ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک قرانہ قاہرہ مصر میں ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 6/255، الفوائد البیہ، ص 235، 237، البدر الطالع، 1/202، 201) ⑨ **شیخ الحنفیہ حضرت سیدنا علامہ مفتی خیر الدین بن احمد یوپی زلی حنفی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت باسعادت رمضان 993ھ رملہ فلسطین میں ہوئی۔ آپ فاضل جامعۃ الازہر، خاتمۃ الفقہاء اور صاحب فتاویٰ خیریہ ہیں۔ 27 رمضان 1081ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک محلہ باشقردی رملہ فلسطین ہے۔ (خاصۃ الاثر، 2/134، 139) ⑩ **پایہ حریم حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی** مہاجر کی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت جمادی الاولیٰ 1233ھ محلہ دربارکلاں کیرانہ (ضلع مظفر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ فخر العلماء، شیخ الاصفیاء، مبلغ اسلام، بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ اور مصنف اظہار الحق ہیں۔ وصال

22 رمضان 1308ھ کو فرمایا، جنت المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔ (نام احمد رضا محدث بریلوی اور علمائے مکہ مکرمہ، ص 27، تجلیات مہر انور، ص 319، 318، مبلغ اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانوی، ص 20) ⑪ **علامہ زمانہ ظہیر الاسلام حضرت علامہ حکیم محمد ظہیر احسن صدیقی نیوی نقشبندی حنفی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1278ھ کو موضع صالح پور (نزد بہار شریف ضلع پنڈ، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ وصال 17 رمضان 1322ھ کو پٹنہ شہر میں فرمایا اور موضع نیسی (ضلع پنڈ، صوبہ بہار) میں دفن کئے گئے۔ آپ بہترین شاعر و ادیب، حکیم و طبیب، عالم کبیر، محدث جلیل، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ اور کئی کتب کے مصنف ہیں، آپ کی حدیث شریف کی کتاب ”آئینہ السنن“ کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ (آئینہ السنن، ص 281) ⑫ **حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی 1324ھ کو محلہ اوجھیانی بدایوں (اتر پردیش ہند) میں پیدا ہوئے۔ وصال 3 رمضان 1391ھ کو فرمایا، مزار گجرات (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔ آپ مفسر قرآن، شارح مشکوٰۃ، استاذ العلماء، مصنف کتب کثیرہ اور اکابرین اہل سنت سے ہیں۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 55، 58) ⑬ **خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا بدر الدین احمد رضوی** مصباحی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ضلع گورکھ پور (یوپی ہند) میں تقریباً 1348ھ کو ہوئی۔ آپ فاضل الجامعۃ الاشرافیہ، مفتی اسلام، استاذ العلماء اور ڈیڑھ درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ 7 رمضان کو بڑھیا ضلع بستی میں وصال فرمایا۔ (مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص 235 تا 240، فیض الادب مطبوعہ مکتبہ المدینہ، ص 3) ⑭ **استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی 1354ھ کو ضلع بستی یوپی (ہند) میں پیدا ہوئے اور وصال 4 رمضان 1431ھ کو بریلی شریف میں ہوا۔ آپ خلیفہ مفتی اعظم ہند، مفتی مرکزی دارالافتاب بریلی شریف، استاذ العلماء، اچھے کاتب اور اکابرین اہل سنت سے تھے، 52 سال فتویٰ نویسی فرمائی، فتاویٰ بریلی شریف میں آپ کے کئی فتاویٰ شائع ہوئے ہیں۔ (ماہنامہ معارف رضا کرچی، اکتوبر 2010، ص 51، 54)

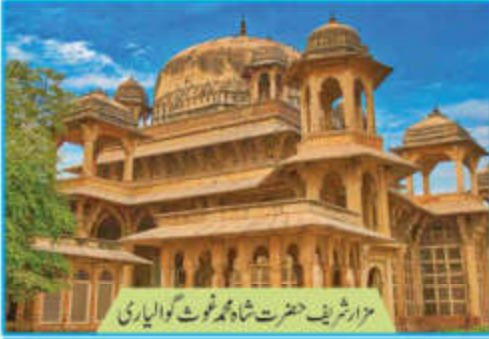


# اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا وصال / غرس رمضان المبارک میں ہے۔



مزار شریف علامہ شمس الدین محمد رشید عثمانی



مزار شریف حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری



مزار شریف حضرت اخوند بہا بابا عبد الوہاب چشتی صابری

## ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

رمضان المبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابہ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا یوم وصال یا غرس ہے، ان میں سے 28 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ رمضان المبارک 1438ھ اور 1439ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 15 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: صحابہ کرام علیہم السلام 1 اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ولادت واقعہ عالم الفیل سے 15 سال پہلے ہوئی اور وصال اعلان نبوت کے دسویں سال 10 رمضان المبارک کو ہوا۔ مکہ معظمہ کے مشہور قبرستان جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں۔ خاندان قریش کی معزز، باہمت، عقل مند، صاحب ثروت اور پاکدامن خاتون، عورتوں میں سب سے پہلے دین اسلام قبول کرنے والی، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلی رفیقہ حیات ہیں۔ (طبقات ابن سعد، 1/8، 105/14، اجتماع الاسماع، 6/27)

2 اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ بنت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی ولادت مکہ شریف میں اعلان نبوت کے چوتھے سال ہوئی اور وصال 17 رمضان 57ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار جنت البقیع میں ہے۔ آپ عالمہ، محدثہ، مفتیہ، اشعار عرب و علم انساب میں ماہر تھیں۔ صحابہ و تابعین کی جماعت کثیرہ نے آپ سے 2 ہزار 210 احادیث روایت کی ہیں۔ (زر قانی علی المواب، 4/381، 392، مدارج النبوة، 2/468، 473)

3 خاندان نبوت کے چشم و چراغ امام سید محمد بن

عبداللہ نفس الزکیہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً 100ھ مدینہ منورہ میں ہوئی۔ ان کی شہادت 15 رمضان المبارک 145ھ کو مدینہ شریف کے قریب احجار الذویت کے مقام پر ہوئی اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ تبع تابعی، مجموعہ علم و عمل، عابد و زاہد، مضبوط ارادے کے مالک، مجاہد اسلام اور مقبول خواص و عوام تھے۔ (طبقات ابن سعد، 5/438، 440۔ تہذیب التہذیب، 7/238)

4 حضرت سیدنا ابو علی شتیق بن ابراہیم

آزدی بلخی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بلخ (صوبہ خراسان) ایران میں ہوئی۔ 9 رمضان 194ھ میں جنگ کولان (ماوراء النہر) میں شہید ہوئے، آپ کا مزار مبارک ذلغره (Danghara) (صوبہ خٹمان) تاجکستان میں ہے۔ آپ امام زاہد، شیخ خراسان، سلطان الاولیاء، شمس ملت و دین اور اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 9/313، 316، بغیات الاخیار، ص 47)

5 عید روس الاکبر، امام الاولیاء حضرت سید عبداللہ بن ابو بکر باعلوی رحمۃ اللہ علیہ کی

ولادت 811ھ کو ترمیم (صوبہ حضرموت) یمن میں ہوئی اور وصال 12 رمضان 865ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار زہل قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔ آپ عالم دین، شیخ طریقت، صاحب کرامت کئی کتب کے مصنف اور بانی سلسلہ عید روسیہ ہیں۔ (انجم المؤمنین، 2/232، العیدروس الاکبر، ص 14، 17، 64)

6 مشہور ولی کامل حضرت سیدنا شاہ محمد غوث شطاری قادری گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 907ھ گوالیار (مدیہ پردیش) ہند میں ہوئی۔

14 رمضان 970ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک گوالیار (مدیہ پردیش) ہند میں ہے۔ آپ کثیر الحجابہ، عاجزی و انکساری کے پیکر، صاحب قلم، مرجع علمائے تھے، آپ کی وظائف و عملیات پر مشتمل کتاب جو اہر خمسہ عرب و عجم میں مشہور ہوئی۔ (حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری، ص 33، 99، قطب الحدیث سیدنا عبد الوہاب جیلانی، ص 44، خزینۃ الاسماء، ص 316، 318)

7 دانائے سرحد حضرت اخوند بہا بابا عبد الوہاب چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کی





ولادت 943ھ کو علاقہ یوسف زئی (ضلع صوابی خیبر پختونخوا) پاکستان میں ہوئی اور 27  
رمضان 1040ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار اکبر پورہ پشاور میں ہے۔ آپ لوگوں کو  
ارکانِ اسلام (کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج) کی تاکید کرتے رہتے تھے اسی لئے پنجو بابا کے  
نام سے مشہور ہو گئے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/129، 125، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 2/210، 211)

8 شیخ الہند حضرت سیدنا شیخ محمد سلیم چشتی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 884ھ میں  
سرائے علاء الدین زندہ پیر محل دہلی ہند میں ہوئی۔ آپ نے 29 رمضان المبارک 979ھ  
کو وصال فرمایا، آپ کا عالی شان روضہ فتح پور سیکری (Sikri) (ضلع آگرہ، یوپی) ہند  
میں ہے۔ آپ اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔ (تحفۃ الابرار، ص 251، اخبار الانبیاء مترجم، ص 566،

تخریج الاصفیاء، 2/361، 363) 9 تلمیذ جمال الاولیاء، حضرت علامہ شمس الدین محمد رشید  
مصطفیٰ عثمانی جو پوری حنفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1000ھ موضع بروندہ ضلع جو پور  
(یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 9 رمضان 1083ھ کو فرمایا، مزار مبارک جو پور (یوپی) ہند  
میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ عالم باعمل، استاذ العلماء، شیخ طریقت، بانی سلسلہ رشیدیہ،  
مصنف کتب، صاحب دیوان شاعر اور موثر شخصیت کے مالک تھے۔ مناظرہ رشیدیہ آپ ہی کی تصنیف ہے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، 2/103، 109،

ہدیۃ العارفین، 1/568) 10 سلطان الاولیاء، حضرت شیخ عبداللہ فائز داغستانی مجددی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1294ھ کو موضع کیکونوا (نزد  
غیری) داغستان (زیر انتظام روس) میں ہوئی۔ آپ عالم جلیل، مجاہد اسلام، مرشد کبیر اور صاحبِ کرامت تھے۔ 4 رمضان 1393ھ کو وصال  
فرمایا، جبل قاسیون (دمشق، شام) پر اپنی تعمیر کردہ خانقاہ میں تدفین ہوئی۔ (دمشق کے غلابی علماء، ص 71 وغیرہ) 11 شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد

قمر الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1324ھ سیال شریف ضلع گلزار طیبہ سرگودھا (پنجاب) میں ہوئی، آپ کا وصال 17  
رمضان 1401ھ کو ہوا، آپ کا مزار سیال شریف ضلع گلزار طیبہ سرگودھا (پنجاب) میں ہے۔ آپ خانقاہ سیال شریف کے چشم و چراغ،  
جید عالم دین، مصنف کتب، مجاہد تحریک پاکستان، مرجع علماء اور فعال شخصیت کے مالک تھے۔ (نور نورچرے، ص 347، 333) علمائے اسلام رحمہم اللہ

12 امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیدنا عبد اللہ بن ذکوان قرشی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریباً ولادت 65ھ کو مدینہ شریف میں ہوئی اور  
17 رمضان 130ھ کو مدینہ شریف میں وصال فرمایا۔ آپ جلیل القدر تابعی، محدث، استاذ التالبعین، فقیہ مدینہ، موثر شخصیت کے مالک تھے۔

کچھ عرصہ نگران بیت المال کو فہ بھی رہے۔ (العارف، ص 204، اعلام للزرکلی، 4/86، 85، تاریخ اسلام للذہبی، 3/575، 677) 13 فقیہ حنفیہ حضرت سیدنا  
حافظ الدین محمد بن محمد بزاز کزدری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کزدر (مضافات خوارزم) ازبکستان میں ہوئی۔ رمضان المبارک 827ھ کو مکہ شریف  
میں وصال فرمایا۔ اصول و فروع میں امام اور علوم معقول و منقول میں شیخ کبیر تھے، فتاویٰ بزازیہ اور مناقب کردری آپ کی اہم تصانیف ہیں۔

(اعلام للزرکلی، 7/45، فوائد البیہ ص 245، حدائق الحنفیہ، ص 340، ہم ملوئین، 3/646) 14 قاضی علامہ شہاب الدین احمد بن محمد خفاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی  
ولادت 977ھ عزیمیا قوس (نزد قاہرہ) مصر میں ہوئی۔ 12 رمضان المبارک 1069ھ کو مصر میں وصال فرمایا۔ آپ حنفی عالم دین، صاحب دیوان  
شاعر، بہترین ادیب، قاضی القضاة اور درجن سے زائد کتب کے مصنف ہیں۔ آپ کی کتاب نسیم الریاض فی شرح الشفاء للقاضی عیاض کو شہرت

حاصل ہوئی۔ (خلاصۃ الاثر، 1/331، 343، ہم ملوئین، 1/286، حدائق الحنفیہ، ص 436، فہرست الفہرست، 1/377) 15 شیخ الحدیث علامہ احسان علی رضوی حنفی رحمۃ  
اللہ علیہ کی ولادت 1316ھ موضع فیض آباد ضلع سیتا مڑھی (Sitamathi) (سابق ضلع مظفر پور، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ رمضان 1402ھ کو وصال  
فرمایا۔ آپ فاضل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف، محدث اعظم بہار، خلیفہ حجۃ الاسلام اور استاذ العلماء ہیں۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت بیتا مڑھی، ص 50، 55)



# اپنے بزرگوں کو یاد رکھتے

ابو ماجد محمد شاہ عطار مدنی



مزار حضرت سیدہ نسیہ ضغری



مزار حضرت خواجہ نجیب الدین متوکل چشتی

رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ اسامی سال کانواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابہ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 43 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا جا چکا ہے، مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

**صحابہ کرام علیہم السلام:** 1) بڈری صحابی حضرت سیدنا ابو سعید رافع بن مَعْلُی خَزْرَجی رضی اللہ عنہ انصاری قبیلے بنو زُرَیْق کے چشم و چراغ تھے، غزوہ بڈر میں شرکت کی اور اسی غزوہ میں 17 رمضان 2ھ کو شہید ہوئے۔<sup>(1)</sup>

2) صحابی رسول حضرت سیدنا ابو عمر و صفوان بن یثیفاء قرشی فہری رضی اللہ عنہ نے مکہ شریف میں اسلام لاکر اَلْکَسَابِقُونَ الْاَوَّلُونَ میں شامل ہونے کی سعادت پائی، مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔ یہاں ان کی حضرت رافع خزر جی انصاری رضی اللہ عنہ سے مؤاخات کرائی گئی (یعنی بھائی بنایا گیا)۔ سزیدہ عبداللہ بن

جحش اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رمضان 38ھ میں وصال فرمایا۔ بعض کے نزدیک غزوہ بدر یا طاعونِ عمُوس میں شہید ہوئے۔<sup>(2)</sup> اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم: 3) حضرت سیدہ نسیہ ضغری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهَا حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت حسن انور بن زید اَبَدَج رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا کی بیٹی ہیں، آپ کی ولادت مکہ المکرمہ میں 145ھ کو ہوئی اور وصال قاہرہ مصر میں رمضان 208ھ کو فرمایا، مزار محلہ وَرَب السَّبَاع (قاہرہ قدیم) میں دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ حافظہ، محدث، عالم، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ تھیں، حضرت امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے آپ سے علمی استفادہ کیا اور احادیث بھی روایت کیں۔<sup>(3)</sup> 4) برادر بابا فرید گنج شکر، حضرت خواجہ نجیب الدین متوکل چشتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کھتوال (کوئٹہ وال) ملتان میں پیدا ہوئے اور 7 رمضان 671ھ میں دہلی میں وفات پائی، مزار مبارک اچنی (Adehni) نیو دہلی میں مزار والدہ خواجہ نظام الدین اولیا کے قریب ایک احاطے میں ہے، آپ حضرت بابا فرید گنج شکر کے خلیفہ، بلند پایہ درویش، شریعت و طریقت کے جامع اور اعلیٰ درجے کے توکل کرنے والے تھے۔<sup>(4)</sup> 5) حضرت خواجہ عبدالشہید نقشبندی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ولادت 893ھ کے قریب ہوئی اور وصال 986ھ کو سمرقند (ازبکستان) میں ہوا اور یہیں دفن کئے گئے۔ آپ عالم دین، شیخ طریقت، صاحب مطالعہ اور کثیر الفیض تھے، ہند کا بھی سفر کیا، یہاں پندرہ سال رہے، دس بارہ ہزار لوگ حلقہ ارادت میں داخل ہوئے بادشاہ وقت بھی آپ کا معتقد تھا۔<sup>(5)</sup> 6) قطب زمانہ میراں شاہ بھیکھ حضرت سید محمد سعید ترمذی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی پیدائش 1046ھ کو کہرام نزد سرہند (پنجاب ہند) میں ہوئی اور وصال 1131ھ کو ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے، آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم شیخ طریقت، صاحب مجاہدہ، تین زبانوں (عربی، فارسی، ہندی) کے ماہر، صاحب دیوان ہندی، صوفی شاعر اور کثیر الفیض بزرگ ہیں۔<sup>(6)</sup> 7) چینی والی سرکار حضرت صاحبزادہ اکبر علی قادری نوشاہی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی پیدائش رَنَمَل شریف (ضلع منڈی بہاؤ الدین، پنجاب) میں 1235ھ میں ہوئی اور وصال 9 رمضان 1305ھ سنگھوئی شریف (تحصیل و ضلع جہلم) میں ہوا۔ آپ عالم دین، شیخ طریقت، صاحب کرامات، مستجاب الدعوات اور دربار عالیہ قادریہ نوشاہیہ سنگھوئی شریف کے پہلے سجادہ نشین تھے۔<sup>(7)</sup> 8) علمائے اسلام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم: 8) تبع تابعی





مزار حضرت مولانا غلام قطب الدین اشرفی



مزار حضرت مولانا حبیب الرحمن

حضرت حماد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 98ھ کو بصرہ (عراق) میں ہوئی اور یہیں 19 رمضان 179ھ میں وفات پائی، آپ چار ہزار احادیث کے حافظ، ثقہ راوی، استاذ المحدثین، سید المسلمین اور ذہین ترین انسانوں میں سے تھے۔ آپ نے سید التابعین حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیس سال علم حدیث حاصل کیا۔<sup>(8)</sup> مفتی اسلام حضرت علامہ حسن بن عمار شہرنبلائی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 994ھ کو شہر ابولہ (منوفیہ) مصر میں ہوئی اور قاہرہ میں 11 رمضان 1069ھ کو وفات پائی۔ تربة الحجاورین میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظ قرآن، فاضل و استاذ جامعۃ الازہر، فقیہ حنفیہ، استاذ العلماء اور کثیر کتب کے مصنف تھے۔ آپ کی کتاب نُورُ الْاِيضَاعِ دَرَسِ نَهْضِي (عالم کورس) کے نصاب میں شامل ہے۔<sup>(9)</sup> داعی اسلام حضرت الحاج عمر بن سعید تال فوفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1223ھ کو موضع حلوار (زردبودور، فوٹاپور، سنی گال، بڑا عظیم افریقہ) میں ہوئی اور 4 رمضان 1280ھ کو بادیکرا (موبتی، مالی) میں شہید ہوئے، آپ حافظ قرآن، مالکی عالم دین، صوفی شاعر، مصنف کتب، تجانی شیخ طریقت، مجاہد اسلام، مغربی بڑا عظیم افریقہ کی موثر شخصیت اور بانی مملکت سکرور (دولۃ التجانیین) تھے۔<sup>(10)</sup> حضرت شیخ

محمد زاہد بن عمر مدنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1275ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی اور یہیں 27 رمضان 1348ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظ قرآن، عالم دین، زاہد و عابد، مسجد نبوی کے امام و خطیب، استاذ العلماء اور زکین مجلس تعزیرات شریعہ تھے۔ آپ نے کئی کتب پر تعلیقات اور اعلیٰ حضرت کی اہم کتاب اَلدَّوْلَةُ الْبَغْدَادِيَّةُ پر تقریظ لکھی۔<sup>(11)</sup> مبلغ اسلام، سہیل ہند حضرت مولانا غلام قطب الدین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سہوان (زردبادیوں یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال 18 رمضان 1350ھ میں یہیں ہوا۔ آپ عالم دین، مبلغ اسلام اور اردو کے ساتھ سنسکرت میں بھی ماہر تھے۔ آپ کے ہاتھ پر کثیر غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ آپ شبیہ غوث الاعظم حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔<sup>(12)</sup> فخر الاسلام حضرت مولانا حبیب الرحمن کانپوری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1292ھ کو کانپور کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 20 رمضان 1366ھ کو وصال فرمایا، تدفین علامہ سلامت اللہ کشفی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے متصل ہوئی۔ آپ جید عالم دین، مجاز طریقت اور اخلاق حسنہ سے متصف تھے۔<sup>(13)</sup> خلیفہ حجۃ الاسلام، شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ 1333ھ میں ہند کے قصبہ گھوسی ضلع مویش پیدا ہوئے اور وصال 5 رمضان 1406ھ کو فرمایا۔ آپ تلمیذ صدر الشریعہ و محدث اعظم پاکستان، عالم باعمل، بہترین واعظ و مدرس، استاذ العلماء، مجاز طریقت اور کثیر کتب کے مصنف ہیں۔ سیرت مصطفیٰ اور عجائب القرآن آپ کی مشہور کتب ہیں۔<sup>(14)</sup>

(1) الاستیعاب، 2/64 (2) الاستیعاب، 2/278، اسد الغابہ، 3/33، تاریخ ابن عساکر، 28/177 (3) سیر اعلام النبلاء، 8/426، نور الابصار، ص 207 تا 209 (4) اخبار الانبیاء، ص 61، دلی کے بابیں خواجہ، ص 98 تا 99، خزینۃ الاصفیاء، 2/142 (5) خواجہ عبید اللہ احرار، ص 125، 126 (6) تذکرہ میراں شاہ بھیکھ، ص 6، 28، 31، تذکرۃ الانساب، ص 161 (7) تذکرہ اولیائے جہلم، ص 132، 134، 145 (8) سیر اعلام النبلاء، 7/345 تا 351 (9) الفوائد البھیة مع طرب الاماش، ص 268 (10) فتح الملک الاعلام فی تراجم بعض علماء الطریقتہ التجانیۃ الاعلام، ص 137 تا 142 (11) الدولۃ الہکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، کلمۃ المحقق، تاریخ الدولۃ الہکیۃ، ص 143 (12) حیات مخدوم الاولیاء، ص 331، 332 (13) تذکرہ علمائے اہل سنت، ص 79 (14) حقیقی زیور، ص 28، 30، سیرت صدر الشریعہ، ص 233، 235



# رمضان المبارک کے اہم واقعات ایک نظر میں

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت یکم رمضان المبارک 471 ہجری کو ہوئی، آپ حسنی حسینی سید، مقامِ نحویت پر فائز، عابد و زاہد، ولی کامل اور سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ رضویہ کے ستر سوئیں شیخ طریقت ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ربيع الآخر 1438، 1439، 1440 اور 1441ھ)

یوم ولادتِ نحوٹ پاک  
یکم رمضان المبارک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا وصال 3 رمضان المبارک 11 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا، آپ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا، آپ حضرات حسنین کریمین کی والدہ اور جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1438، 1439 اور 1440ھ)

عرس فاطمہ الزہراء  
3 رمضان المبارک

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی شریک حیات حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال اعلانِ نبوت کے دسویں سال، 10 رمضان المبارک کو مکہ المکرمہ میں ہوا اور تدفینِ جنتِ المعلیٰ میں ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1438ھ)

عرس خدیجہ الکبریٰ  
10 رمضان المبارک

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی، آپ حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے شہزادے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1438 اور 1441ھ)

یوم ولادتِ امام حسن  
15 رمضان المبارک

اسلام اور کفر کی پہلی جنگ 17 رمضان المبارک 2 ہجری میں مقام بدر پر ہوئی، جس میں 14 (6 مہاجر اور 8 انصار) صحابہ کرام علیہم الصلوٰۃ نے جامِ شہادت نوش فرمایا، 70 کفار قتل اور 70 گرفتار ہوئے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1438 اور 1439ھ)

عرس شہدائے بدر  
17 رمضان المبارک

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وصال 17 رمضان المبارک 57 یا 58 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا، آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب ترین رفیقہ حیات، عالمہ، عابدہ، زاہدہ، طیبہ، طاہرہ، محمد شہ، فقیہہ اور مجتہدہ ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1438 اور 1439ھ)

عرس عائشہ صدیقہ  
17 رمضان المبارک

خلیفہ چہارم، امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کثر اللہ وجہہ الکریم نے 21 رمضان المبارک 40 ہجری کو جامِ شہادت نوش فرمایا، آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں اور آپ ہی نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1438، 1439 اور 1440ھ)

عرس مولا علی مشکل شہدا  
21 رمضان المبارک

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی حضرت سیدتنا زکیہ رضی اللہ عنہا کا وصال 2 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا، آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1438ھ)

عرس زکیہ بنت رسول اللہ  
2 رمضان المبارک

رمضان المبارک 8 ہجری میں مکہ مکرمہ فتح ہوا، کئی مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک فرمایا اور کعبہ شریف کے اندر نماز ادا فرمائی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1438ھ)

فتح مکہ مکرمہ  
8 رمضان المبارک

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَکْہِمِیْن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نوٹ: ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔



## بچے رمضان کیسے گزاریں؟



بلال حسین عطاری مدنی

رمضان المبارک بڑوں سمیت بچوں کے لئے بھی اللہ پاک سے اپنا روحانی تعلق مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے کہ اس مہینے مسلمان اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے والے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں مگر ممکن ہے والدین کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ ”بچے رمضان کیسے گزاریں؟“ یہاں 16 ایسے نکات (Points) لکھے گئے ہیں جو آپ کو اس سوال کے حل میں مدد فراہم کریں گے، ملاحظہ فرمائیں:

1 بچوں کے لئے والدین رول ماڈل (عملی نمونہ) ہوتے ہیں، بچے ہر وہ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو وہ اپنے والدین کو کرتا دیکھتے ہیں لہذا آپ ان کے سامنے وہ کام کریں جو ان سے کروانا چاہتے ہیں 2 بچوں کو نماز کی طرح روزہ رکھنے کا عادی بنائیں، انہیں روزہ رکھنے کی مشق اس

طرح بھی کروائی جاسکتی ہے کہ پہلے انہیں چند گھنٹے بھوک برداشت کرنے کا ذہن دیں پھر بتدریج (Gradually) اس دورانیے (Duration) کو بڑھاتے جائیں، جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اسے روزے رکھوائیں 3 پہلی بار روزہ رکھنے والے بچوں کی خوب حوصلہ افزائی کریں 4 روزہ رکھنے والے بچوں کا ایسا شیڈول ترتیب دیں جس میں عبادت، آرام اور دیگر مناسب سرگرمیوں کی خوب رعایت ہو نیز انہیں عام دنوں کی طرح زیادہ کھیلنے کودنے سے باز رکھیں ورنہ افطار کے وقت تک صبر کرنا کافی مشکل ہو سکتا ہے 5 جو بچے بہت چھوٹے ہونے کی بناء پر روزہ نہیں رکھ رہے انہیں احترام رمضان میں باہر کھانے پینے سے منع کریں 6 بچوں کو ان کی عمر کے مطابق رمضان کے فضائل اور روزے کے عام فہم مسائل بالکل آسان انداز میں بیان کریں، اس کے لئے امیر اہل سنت کی کتاب ”فیضان رمضان“ بہت مفید ہے 7 بچوں کو بتائیں کہ روزے کا مطلب صرف کھانا پینا چھوڑنا نہیں، بلکہ ہر اس کام سے باز رہنا ہے جو اللہ پاک کو ناپسند ہو مثلاً: گالی دینا، فلمیں دیکھنا، غصہ کرنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا اسی طرح دیگر بُرے کام 8 بچوں کو روزے کی تاریخ بتائیں کہ بیٹا! روزہ بہت قدیم (Old) عبادت ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک تمام امتوں پر روزے فرض تھے، رمضان کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔ (صراط الہتان، 1/290) 9 بچوں کو روزہ رکھنے کا مقصد بتائیں کہ بیٹا! روزہ رکھنے کا مقصد تقویٰ و پرہیزگاری حاصل کرنا ہے 10 والد کو چاہئے کہ سمجھ دار بچوں کو نماز پڑھنے کے لئے اپنے ساتھ مسجد لے کر جائے جبکہ مائیں بچیوں کو گھر میں اپنے ساتھ نماز پڑھائیں 11 بچوں کو روزہ رکھنے، افطار کرنے اور شب قدر کی دعایا دکرائیں 12 بچوں کے ساتھ مل کر قرآن پاک کی تلاوت کریں 13 افطاری کے لئے دسترخوان لگاتے وقت بچوں سے مدد لیجئے تاکہ ان میں روزوں کا شوق بڑھے 14 بچوں کے ہاتھ سے صدقہ و خیرات کروائیں تاکہ ان میں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا شوق پیدا ہو 15 پڑوسیوں کے ہاں کھانے کی اشیا اور افطاری وغیرہ بچوں کے ہاتھ بھجوائیں تاکہ وہ اچھا پڑوس نبھانے کے عادی بنیں 16 بچوں کو یہ ذہن دیجئے کہ رمضان المبارک گزر جانے کے بعد بھی اسی طرح عبادت کرتے رہنا ہے۔



بچوں کی فرضی کہانی

# عمر کا پہلا روزہ



ابو عبید عطاری مدنی\*

نورانیت کم ہو جاتی ہے، صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہنا روزے کا اصل مقصد (Purpose) نہیں ہے، پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔ (جامع صغیر، ص: 146، حدیث: 2415) اس لئے ہمیں روزے میں اور زیادہ عبادت، ذکر و ذرود، تلاوت اور نیک کام کرنے چاہئے۔ **عمر:** پھر میں بھوک پیاس سے کیسے بچوں گا؟ **دادا:** روزے میں بھوک پیاس کو برداشت کرنے پر ثواب ملتا ہے، اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ روزے میں بھوک پیاس کم لگے تو بھاگ دوڑ، کھیل کود اور خواہ مخواہ دھوپ میں گھومنے پھرنے سے ڈور رہیں پھر یہ کہ اللہ پاک کو راضی کرنے کے خیال سے ہمارے اندر ہمت اور طاقت آ جاتی ہے جیسی تو اچھے اچھے کھانے اور مزیدار شربت سامنے ہونے کے باوجود ہم کچھ بھی نہیں کھاتے پیتے۔ **عمر:** کیا واقعی! ہمارے اندر اتنی ہمت آ جاتی ہے؟ **دادا:** ہاں بیٹا! ایسا ہی ہوتا ہے، تو بس! گل جس طرح میں کہوں گا آپ نے ویسے ہی کرنا ہے، عمر نے ہاں میں اپنا سر ہلا دیا۔ اگلے دن عمر سحری کرنے کے بعد دادا کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے مسجد پہنچ گیا، نماز کے بعد قرآن پاک پڑھا پھر درود پاک پڑھتا رہا، پھر دادا کے ساتھ مسجد سے باہر آیا اور گھر پہنچ کر سو گیا، ظہر کی اذان ہوئی تو دادا نے اسے اٹھا دیا، نماز کے بعد اس نے تلاوت قرآن کی اور گھر آ کر علم دین سیکھنے کی نیت سے مدنی چینل دیکھنے لگا، عصر کے بعد ذکر و ذرود کرتا رہا۔ افطار کے قریب عمر نئے کپڑے پہنے، گلے میں پھولوں کا ہار ڈالے مہمانوں کے سامنے موجود تھا، ہر کوئی اسے مبارکباد دے رہا تھا مگر وہ سوچ رہا تھا کہ اللہ پاک کی مہربانی سے اس کا روزہ گناہوں اور فضول کاموں سے محفوظ رہا، روزہ افطار کرتے ہوئے اسے یوں لگا کہ اس نے اپنے پاک رتب کی رحمت کو پالیا، ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

(1): نابالغ بچے اگر گناہ کا ارتکاب کر لیں تو ان کے نامہ اعمال میں اگرچہ گناہ نہیں لکھا جاتا، تاہم بچپن سے ہی بچوں کو گناہوں سے بچنے کی تربیت دینی چاہئے۔

میں کل روزہ رکھوں گا، عمر نے اپنے ہم جماعت (Class Fellow) دانش کو بتایا تو وہ حیران ہو گیا۔ **دانش:** تم تو ابھی چھوٹے ہو، روزہ کیسے رکھو گے؟ میں گیارہ سال کا ہوں مگر امی کہتی ہیں کہ بڑے ہو کر روزہ رکھنا، **عمر:** میرے دادا کہتے ہیں کہ جب بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت آ جائے اور روزہ رکھنے سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہئے۔ **دانش:** روزے میں بھوک پیاس بہت لگتی ہے۔ **عمر:** امی مجھے ایسے طریقے سے روزہ رکھوائیں گی کہ بھوک پیاس کم سے کم لگے گی۔ **دانش:** وہ کیسے؟ **عمر:** معلوم نہیں! امی کو پتا ہے۔ دوپہر کو عمر نے امی سے پوچھا: امی! مجھے روزے میں بھوک تو نہیں لگے گی؟ **امی:** تم فکر مت کرو! رات دیر تک ہمارے ساتھ باتیں کرنا اور ٹی وی دیکھنا، صبح سحری کر کے سو جانا، دوپہر میں اٹھنا، ایک ڈیزھ گھنٹا کھیلتے رہنا پھر تمہارے پسندیدہ کارٹون لگا دوں گی یوں ڈھائی تین گھنٹے اور گزر جائیں گے، کچھ دیر باہر دوستوں میں گھوم پھر لینا ویڈیو گیم کھیلتے رہنا، مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی تمہیں نئے کپڑے پہنا کر گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دوں گی۔ امی کی باتیں سن کر عمر خوش ہو گیا۔ شام کے وقت عمر کے دادا کو معلوم ہوا کہ کل عمر روزہ رکھے گا تو وہ بہت خوش ہوئے مگر جب عمر نے انہیں اپنے روزے کا جدول (Schedule) بتایا تو وہ پریشان ہو گئے۔ **دادا:** عمر بیٹا! آپ کے اس پروگرام میں تو گناہ<sup>(1)</sup> بھی شامل ہیں حالانکہ جدول (Schedule) میں گناہ اور فضول کام نہیں ہونے چاہئیں۔ کارٹون دیکھنے اور گیم کھیلنے میں وقت ضائع ہوتا اور روزے کی



# چھٹیاں کیسے گزاریں؟

مجلس دارالمدینہ (شعبہ نصاب)



رسائل کے مطالعہ کا مضبوط جَدْوَل بنائیے! اور مطالعہ کے مدنی پھول بھی الگ سے لکھ کر محفوظ کرنے کی ترکیب کیجئے، علم دین کا کثیر خزانہ ہاتھ آئے گا۔ **اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (5) سنتوں بھرے**

**اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت** بالخصوص چھٹیوں کے ان قیمتی دنوں میں ہر جمعرات کو بعد نماز مغرب ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور ہر ہفتے کے دن بعد نماز عشا ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کرنا نہ بھولنے، چھوٹی عمر کے مدنی مٹے اپنے والد یا سرپرست کے ساتھ شرکت کریں۔

**(6) مدنی کورسز** کئی طلبہ و طالبات کو چھٹیوں میں مختلف کورسز کرنے کا شوق ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں مجلس مدنی کورسز کے تحت وقتاً فوقتاً مختلف کورسز کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، بالخصوص مجلس شعبہ تعلیم سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لیے چھٹیوں میں مدنی کورسز (مثلاً فیضان نماز کورس، اصلاح اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ (مدنی کورسز کی مزید معلومات کے لیے

متعلقہ ذمہ داران دعوت اسلامی سے رابطہ کیجئے) **(7) مدنی قافلوں میں سفر**

چھٹیوں میں مدنی قافلے میں علم دین سیکھنے کی نیت سے سفر کیجئے! عاشقان رسول کی صحبتوں اور نیکی کی دعوت کی مدنی بہاروں کے طفیل آپ کی چھٹیوں کو مدینے کے 12 چاند لگ جائیں گے۔ **اِنْ شَاءَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ**

(دس سال سے زائد عمر والے سمجھدار مدنی مٹے اپنے والد صاحب یا بڑے بھائی کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کر سکتے ہیں۔)

دعوت اسلامی کے اسکول سسٹم ”واڑ المدینہ“ اور دیگر سرکاری و نجی اسکولوں میں گرمیوں کی چھٹیوں (Summer Vacations) کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے کے لئے چند مدنی پھول پیش خدمت ہیں: **(1) ہوم ورک** ٹوٹا چھٹیوں میں طلبہ کو ہوم ورک (Home Work) دیا جاتا ہے، لیکن کئی طلبہ اس معاملے میں سستی سے کام لیتے ہیں، جس کے نتیجے میں انہیں چھٹیوں کے اختتام پر آزمائش کا سامنا ہوتا ہے۔ لہذا ہوم ورک مکمل کرنے کے لئے یومیہ (Daily) کچھ صفحات مقرر کر لیجئے یا ابتدائی دنوں میں زیادہ وقت دے کر ہوم ورک مکمل کر لیجئے۔ **(2) خوش خط لکھنے کی مشق** خوبصورت لکھائی نفیس طبیعت کا پتا دیتی ہے۔ اگر آپ کی لکھائی خوبصورت نہیں ہے تو چھٹیاں آپ کے لئے سنہری موقع ہیں، خوب لکھنے کی مشق کیجئے، چاہیں تو مکتبہ المدینہ کی کوئی کتاب سامنے رکھ کر اسے کاپی پر اتارنے کی ترکیب کیجئے! علم دین بھی حاصل ہو گا اور لکھائی بھی بہتر ہو جائے گی۔

**(3) تلاوت قرآن** ماہ رمضان ماہ نزول قرآن بھی ہے۔ حقیقی نورانیت حاصل کرنے کے لئے خوب تلاوت قرآن کی سعادت حاصل کیجئے، اگر قرآن پڑھنا نہیں جانتے تو چھٹیوں سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے اپنے قریبی مدرسہ المدینہ (جزوقتی) میں داخلہ لے کر دُزست مخارج کے ساتھ قرآن سیکھنے کی ترکیب کیجئے! نور قرآن سے زندگی پر نور ہو جائے گی۔ **اِنْ شَاءَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ**

**(4) دینی کُتب کا مطالعہ** علم دین حاصل کرنے کا ایک ذریعہ دینی کُتب کا مطالعہ بھی ہے۔ لہذا مکتبہ المدینہ کی شائع کردہ کُتب و



**خرم:** بار بار کیوں؟ **امام صاحب:** ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو خود پر لازم کر لو کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور اور آسمانوں میں ذخیرہ ہو گا۔ (ابن حبان، 1/289، حدیث: 362) اچھا یہ بتائیے کہ آپ اسکول کی کتابیں کیوں پڑھتے ہیں؟ **خرم:** تاکہ ہم انہیں یاد کریں اور امتحان میں اچھے نمبر حاصل کریں اور ترقی کرتے جائیں، **امام صاحب:** قرآن پاک یاد کر کے، اس کی بار بار تلاوت اور اس کے احکامات پر عمل کر کے ہم آخرت کے امتحان میں اچھے طریقے سے کامیاب ہو سکتے ہیں اور جنت میں بلند درجات حاصل کر سکتے ہیں، قرآن ایک عظیم کتاب ہے جو پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور یہ رہتی دنیا تک کیلئے ہدایت ہے۔ قرآن کو سننے، دیکھنے، چھونے اور پڑھنے پر بھی ثواب ملتا ہے، اس کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں، دل کو سکون اور اطمینان ملتا ہے، ہمارے ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے، یہی قرآن ہمیں آخرت کی یاد دلاتا ہے، اسی لئے اچھے والدین یہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے کم عمری میں ہی قرآن پڑھنا سیکھ جائیں اور پھر اس کی بار بار تلاوت کریں۔ قرآن پاک کی تلاوت اللہ پاک کے پیارے بندوں کا پسندیدہ کام ہے، پیارے صحابی حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی شہادت کے وقت بھی قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔

امام صاحب کی باتیں سن کر خرم بھی روزانہ امام صاحب کو قرآن پاک سنانے لگ گیا، شروع میں اسے مشکل ہوئی مگر اس نے ہمت نہ ہاری اور پڑھتا رہا، آخر کار اس کی گاؤں سے واپسی کا دن آ گیا۔ **امام صاحب:** خرم بیٹا! ماشاء اللہ تم نے ان چھٹیوں میں قرآن پاک ختم کر لیا ہے واپس جا کر بھی اسی طرح قرآن پاک پڑھتے رہنا اور کبھی سستی مت کرنا، **خرم:** جی امام صاحب! ان شاء اللہ! میں ایسا ہی کروں گا، یہ کہہ کر خرم امام صاحب کی دعائیں لیتا ہوا رخصت ہو گیا۔

فلموں سے ڈراموں سے عطا کر دے تو نفرت

بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدادے

(دعا بخش مردم ہن 117)



بچوں کی فرضی کہانی

## چھٹیوں میں قرآن پاک مکمل کر لیا

خرم بیٹا! کئی سال ہو چکے ہیں آپ نے قرآن پاک کھول کر بھی نہیں دیکھا، **خرم:** ائی! ایک مرتبہ پڑھ لیا ہے نا! کافی ہے، آپ میرا بیگ پیک کر دیں، اس مرتبہ میں گرمیوں کی چھٹیاں ماموں کے گاؤں میں گزاروں گا، وہاں سلیم اور عنید کے ساتھ خوب کھیلوں گا اور سیر و تفریح بھی کروں گا۔ 2 دن بعد خرم گاؤں میں تھا، سلیم اور عنید اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اگلے دن فجر کی نماز اور ناشتے سے فارغ ہو کر تینوں گھومنے پھرنے نکل گئے، دوپہر ایک بجے گھر واپس آ کر کھانا کھایا پھر مسجد میں جا کر باجماعت ظہر کی نماز پڑھی، سلیم: خرم بھائی! آپ اب گھر جا رہے ہو یا ہمارے ساتھ بیٹھ کر امام صاحب کو قرآن پاک سنائے گے؟ **خرم:** آپ دونوں نے ابھی تک قرآن نہیں پڑھا؟ **عنید:** قرآن تو ہم پڑھ چکے ہیں لیکن امام صاحب کو روزانہ ایک پاؤ (پاؤ کا چوتھا حصہ) سناتے ہیں۔ کچھ دیر بعد امام صاحب تشریف لائے تو سلیم اور عنید نے باری باری قرآن پاک پڑھا۔ امام صاحب نے خرم سے پوچھا: کیوں بیٹا! آپ قرآن پاک نہیں سنائیں گے؟ **خرم:** میں 4 سال پہلے ہی قرآن پڑھ چکا ہوں۔ **امام صاحب:** یہ بتائیے کہ اگر کوئی گھر کئی سال سے بند پڑا ہو اور وہاں کی صفائی بھی نہ ہوتی ہو تو اس کی حالت کیا ہوگی؟ **خرم:** وہاں ڈھول مٹی ہوگی، **امام صاحب:** گھر کی آبادی انسان و مسلمان سے جبکہ دل کی آبادی قرآن سے ہوتی ہے جسے قرآن بالکل یاد نہ ہو یا پھر یاد تو ہو مگر کبھی اس کی تلاوت نہ کرے یا اس پر عمل نہ کرے اس کا دل ایسا ہی ویران ہے جیسے خالی گھر، ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی، 4/419، حدیث: 2922) **خرم:** کیا قرآن ایک مرتبہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے؟ **امام صاحب:** قرآن پاک کو ایک بار نہیں، بار بار پڑھنا چاہئے،



# خدمتِ قرآن اور دعوتِ اسلامی

ذوالقرنین عطاری مدنی

قرآن پاک آسمانی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جسے اللہ پاک نے سب سے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل فرمایا۔ اس کو پڑھنا، پڑھانا، دیکھنا اور چھونا عبادت ہے۔ قرآن پاک کو شایانِ شان طریقے سے شائع (Publish) کرنا، دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ڈسٹ ترجمہ اور تفسیر کرنا، مسلمانوں کو ڈسٹ قرآن پڑھنا سکھانا، مساجد و مدارس، عوامی جگہوں مثلاً (ایئر پورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ وغیرہ کی جائے نماز) میں قرآن کریم پہنچانا اور احکام قرآن پر عمل کی ترغیب دلانا وغیرہ خدمتِ قرآن پاک کی مختلف صورتیں ہیں۔ خدمتِ قرآن کی تاریخ سب سے پہلے خدمتِ قرآن مجید کی عظیم سعادت صحابہ کرام علیہم السلام کو حاصل ہوئی جنہوں نے اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے قرآن مقدس کی تعلیم حاصل کی، دیگر مسلمانوں تک قرآن مجید اور اس کے احکام پہنچائے، بعض حضرات نے حفظ قرآن کی سعادت پائی نیز سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد قرآن پاک کو جمع کرنے کا اہتمام فرمایا چنانچہ جنگِ یمامہ میں بہت سے حفاظ صحابہ کرام علیہم السلام کی شہادت کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمع قرآن کا مشورہ دیا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق کے مشورے کو قبول فرماتے ہوئے حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآن مجید جمع کرنے کا حکم فرمایا (بخاری، 3/398، حدیث: 4986) اور بعد میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی جمع شدہ نسخے کی نقول تیار کروا کے مختلف علاقوں میں روانہ فرمائیں۔ (بخاری، 3/399، حدیث: 4987) صحابہ کرام علیہم السلام کے بعد تابعین، تبع تابعین اور ہر دور کے بزرگانِ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے خدمتِ قرآن پاک کو اپنا معمول بنایا اور قرآن کریم کے ترجمہ، تفسیر، احکام قرآن کی وضاحت، علوم قرآن کی تفصیل، قرآن پاک پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات، الغرض کثیر قرآنی موضوعات پر بے شمار کتابیں تصنیف فرمائیں۔

**بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** بزرگانِ دین کی قرآن پاک سے لاجواب محبت اور خدمتِ قرآن کے جذبے کے برعکس آج کا مسلمان قرآن پاک سے دُور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس عظیم کتاب کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر کا مطالعہ اور احکام قرآن پر عمل کا جذبہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔ بد قسمتی سے اب ایسا لگتا ہے کہ قرآن مجید صرف لڑائی جھگڑے کے موقع پر قسم اٹھانے اور شادی کے موقع پر حصولِ برکت کے لئے ذلہن کے سر پر رکھنے کے لئے رہ گیا ہے۔ ان پُرفتن حالات میں قرآن پاک سے مسلمانوں کا رشتہ مضبوط کرنے اور فیضانِ قرآن کو عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی مختلف انداز سے کوشاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کس کس طرح خدمتِ قرآن کر رہی ہے اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے: **تدریس (Teaching) کے ذریعے خدمتِ قرآن** ❀ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرون ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بلا معاوضہ تجوید و تخارج کے ساتھ ڈسٹ تلاوت قرآن سکھانے کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان اور مدرسۃ المدینہ بالغات جبکہ مدنی مئٹوں اور مدنی مئٹیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے مدرسۃ المدینہ للبنین اور مدرسۃ المدینہ للبنات قائم ہیں نیز جن مقامات پر قرآن کریم پڑھانے والے باسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے مدرسۃ المدینہ آن لائن کا بھی سلسلہ ہے۔ متعدد مدارس المدینہ میں مدنی مئٹوں کو قیام و طعام کی







الثاویٰ“ کے نام سے حاشیہ مُرْتَب کیا گیا ہے (اب تک اس کے تقریباً 5000 نسخے شائع ہو چکے ہیں) (8) **تفسیر سورہ نور: اسلامی بہنوں کے جامعات** المدینہ میں درسِ نظامی کے علاوہ ”فیضانِ شریعت کورس“ بھی کروایا جاتا ہے۔ اس کی نصابی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ”تفسیر سورہ نور“ نامی کتاب تیار کی گئی ہے جسے 18 اُسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (تادمِ تحریر یہ کتاب 5 ہزار کی تعداد میں چھپ چکی ہے) (9) **فیضانِ یس شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم: شعبان المعظم کی پندرہویں (15) رات یعنی شبِ برأت میں بعد نمازِ مغرب 6 نوافل کا سلسلہ ہوتا ہے جن کے درمیان سورہ یس شریف اور دعائے نصف شعبان پڑھی جاتی ہے۔ (اب تک اس کے تقریباً 25 لاکھ 25 ہزار نسخے شائع ہو چکے ہیں) (10) مدنی بیچ سورہ: یہ شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامتہم بکاتھم الغائبہ کی تالیف ہے جس میں مشہور قرآنی سورتوں کے فضائل اور ان کا متن و ترجمہ، درود شریف کے فضائل، مختلف وظائف اور روحانی علاج وغیرہ شامل تحریر ہیں۔ (اب تک تقریباً 13 لاکھ 85 ہزار نسخے شائع ہو چکے ہیں) (11) **آیاتِ قرآنی کے انوار: دعوتِ اسلامی کی طرف سے بالخصوص تعلیمی اداروں کے طلبہ و اساتذہ اور دیگر عملے نیز اسلامی بہنوں کے لئے** ”فیضانِ قرآن و حدیث کورس“ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ ”آیاتِ قرآنی کے انوار“ نامی رسالہ اسی کورس کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔ (اب تک تقریباً 37 ہزار 6 سو کی تعداد میں چھپ چکا ہے) (12) **عجائب القرآن مع غرائب القرآن: یہ کتاب شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی عہدہ رحمۃ اللہ العالی کی تالیف ہے جس میں قرآنی واقعات کو دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے، مکتبہ المدینہ نے اس کا تخریج شدہ نسخہ شائع کیا ہے (اب تک اس کے تقریباً 11 لاکھ نسخے شائع ہو چکے ہیں) (13) فیضانِ تجوید: علمِ تجوید کے اصول و قوانین کو آسان انداز میں پیش کرنے کے لئے اَلْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّة کی طرف سے ”فیضانِ تجوید“ کے نام سے کتاب مُرْتَب کی گئی ہے۔ (اب تک اس کے تقریباً 44 ہزار 850 نسخے شائع ہو چکے ہیں) (14) **آئیے قرآن سمجھتے ہیں: اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کے لئے یہ ایک نصابی کتاب ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب منظرِ عام پر آجائے گی۔ (نوٹ: مذکورہ بالا کتابوں کی اشاعت کے حوالے سے یہاں جو تعداد ذکر کی گئی وہ ہارڈ کاپی کی صورت (کتابی شکل) میں ہے، سافٹ کاپی (PDF وغیرہ) کی صورت میں بھی یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) پر موجود ہیں جنہیں مفت ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔)******

**بیانات کے ذریعے خدمتِ قرآن** خدمتِ قرآن پاک کے لئے بیانات کے میدان میں بھی دعوتِ اسلامی کی کثیر کاوشیں ہیں، مدنی چینل پر فیضانِ قرآن کو عام کرنے والے کئی سلسلے پیش کئے، بعض اب بھی جاری ہیں مثلاً: (1) فیضانِ قرآن (2) تفسیرِ قرآن (3) قرآن کی روشنی میں (4) قرآنی سورتوں کا تعارف (5) احکامِ قرآن (6) شانِ نزول (7) هِرَاطُ الْجَنَان (8) قرآنی واقعات (9) میرے رب کا کلام (10) فیضانِ کز الایمان (11) کتاب اللہ کی باتیں (12) قرآنی قصے (13) قرآنی مثالیں اور اسباق (14) فیضانِ علم القرآن (15) ایک قصہ ہے قرآن سے، (16) Wonder of Quran (17) Blessing of Quran (18) Summary of Tafseer ul Quran (19) In the light of Quran (20) Learn Quran (21) The Excellence of the Holy Quran

**عملی میدان میں خدمتِ قرآن** عملی میدان میں بھی دعوتِ اسلامی مسلمانوں میں قرآن پاک کی محبت اور اس کے احکام پر عمل کا جذبہ بیدار کرنے میں مصروف ہے۔ نمازِ فجر کے بعد **مدنی حلقے** میں اجتماعی طور پر 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت اور ترجمہ و تفسیر پڑھنے سننے کا سلسلہ ہوتا ہے نیز مدنی انعامات میں روزانہ رات سورہ ملک کی تلاوت کرنے، آخری 10 سورتیں زبانی یاد کر کے مہینے میں ایک بار پڑھنے اور مخرج کی درست ادائیگی کے ساتھ کم از کم ایک بار قرآن پاک ختم کر کے سال میں ڈہرانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پانچ پانچ ماہ کے ”**ایمانت کورس**“ اور ”**مَدْرَس کورس**“ میں جبکہ 7 ماہ کے ”**قاعدہ ناظرہ کورس**“ میں اور 12 ماہ کے ”**فیضانِ تجوید و قرأت کورس**“ میں دیگر مسائل و احکامات کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ اور مکمل قرآن پاک حدر کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے نیز ”**مَدْرَس کورس**“ میں مخصوص سورتیں اور عمّ پارہ (پارہ 30) ترتیل کے ساتھ پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کی خدماتِ قرآن قبول فرمائے۔ اِھْدِنِ بِنَاہِ النَّبِیِّ الْاَھْمِیْنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۵ یہی ہے آرزوِ تعلیمِ قرآن عام ہو جائے ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے



## کیا آپ جانا چاہیں گے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ رَسُوْلِہِ الْوَعْدِ الْوَعْدِیْنَ اِسْمٰئِیْلَہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّہِ تَقْرِیْبًا دَیْمًا بِہِمْ مِیْنِ 104 سے زائد شعبہ جات میں دین اسلام کی خدمت کے لئے کوشش ہے۔ اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات (چند) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تکمیلی و ختمی و ختمی سے خراج کیا جاتا ہے۔ دعوت اسلامی کے شعبوں میں سے چند شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

**جامعۃ المدینہ (نام دین و دین کے لئے)** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ رَسُوْلِہِ الْوَعْدِ الْوَعْدِیْنَ اِسْمٰئِیْلَہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّہِ تَقْرِیْبًا دَیْمًا بِہِمْ مِیْنِ 104 سے زائد شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے: قائم ہیں جن میں طلبہ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام و طعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طبی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعہ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دینے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعہ المدینہ اور ان میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے: تعداد جامعہ المدینہ (ملک ویران ملک: 546) (پانچ سو چھیالیس) / طلبہ کرام و طالبات کی تعداد: تقریباً 40109 (چالیس ہزار ایک سو نو) / اساتذہ وغیرہ کل مدنی ثمن: (سٹاف: 4124) (چار ہزار ایک سو چھ) / فارغ التحصیل طلبہ و طالبات: 6871 (چھ ہزار آٹھ سو اسی) **مدرستہ المدینہ (تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ)** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ رَسُوْلِہِ الْوَعْدِ الْوَعْدِیْنَ اِسْمٰئِیْلَہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّہِ تَقْرِیْبًا دَیْمًا بِہِمْ مِیْنِ 104 سے زائد شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے: حضرت علامہ محمد الیاس غفار قادری عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہما کے فیضانِ نظر سے ملک ویران ملک و دعوت اسلامی کے تحت ہزاروں مدارس المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی مٹے اور مدنی مٹیاں قرآن پاک کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ صرف پاکستان میں قائم مدارس المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اخراجات کروڑوں میں ہیں۔ مدارس المدینہ اور ان میں زیر تعلیم مدنی مٹے اور مدنی مٹیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے: تعداد مدارس المدینہ (ملک ویران ملک: 2761) (دو ہزار سات سو اسی) / تعداد مدنی مٹے اور مدنی مٹیاں (ملک ویران ملک: تقریباً 128413) (ایک لاکھ اسی ہزار چار سو تیرہ) / اساتذہ وغیرہ کل مدنی ثمن: (سٹاف: تقریباً 7198) (سات ہزار ایک سو اسی) / حفظ القرآن مکمل کرنے والے مدنی مٹوں اور مدنی مٹیوں کی تعداد: تقریباً 7432 (چھ ہزار تین سو اسی) / ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی مٹوں اور مدنی مٹیوں کی تعداد: تقریباً 215822 (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو اسی) **خدمات المساجد (سجہیں بنانے والا شعبہ)** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ رَسُوْلِہِ الْوَعْدِ الْوَعْدِیْنَ اِسْمٰئِیْلَہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّہِ تَقْرِیْبًا دَیْمًا بِہِمْ مِیْنِ 104 سے زائد شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے: مسجد عمر و تحریک کے ساتھ ساتھ مسجد عمر و تحریک بھی ہے۔ ملک ویران ملک اس وقت کمبوٹیس 589 مساجد زیر تعمیر ہیں سینکڑوں مساجد، مدنی مراکز (فیضان مدینہ) بن چکے ہیں۔ **مدنی مراکز فیضان مدینہ** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ رَسُوْلِہِ الْوَعْدِ الْوَعْدِیْنَ اِسْمٰئِیْلَہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّہِ تَقْرِیْبًا دَیْمًا بِہِمْ مِیْنِ 104 سے زائد شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے: تعداد تقریباً 407 فیضان مدینہ قائم ہیں۔ **مدرستہ المدینہ بالغان (بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ)** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ رَسُوْلِہِ الْوَعْدِ الْوَعْدِیْنَ اِسْمٰئِیْلَہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّہِ تَقْرِیْبًا دَیْمًا بِہِمْ مِیْنِ 104 سے زائد شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے: تعداد تقریباً 13853 (تیر ہزار آٹھ سو تین) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 89043 (نوی ہزار تینتالیس) ہے۔ **مدرستہ المدینہ بالغات (بالغہ اسلامی بہنوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ)** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ رَسُوْلِہِ الْوَعْدِ الْوَعْدِیْنَ اِسْمٰئِیْلَہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّہِ تَقْرِیْبًا دَیْمًا بِہِمْ مِیْنِ 104 سے زائد شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے: تعداد تقریباً 63 ہزار سے زائد ہے۔ **ہفتہ وار سنتوں بھر اجتماع (اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں)** اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ رَسُوْلِہِ الْوَعْدِ الْوَعْدِیْنَ اِسْمٰئِیْلَہِ عَلَیْہِ السَّلَامِ دَعْوَتِ اِسْلَامِیِّہِ تَقْرِیْبًا دَیْمًا بِہِمْ مِیْنِ 104 سے زائد شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے: تعداد تقریباً 63 ہزار سے زائد ہے۔ ہفتہ وار سنتوں بھر سے اجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر طبقے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کر کے علم دین حاصل کرتے ہیں۔ صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 529 جبکہ اسلامی بہنوں کے 6501 ہفتہ وار اجتماعات ہو رہے ہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: "بے شک مسلمان کا صدقہ عمر بڑھاتا اور بری موت کو روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے صدقہ دینے والے سے تکبیر و تقاضا (دلی ہر فقرہ کرنے کی بڑی بات) اور کروتا ہے۔ (تلمیح: 17/22، حدیث: 31) ملک ویران ملک و دعوت اسلامی کے تحت چلنے والے مدارس المدینہ، جامعہ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کے ختمہ اخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاون فرمائیے اور ثواب جاریہ کے حق دار بن جائیے۔

برائے صدقات: نامہ (NAFILA DONATION) BANK NAME: MCB BANK LIMITED BRANCH CODE: 0063

TITLE OF ACCOUNT: DAWAT-E-ISLAMI NAFILA ACCOUNT NO: 0779860911001762

برائے زکوٰۃ و فطرہ (ZAKAT & FITRA) BANK NAME: MCB BANK LIMITED BRANCH CODE: 0063

TITLE OF ACCOUNT: DAWAT-E-ISLAMI WAJIBA ACCOUNT NO: 0779860911001762



## دعوتِ اسلامی (چند شعبے ایک نظر میں)

رمضان المبارک 1438ھ / 2017ء تا رجب المرجب 1440ھ / 2019ء

رمضان المبارک میں دیکھنے مدنی چینل پر  
شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ  
ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ  
کا سلسلہ

### مدنی مذاکرہ

روزانہ: نمازِ عصر اور نمازِ تراویح کے بعد  
(خوش نصیب عاشقانِ رسولِ عالمی مدنی  
مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی  
میں آکر مدنی مذاکرے میں شریک ہوں)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 107 سے زائد شعبوں میں دینِ متین کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، جس کی مدنی بہاریں بذریعہ مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے کتب و رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ رمضان المبارک 1438ھ تا رجب المرجب 1440ھ تک چند شعبوں کی مختصر کارکردگی ملاحظہ ہو: **✽** ملک و بیرون ملک میں جامعاتِ المدینہ کی تعداد 500 سے بڑھ کر 616 ہو گئی ہے جن میں فی سبیلِ اللہ عالم کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد 32000 سے بڑھ کر 52574 ہو گئی ہے، اب تک 17688 اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عالم کورس مکمل کر چکے ہیں **✽** ملک و بیرون ملک میں مدارسِ المدینہ کی تعداد 2600 سے بڑھ کر 3287 ہو گئی ہے جن میں قرآن مجید کی مفت تعلیم حاصل کرنے والے مدنی متوں اور مدنی متیوں کی تعداد 1 لاکھ 22 ہزار سے بڑھ کر 1 لاکھ 52 ہزار 340 ہو گئی ہے جبکہ تادمِ تحریر 80731 طلبہ و طالبات قرآنِ کریم حفظ اور 2 لاکھ 41 ہزار 28 طلبہ و

طالبات ناظرہ مکمل کر چکے ہیں **✽** ملک و بیرون ملک میں جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ آن لائن کی شاخیں 15 سے بڑھ کر 26 ہو گئی ہیں جن میں 10 ہزار سے زائد طلبہ قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عالم کورس اور دیگر فرضِ علوم کورس وغیرہ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں **✽** مجلس خدام المساجد کے تحت 1300 سے زائد پلاٹس خریدنے اور مساجد بنانے کا سلسلہ ہوا، اس کے علاوہ **✽** ملک و بیرون ملک میں کم و بیش 23 ہزار 200 مدرسۃ المدینہ بالغان لگائے جا رہے ہیں جن میں کم و بیش 1 لاکھ 55 ہزار 695 اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں قرآنِ پاک کی فی سبیلِ اللہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ دیگر احکامِ شرعیہ (وضو، غسل، نماز وغیرہ) بھی سیکھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں **✽** المدینۃ العلمیہ دعوتِ اسلامی کا تحریر و تصنیف کا علمی و تحقیقی ادارہ ہے، جس کے تحت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ گزشتہ دو سال میں 80 سے زائد کتب و رسائل اور اردو تراجم، 360 تحریری بیانات منظرِ عام پر آچکے ہیں جبکہ المدینۃ العلمیہ کے قیام سے اب تک 550 سے زائد کتب و رسائل شائع اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اپلوڈ (Upload) ہو چکے ہیں **✽** مدنی کورسز: ملک و بیرون ملک میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی فی سبیلِ اللہ مختلف مدنی کورسز کے ذریعے قرآنِ پاک، نماز، وضو، غسل، مدنی کام کرنے کا طریقہ اور اخلاقی و معاشرتی حوالے سے مدنی تربیت کا سلسلہ سارا سال جاری رہتا ہے۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقات و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! بینک کا نام: MCB، اکاؤنٹ نمائندگی: دعوتِ اسلامی، بینک برانچ: کلا تھ مارکیٹ برانچ، کراچی پاکستان، برانچ کوڈ: 0063

اکاؤنٹ نمبر: (صدقات و نافلہ) 0388841531000263 (صدقات واجبہ اور زکوٰۃ) 0388514411000260



ISBN 978-969-631-974-0



0125764



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net





# دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی

رجب المرجب 1440ھ تا رجب المرجب 1441ھ (مارچ 2019 تا مارچ 2020ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَاشِقَانِ رَسُوْلِ كِي مَدَنِي تَحْرِيْكَ دَعْوَتِ اِسْلَامِي دُنْيَا بَهْرِ مِيں 108 شَعْبَه جَلَتِ مِيں دِيْنِ مَتِيْنِ كِي خِدْمَتِ كے لئِے كُوشِشِ هے، جِس كِي مَدَنِي بَهَارِيں بَذْرِيْعَه مَدَنِي جَمِيْنَل، مَاهِنَا مَه فَيْضَانِ مَدِيْنَه اُوْر مَكْتَبَةُ الْمَدِيْنَه (دَعْوَتِ اِسْلَامِي) كے كِتَب وَرَسَالِكِ مِيں شَالِحْ هُوْتِي رَهْتِي هِيں۔ گَزَشْتِه اِيْك سَالِ كِي چِنْد شَعْبُوں كِي مَخْتَصِرْ كَار كَرْدِي مَلَاخِظْ كَيْجِي، چِنَا نِچِي مَلِك وَبِيْرُوْنِ مَلِك مِيں: \* جَامِعَاتِ الْمَدِيْنَه (بَنِيْنِ وَلِيْبَات) كِي تَعْدَادِ 616 سَے بڑھ كَر 845 هُو گِي هے جِن مِيں فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دَرَسِ نِظَامِي اُوْر فَيْضَانِ شَرِيْعَتِ كُوْرَسِ كَرْنِے وَاْلے اِسْلَامِي بَهَائِيُوں اُوْر اِسْلَامِي بَهَنُوں كِي تَعْدَادِ 52 ہزار 574 سَے بڑھ كَر تَقْرِيْباً 60 ہزار 733 هُو گِي هے، جَبْكِه فَارَمُ الشَّخْصِيْلِ هُوْنِے وَاْلُوں اُوْر وَاْلِيُوں كِي تَعْدَادِ 7 ہزار 688 سَے بڑھ كَر تَقْرِيْباً 10 ہزار 841 هُو گِي هے۔ \* جَامِعَةُ الْمَدِيْنَه وَ مَدْرَسَةُ الْمَدِيْنَه اَنْ لائن (Online) كِي شَاخْصِيں (Branches) 29 سَے بڑھ كَر 37 هُو گِي هِيں جِن مِيں قُرْآنِ پَاكِ كِي تَعْلِيْمِ حَاصِلِ كَرْنِے كے سَاتھ سَاتھ عَالِمِ كُوْرَسِ اُوْر دِيْگَرِ تَقْرِيْباً 32 دِيْنِي وَاصْلَامِي كُوْرَسِزِ كَرْنِے وَاْلُوں كِي تَعْدَادِ تَقْرِيْباً 10 ہزار سَے بڑھ كَر 14 ہزار 104 هُو گِي هے جَبْكِه اِس شَعْبَه سَے تَقْرِيْباً 12 ہزار 51 سَے زَائِدِ طَلِبَه وَطَالِبَاتِ تَعْلِيْمِ حَاصِلِ كَر چُكے هِيں۔ \* مَدَارِسُ الْمَدِيْنَه (بَنِيْنِ وَلِيْبَات) كِي تَعْدَادِ 3 ہزار 287 سَے بڑھ كَر 4 ہزار 41 هُو گِي هے جِن مِيں قُرْآنِ كَرِيْمِ كِي مَفْتِ تَعْلِيْمِ حَاصِلِ كَرْنِے وَاْلے بچُوں اُوْر بچِيُوں كِي تَعْدَادِ 1 لاکھ 52 ہزار 340 سَے بڑھ كَر تَقْرِيْباً 1 لاکھ 79 ہزار 550 هُو گِي هے جَبْكِه حَفْظِ قُرْآنِ مَكْمَلِ كَرْنِے وَاْلُوں كِي تَعْدَادِ 80 ہزار 731 سَے بڑھ كَر تَقْرِيْباً 87 ہزار 321 اُوْر نَاظِرَه قُرْآنِ مَكْمَلِ كَرْنِے وَاْلُوں كِي تَعْدَادِ 2 لاکھ 41 ہزار 28 سَے بڑھ كَر تَقْرِيْباً 2 لاکھ 72 ہزار 248 هُو گِي هے۔ \* مَدْرَسَةُ الْمَدِيْنَه (بَاہِنَا مَه) كِي تَعْدَادِ 23 ہزار 200 سَے بڑھ كَر تَقْرِيْباً 26 ہزار 717 هُو گِي هے، جِن مِيں قُرْآنِ پَاكِ كِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعْلِيْمِ حَاصِلِ كَرْنِے كے سَاتھ دِيْگَرِ اِحْكَامِ شَرِيْعِيَه (نُصُو، مَسَل، نَمَاز وَغِيْرَه) سِيكْھِنِے وَاْلے بڑِي عَمْرِ كے اِسْلَامِي بَهَائِيُوں اُوْر اِسْلَامِي بَهَنُوں كِي تَعْدَادِ تَقْرِيْباً 1 لاکھ 42 ہزار سَے بڑھ كَر تَقْرِيْباً 1 لاکھ 83 ہزار 4 هُو گِي هے۔ اِس كے عِلَاوَه \* اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنَايْدِنَا (Blind) بچُوں كے لئِے اَلِكْ سَے مَدْرَسَةُ الْمَدِيْنَه كَا قِيَامِ بِيْجِي عَمَلِ مِيں لَايَا چَا چُكَا هے، جِہَاں دِيكْھِنِے كِي نِعْمَتِ سَے مَحْرُوْمِ بَعِيْنِي نَايْدِنَا (Blind) بچُوں كُو فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قُرْآنِ كَرِيْمِ حَفْظِ كَر وَايَا جَاتَا هے۔ \* "اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّة": دَعْوَتِ اِسْلَامِي كے تَحْرِيْر وَتَالِيْفِ كے شَعْبَه "اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّة" كِي جَانِبِ سَے كَم وَبِيْشِ 1 لاکھ 8 ہزار صَفْحَاتِ پَر مَشْتَمَلِ 570 كِتَب وَرَسَالِكِ پَر كَامِ هُو چُكَا هے، صَرَفِ 2017 تا 2019 تِيْنِ سَالِ مِيں دَعْوَتِ اِسْلَامِي كِي وِيْبِ سَائِٹِ (www.dawateislami.net) سَے تَقْرِيْباً 89 لاکھ 74 ہزار 694 سَے زَائِدِ لُوگوں (Visitors) نَے مَخْتَلَفِ كِتَب وَرَسَالِكِ كُو ڈَاؤْن لُوڈِ (Download) كِيَا۔ \* مَجْلِسِ "مَاهِنَا مَه فَيْضَانِ مَدِيْنَه" كے تَحْتِ 12 مَاهِ مِيں بچُوں، بَزُوں اُوْر عُوْرَتُوں كے لئِے 792 صَفْحَاتِ پَر مَشْتَمَلِ 519 سَے زَائِدِ مَضَامِيْنِ "مَاهِنَا مَه فَيْضَانِ مَدِيْنَه" مِيں شَالِحْ كئے گئے۔ \* مَجْلِسِ تَرَاجِمِ (Translation) كِي جَانِبِ سَے مَجْمُوْعِي طُوْر پَر 1741 كِتَب وَرَسَالِكِ جَبْكِه 1849 بَيَانَاتِ كَا اَنْكَلِش، چَانَسِيْز، بَنگَالِي، تُرْكِي، فَرَنْجِي اُوْر ہِنْدِي سَمِيْتِ دُنْيَا كِي 36 زَبَانُوں (Languages) مِيں تَرَجِمَه كِيَا چَا چُكَا هے۔ نِيْزِيَه كِتَب وَرَسَالِكِ دَعْوَتِ اِسْلَامِي كِي وِيْبِ سَائِٹِ پَر بِيْجِي اُپ لُوڈِ (Upload) كَر دِيئے گئے هِيں۔ \* مَدَنِي مَرَاكِزِ (فَيْضَانِ مَدِيْنَه) مَلِك وَبِيْرُوْنِ مَلِك تَقْرِيْباً 655 مَدَنِي مَرَاكِزِ قَائِمِ كئے چَا چُكے هِيں جِہَاں لَاكْھُوں عَاشِقَانِ رَسُوْلِ نَمَازِ پَنْجُگَنَه كِي اَدَائِيْجِي كے سَاتھ سَاتھ نَمَازِ جَمْعَه وَ مَخْتَلَفِ اِجْتِمَاعَاتِ مِيں شَرِكَتِ كِي سَعَادَتِ حَاصِلِ كَر تَے هِيں۔ \* مَجْلِسِ خُدَايْمِ الْمَسَاجِدِ وَ الْمَدَارِسِ كے تَحْتِ 1249 سَے زَائِدِ مَسَاجِدِ تَعْمِيْرِ هُو چُكِي هِيں اُوْر 672 مَسَاجِدِ زِيْرِ تَعْمِيْرِ هِيں۔ \* مَدَنِي قَائِلِي: دُنْيَا بَهْرِ مِيں دِيْنِ اِسْلَامِ كَا پِيغام وَ تَعْلِيْمَاتِ پَهنچَانِے كے لئِے 3 دِن، 12 دِن اُوْر 1 مَاهِ كے تَقْرِيْباً 53 ہزار 663 مَدَنِي قَائِلُوں مِيں كَم وَبِيْشِ 3 لاکھ 75 ہزار 636 عَاشِقَانِ رَسُوْلِ نَے سَفَرِ كِيَا جَبْكِه تَادِمِ تَحْرِيْرِ 678 عَاشِقَانِ رَسُوْلِ 12 مَاهِ (1 Year) كے مَدَنِي قَائِلِي كے مَسَا فَرِيْنِے هُوئے هِيں۔ \* مَدَنِي كُوْرَسِزِ: اِسْلَامِي بَهَائِيُوں اُوْر اِسْلَامِي بَهَنُوں كِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَخْتَلَفِ مَدَنِي كُوْرَسِزِ كے ذَرِيْعَه قُرْآنِ كَرِيْمِ، نَمَازِ، وَصُو، مَسَل، مَدَنِي كَامِ كَرْنِے كَا طَرِيْقَه اُوْر اخْلَاقِي وَ مَعَا شَرْتِي حَوَالِے سَے مَدَنِي تَرَبِيْتِ كَا سلسلَه سَارَا سَالِ جَارِي رَهْتَا هے۔

دین اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ نمائندگی: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نائلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197



ISBN 978-969-631-974-0



0125764



فَيْضَانِ مَدِيْنَه، مَحَلَّه سُوَا گِرَان، پُرَانِي سَبْزِي مَنڈِي، بَابِ الْمَدِيْنَه (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net





# رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ

کے مقدس مہینے میں مطالعہ کرنے کے لئے اہم اور مفید کتابیں



آج ہی مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل کیجئے یا دعوت اسلامی کی ویب سائٹ [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

## مدنی پینل کا مشہور و معروف سلسلہ ذہنی آزمائش



علم کے خزانہ سے مالا مال بڑوں اور بچوں کے لیے یکساں مفید پروگرام  
ہیسیوں عنوانات کے تحت پچاسوں موضوعات کے سینکڑوں سوالات و جوابات پر مشتمل  
ممتاز و منفرد موبائل ایپلی کیشن



## ذہنی آزمائش کوئیز اپلی کیشن

ہر لیول کے پورا ہونے پر پائیں  
کارکردگی سمری



ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد آف لائن  
استعمال کرنے کی سہولت

ہر سوال کے دو اشارے ہیں۔  
اور بہت کچھ۔

ہر سوال کے چار جوابات دیئے ہیں  
جن میں سے ایک درست ہے۔



اس ایپلی کیشن کو ابھی ڈاؤن لوڈ کیجئے اور شیئر بھی کیجئے۔







# مکتبۃ المدینہ

کے شائع کردہ قرآن پاک



CALL NOW: 0313-1139278

[/maktabatulmadinah](https://www.maktabatulmadinah.com)

[order@maktabatulmadinah.com](mailto:order@maktabatulmadinah.com)

[/maktabatulmadinah](https://www.maktabatulmadinah.com)

[www.maktabatulmadinah.com](https://www.maktabatulmadinah.com)

دنیا بھر کے لاکھوں مقامات کے سحری و افطاری کے دُرست اوقات جاننے کے لئے

## Prayer Times Mobile Application

اس ایپ میں آپ کے لئے:

- دنیا بھر میں اپنے علاقے کا سحری و افطاری کا دُرست ٹائم جاننے کی سہولت
- اپنے شہر کے دُرست نماز پینچگانہ کے اوقات سے آگاہی
- سمت قبلہ معلوم کرنے کی سہولت
- مکروہ اوقات کا بتدائی و انتہائی وقت جاننے کی سہولت
- ہجری و عیسوی کیلنڈر
- روزِ مَرہ استعمال ہونے والے 40 آؤ تراو و وظائف



GET IT ON  
Google Play



[www.dawateislami.net/downloads](http://www.dawateislami.net/downloads)  
I.T Department (Dawat-e-Islami)

آئی ٹی مجلس (دعوتِ اسلامی) کی یہ مفید ایپلی کیشن خود بھی ڈاؤن لوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔



## دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی

(مارچ 2020ء تا فروری 2021ء)

الحمد للہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 79 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، جس کی مدنی بہاریں بذریعہ مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے کتب و رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ ایک سال کی چند شعبوں کی مختصر کارکردگی ملاحظہ کیجئے چنانچہ ملک و بیرون ملک میں:

• **جامعات المدینہ (الطینین و اللبانات)** کی تعداد 845 سے بڑھ کر 891 ہو گئی ہے جن میں فی سبیل اللہ درس نظامی اور فیضانِ شریعت کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد 60 ہزار 733 سے بڑھ کر تقریباً 65 ہزار 866 ہو گئی ہے، جبکہ فارغ التحصیل ہونے والوں اور والیوں کی تعداد 10 ہزار 841 سے بڑھ کر تقریباً 13 ہزار 455 ہو گئی ہے۔ • **فیضان آن لائن اکیڈمی** کی شاخیں (Branches) 37 سے بڑھ کر 42 ہو گئی ہیں جن میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عالم کورس اور دیگر تقریباً 58 دینی و اصلاحی آن لائن کورسز کرنے والوں کی تعداد 14 ہزار 104 سے بڑھ کر تقریباً 18 ہزار 691 ہو گئی ہے جبکہ اس شعبے سے تقریباً 19 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ • **بچوں اور بچیوں کے مدارس المدینہ** کی تعداد 4 ہزار 41 سے بڑھ کر 4 ہزار 225 ہو گئی ہے جن میں قرآن کریم کی مفت تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 1 لاکھ 79 ہزار 550 سے بڑھ کر تقریباً 1 لاکھ 97 ہزار 12 ہو گئی ہے جبکہ حفظ قرآن مکمل کرنے والوں کی تعداد 87 ہزار 321 سے بڑھ کر تقریباً 92 ہزار 47 اور ناظرہ قرآن مکمل کرنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 72 ہزار 248 سے بڑھ کر تقریباً 2 لاکھ 94 ہزار 307 ہو گئی ہے۔ • **مدرسۃ المدینہ (بالغان و بالغات)** کی تعداد 26 ہزار 717 سے بڑھ کر تقریباً 34 ہزار 441 ہو گئی ہے، جن میں قرآن پاک کی فی سبیل اللہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ دیگر احکام شرعیہ (وضو، غسل، نماز وغیرہ) سیکھنے والے بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 83 ہزار 4 سے بڑھ کر تقریباً 1 لاکھ 96 ہزار 935 ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ الحمد للہ! نابینا (Blind) بچوں کے لئے الگ سے مدرسۃ المدینہ کا قیام بھی عمل میں لایا جا چکا ہے، جہاں دیکھنے کی نعمت سے محروم یعنی نابینا (Blind) بچوں کو فی سبیل اللہ قرآن کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔ • **المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)**: دعوتِ اسلامی کے تحریر و تالیف کے شعبے ”المدینۃ العلمیہ“ کی جانب سے 2020 میں 12 ہزار 399 صفحات پر مشتمل 235 کتب و رسائل پر کام ہوا۔ • **مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“** کے تحت جاری ہونے والے میگزین ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں قرآنیات پر 60 مضامین، حدیث و سیرت پر 200 مضامین، کم و بیش 800 صحابہ و اسلاف کا تذکرہ، 200 علمی و تحقیقی مضامین، 30 سفر نامے، بچوں کے لئے 270 مضامین، خواتین کے لئے 150 مضامین، طبی و روحانی علاج پر 100 مضامین، تاجروں کے لئے 130 مضامین اور دیگر کئی عنوانات پر سینکڑوں مضامین شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ الحمد للہ • **ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ (Translation Department)** کی جانب سے کثیر کتب و رسائل، بیانات اور مختلف پمفلٹس کا انگلش، چائینز، بنگالی، ترکی، فرنج اور ہندی سمیت دنیا کی 38 زبانوں (Languages) میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ نیز یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی اپ لوڈ (Upload) کر دیئے گئے ہیں۔ • **مدنی قافلے**: دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پیغام و تعلیمات پہنچانے کے لئے الحمد للہ 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے مدنی قافلے سفر کرتے رہتے ہیں۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقات واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ نمائندگی: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037  
 اکاؤنٹ نمبر: (صدقات نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقات واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197



ISBN 978-969-631-974-0



0125764



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

